B9ED103DST

سماجی مطالعات کی تدریسیات

(Pedagogy of Social Studies)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(پہلا سمسٹر)

نظامتِ فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی،

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

© مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کورس۔ بیچلر آف ایجوکیشن

ISBN: 978-93-80322-20-9

First Edition: August, 2018

Second Edition: July, 2019

Third Edition: April, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	اپریل، 2021
قیمت	:	70/-
تعداد	:	3000
کمپوزنگ	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان
مطبع	:	کرشک پرنٹ سولیوشنس، حیدرآباد

سماجی مطالعات کی تدریسیات

(Pedagogy of Social Studies)

for B.Ed. 1st Semester

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Distance Education

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat

Director: dir.dde@manuu.edu.in **Publication:** ddepublication@manuu.edu.in

Phone: 040-23008314 **Website:** manuu.edu.in

مجلس ادارت۔ اشاعت اول ودوم

(Editorial Board-1st and 2nd Edition)

مضمون مدیر

(Subject Editor)

Dr. Md. Athar Hussain, Assistant Professor | ڈاکٹر محمد اطہر حسین (اسسٹنٹ پروفیسر)

Department of Education & Training | شعبۂ تعلیم وتربیت

Maulana Azad National Urdu University | مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

زبان مدیر

(Language Editor)

Dr. Mohd Aslam Parvez (Translator) | ڈاکٹر محمد اسلم پرویز (ٹرانسلیٹر)

Direcotrate of Translation & Publications | ڈائریکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

Maulana Azad National Urdu University | مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

مجلس ادارت۔اشاعت سوم

(Editorial Board-3rd Edition)

مضمون مدیران

(Subject Editors)

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel	پروفیسر مشتاق احمد آئی۔پٹیل
Professor, Education (DDE)	پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Najmus Saher	ڈاکٹر نجم السحر
Associate Professor, Education (DDE)	اسوشی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Sayyad Aman Ubed	ڈاکٹر سید امان عبید
Associate Professor, Education (DDE)	اسوشی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Banwaree Lal Meena	ڈاکٹر بنواری لال مینا
Assistant Professor, Education (DDE)	اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

زبان مدیران

(Language Editors)

Professor Abul Kalam(Director)	پروفیسر ابوالکلام (ڈائرکٹر)
Directorate of Distance Education	نظامت فاصلاتی تعلیم
Dr. Mohd Akmal Khan	ڈاکٹر محمد اکمل خان
Guest Faculty (Urdu)	گیسٹ فیکلٹی (اردو)
Directorate of Distance Education	نظامت فاصلاتی تعلیم

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

پروگرام کوآرڈی نیٹر
ڈاکٹر نجم السحر ،اسوشی ایٹ پروفیسر (تعلیم)
نظامتِ فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین:	اکائی نمبر
محترمہ راحت جہاں، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح	اکائی 1
ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بیدر	اکائی 2
ڈاکٹر ریاض احمد، اسوشی ایٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سنبھل	اکائی 3
ڈاکٹر محمد اطہر حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ تعلیم و تربیت، حیدرآباد	اکائی 4
ڈاکٹر ذکی ممتاز، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد	اکائی 5

پروف ریڈرس:
اول : ڈاکٹر شائستہ پروین
دوم : ڈاکٹر سید امان عبید
فائنل : ڈاکٹر نجم السحر

سرورق : ڈاکٹر محمد اکمل خان

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈی نیٹر	9
اکائی 1:	ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعات	11
اکائی 2:	سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد اور علمی معیارات	28
اکائی 3:	سماجی علوم کی تدریس: طریقے، طرز رسائیاں، حکمت عملیاں اور تکنیکیں	56
اکائی 4:	سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی	79
اکائی 5:	سماجی علوم میں تدریسی - اکتسابی وسائل	113
	نمونہ امتحانی پرچہ	**147**

پیغام

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد ومنشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل واخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق ومحبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت وبقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزار رہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گرد وپیش اور ماحول کے مسائل ہوں۔ وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challanges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمے داری ہے۔ چوں کہ اسی مقصد کے تحت اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔ احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمے داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کے بعد اِس کے ذمے داران، اُردو عوام کے واسطے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر عام فہم کتابوں اور رسائل کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تا کہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں۔

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

وائس چانسلر انچارج

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پیغام

آپ تمام بخوبی واقف ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا باقاعدہ آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈویژن سے ہوا تھا۔ 2004 میں باقاعدہ روایتی طرزِ تعلیم کا آغاز ہوا۔ متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بی (UGC-DEB) اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہٗ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بند کر کے خود اکتسابی مواد (SLM) از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھے بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ اِس طرح سے یونیورسٹی نے روایتی طریقۂ تعلیم سے پہلے فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے اردو آبادی تک تعلیم پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے پہل یہاں کے تدریسی پروگراموں کے لیے امبیڈکر یونیورسٹی اور اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے نصابی مواد سے من و عن یا ترجمے کے ذریعے استفادہ کیا گیا۔ اِرادہ یہ تھا کہ بہت تیزی سے اپنا نصابی مواد تیار کرا لیا جائے گا اور دوسری یونیورسٹیوں کے مواد پر انحصار ختم ہو جائے گا، لیکن اِرادہ اور کوشش دونوں ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں ہو پائے، جس کی وجہ سے اپنے خود اکتسابی مواد کی تیاری میں اچھی خاصی تاخیر ہوئی۔ بالآخر منظّم اور جنگی پیمانے پر کام شروع ہوا، جس کے دوران میں قدم قدم پر مسائل پیش آئے۔ مگر کوششیں جاری ہیں، نتیجتاً بہت تیزی سے یونیورسٹی نے اپنے نصابی مواد کی اشاعت شروع کر دی ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور 5 ذیلی علاقائی مراکز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی) کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ ڈی ڈی اِی نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر ابوالکلام

ڈائرکٹر، نظامتِ فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

یہ کورس پانچ اکائیوں پر مشتمل ہے۔

1۔ **پہلی اکائی** میں ''ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعات'' کا مجموعی جائزہ لیا گیا ہے اور ایک مربوط ڈسپلین کی ضرورت اور اہمیت پر خصوصی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک مربوط ڈسپلین سے متعلق مختلف اصطلاحات، ان کے معنی، نوعیت اور وسعت کی بھی وضاحت کی گئی ہے اور قدرتی سائنس اور سوشل سائنس کے درمیان فرق بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سماجی مطالعہ بحیثیتِ ایک مربوط ڈسپلین کی مختلف اقسام اور درجہ بندی بھی اس اکائی میں شامل ہے۔

2۔ **دوسری اکائی** میں ''سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد اور عملی معیارات'' میں بہتری لانے کے لیے ہندوستان میں آزادی کے بعد قائم کیے جانے والے مختلف کمیشنوں کے بارے میں بتایا گیا ہے اور سماجی علوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی نصابی خاکہ 2005 کی اہم سفارشات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

3۔ **تیسری اکائی** میں ''سماجی مطالعہ کے مختلف طرز رسائی، طریقوں، تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے بارے میں وضاحت پیش کی گئی ہے۔ تدریس کے لئے ایک معلم کو کون سے حقائق، تصورات اور مہارتوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے ان تمام معلومات کا تفصیل سے اس اکائی میں احاطہ کیا گیا ہے۔

4۔ **چوتھی اکائی** کے تحت سماجی مطالعہ میں منصوبہ بندی کی اہمیت اور منصوبہ سبق کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تدریسی مہارتوں، خرد تدریس اور کلاس روم تدریس میں فرق کی وضاحت کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سالانہ منصوبہ اور اکائی منصوبہ کی اہمیت اور اس کا ایک خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

5۔ **پانچویں اکائی** میں سماجی مطالعہ میں تدریسی و اکتسابی وسائل کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سماجی مطالعہ کی تدریس میں کمیونٹی وسائل، مادی وسائل اور انسانی وسائل کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کتب خانہ، تجربہ گاہ اور میوزیم کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

غرض کہ اس کورس میں ان تمام امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے جن پر عمل آوری کرتے ہوئے معلم اپنے سماجی مطالعہ کی تدریس کو بہتر بنا سکیں۔

سماجی مطالعات کی تدریسات

(Pedagogy of Social Studies)

اکائی 1۔ ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعات

(Social Studies as an Integrated Area of Study)

اکائی کے اجزا؛

1.1 تمہید (Introduction)

1.2 مقاصد (Objectives)

1.3 سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اور وسعت (Meaning, Nature and Scope of Social Sciences)

1.4 سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق (Distinction Between Natural and Social Sciences)

1.5 جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے خصوصی حوالے سے سوشل سائنس کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی

(Meaning, History, Nature, Scope and Development of Social Studies with Special Reference to Geography, History, Civics and Economics)

1.5.1 تاریخ (History)

1.5.2 سیاسیات (Political Science)

1.5.3 معاشیات (Economics)

1.6 سوشل سائنس اور سوشل اسٹڈی کے درمیان فرق

(Distinction Between Social Sciences and Social Studies)

1.6.1 نوعیت (Nature)

1.6.2 نظریہ (Concept)

1.6.3 مقاصد (Objectives)

1.7 مختلف سوشل سائنسز کے ذریعے سماج کی تفہیم

(Understanding Society Through Various Social Sciences)

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

1.9 فرہنگ (Glossary)

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1.1 تمہید(Introduction)

انسانی زندگی کے وجود میں آنے کے بعد ہی انسانی سماج نے تشکیل پائی ۔ ماہرین تحقیقات مختلف علموں کے ذریعہ اس انسانی سماج کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔انہیں کوششوں کے سبب مختلف علوم اور مضامین کی تشکیل ہوئی جن میں سوشل سائنس حالانکہ کافی بعد میں نشو ونما پائی لیکن اس کی اہمیت اور افادیت سے انسانی زندگی آج بھی اور لگاتار متاثر ہوتی رہی۔ کیونکہ یہ وہ علم ہے جو انسانی زندگی اور سماج کے علم کو سائنسی طریقوں و تدریجوں کے ذریعہ مفصل بیان و تجزیہ کا مکمل موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ انسانی تعلقات و معاملات کا جائزہ لینے کے لیے سائنسی طریقۂ کار کا استعمال کرتا ہے۔ مختصر طور پر یہ وہ علم ہے جو انسانی تعلقات و رابطوں کو سیاسی، معاشی، سماجی، تاریخی، نفسیاتی اور فلسفانہ ڈھنگ سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

موجودہ اکائی میں ہم اس علم کے معنی، نوعیت اور وسعت کو سمجھ کر یہ جان پائیں گے کہ کس طرح یہ علم سائنس سے ایک الگ حیثیت رکھتا ہے۔ اس مضمون میں جغرافیہ، تاریخ، معیشت اور سیاسیات شامل ہیں جن کی خاص سمجھ اس میں پیش کی گئی ہے۔ ساتھ ہی سوشل سائنس کس طرح سوشل اسٹڈی سے مختلف ہے اس کے مطالعے کے بعد یہ بھی سمجھ پائیں گے۔ سوشل سائنس کے تحت آنے والی مختلف سائنسز سماج کی کس طرح خاکہ کشی کرتی ہیں اس سے بھی روشناس ہو پائیں گے۔

1.2 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- ☆ سوشل سائنس کے تصور کو سمجھ پائیں گے۔
- ☆ سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت کا علم حاصل کریں گے۔
- ☆ سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق کو جان پائیں گے۔
- ☆ جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے ذریعہ سوشل سائنس کے تصور کو سمجھ پائیں گے۔
- ☆ سوشل سائنس اور سماجی علوم کی امتیازی حیثیت کو جان پائیں گے۔
- ☆ سوشل سائنس کے مختلف مضامین کے ذریعہ سماج کی سمجھ کا علم حاصل کریں گے۔

1.3 سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت

(Meaning, Nature and Scope of Social Sciences)

1.3.1 معنی(Meaning)

سوشل سائنس وہ علم ہے جو سیدھے طور پر انسانی تعلقات اور معاملات سے جڑا ہے جس میں سماجی و ثقافتی معاملات پر خاصہ زور دیا جاتا ہے۔ سوشل سائنس ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے تیار کردہ نصاب کا ایک اہم جز ہے۔ سوشل سائنس کے مختلف مضامین میں تاریخ، سیاسیات، فلسفہ، معاشیات، انسانیات (Anthropology) وغیرہ اور یہ سبھی مضامین سینئر سیکنڈری اور یونیورسٹی کی تعلیم میں ایک الگ اور آزاد حیثیت رکھتے ہیں۔

سوشل سائنس کی کچھ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) سوشل سائنس کا سیدھا تعلق انسانی حرکت وعمل سے ہے۔ یہ وہ عملی جز ہے جو مختلف سماجی وثقافتی میدان میں بذات خود یا براہ راست انسانی نقل وحمل سے جڑا ہے۔

(2) یہ انسانی سماجوں کا ایک جدید علم یا مضمون ہے جس میں انسانی سماجوں کے جدید علوم کو شامل کیا گیا ہے اور جنہیں عام طور پر اعلیٰ تعلیم کی سطح پر پڑھایا جاتا ہے۔

(3) یہ انسانی تعلقات کے متعلق علم حاصل کرتے وقت حقیقت پسندی پر زور دیتا ہے۔ یہ حقیقت کو جاننے اور بیان کرنے سے جڑا ایک علم ہے جو سماجی افادیت اور علمی جدیدیت کو فروغ دیتا ہے۔

1.3.2 نوعیت (Nature)

سوشل سائنس میں وہ مضمون ہوتے ہیں جن کا تعلق انسانی سماج کی ابتداء اور نشوونما وترقی سے ہے۔ اس کے ذریعہ انسانی زندگی اور اس کے مختلف سماجی ردعمل کا تفصیل سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ سوشل سائنس کے تحت تاریخ، سیاسیات، عمرانیات، معاشیات، جغرافیہ، نفسیات وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

نوعیت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی نوعیت کا تو سوشل سائنس کی نوعیت موجودہ قدرتی سائنس سے مختلف ہے جو کہ پہلے واضح ہو چکا ہے۔ یہ دونوں لفظوں Social + Science سے مل کر بنا ہے جس کا معنی ہے سماج کی سائنس یعنی ایسا علم یا مطالعہ جس سے سماج کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ اس لفظ کا عام طور پر استعمال انسان اور سماج سے متعلق کسی بھی طرح کے مطالعہ کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیکن سوشل سائنس میں شامل لفظ ''سائنس'' ایک ایسے علم کا اشارہ کرتا ہے جو سائنسی طریقوں اور تکنیکوں پر مشتمل ہے۔ جن کا استعمال انسانی تعلقات کے مشکل اور پیچیدہ تانے بانے اور تنظیموں کی ان صورتوں کے مطالعہ کے لیے کیا جاتا ہے جو افراد کو سماج کے ساتھ رہنے میں مدد کرتے ہیں۔ سوشل سائنس میں وہ سبھی مضمون شامل کیے جاتے ہیں جو انسان کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہوں۔ مثال کے طور پر تاریخ اور انسانی زندگی سے متعلق تہذیب وثقافت کا ماضی کا خاکہ پیش کر کے انسان کو آنے والی زندگی یا مستقبل کے لیے تیار ہونا سکھاتے ہیں۔ وہیں یہ سیاسیات انسانی زندگی کے اجزا، شہریت اور سیاسی حقوق وفرائض کے ساتھ دیگر سیاسی پہلوؤں کو روشناس کراتا ہے۔ جو انسان قدیم زمانے سے لے کر آج تک اپناتا آرہا ہے یہ ان سیاسی علم کی انسانی زندگی میں اہمیت وافادیت کو بھی واضح کرتا ہے۔

عمرانیات انسانی سماج کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور انسان وسماج کے باہمی تعلق کے سلسلے میں مطالعہ کرتا ہے اور اسے لفظ بہ لفظ قلم بند کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں جغرافیہ مختلف علاقوں اور ماحول میں گزر بسر کرنے کے انسانی عمل کے دوران آنے والی دقتوں اور آسانیوں کی وضاحت کرتا ہے وہیں نفسیات 'انسان' اس کے برتاؤ اور احساسات کو سمجھ کر اس کے عملوں کی وجوہات کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فلسفہ خیال کو ایک ایسا آزاد دائرہ دیتا ہے جس میں انسان مختلف خیالات کو جوڑ کر کسی بھی مادی یا غیبی جز پر خیال و بحث کا موقع پاتا ہے۔ معیشت انسانی زندگی کے اہم حصہ روپیے وپیسے کی اہمیت اور اس سے جڑے مختلف مسائل وتبدیلی کی پوری تفصیل ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔

غرض یہ کہ سوشل سائنس میں شامل ہر ایک مضمون اپنی نوعیت کا پتہ دیتا ہے۔

1.3.3 وسعت (Scope)

سوشل سائنس کی وسعت سے مراد اس کا پھیلاؤ اور دائرہ عمل واثر ہے جو واقعتاً بہت وسیع ہے۔ سوشل سائنس تعلیمی نظام العمل کے بموجب مختلف النوع تدریسی تجربے دستیاب کراتا ہے اور ہمیں ضروری اور مفید سرگرمیوں سے روشناس کراتا ہے۔ جیسے جیسے انسان کا سماج کے تئیں علم بڑھتا جاتا ہے سوشل سائنس کی وسعت بھی بڑھتی جاتی ہے۔

جدید نظریات اس کی دن بہ دن بڑھتی حدود کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اس کی وسعت سماج اور پڑوس سے شروع ہو کر ضلع، صوبہ، ملک اور عالمی سطح تک مانا جاتا ہے۔ مختصر طور پر سوشل سائنس کی وسعت کو سہولت کی نظر سے مندرجہ ذیل حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔

(1) انسانی تعلقات کا مطالعہ
(2) شہریت کی تعلیم
(3) موجودہ حادثات
(4) دنیا کے اہم مسائل کا مطالعہ
(5) بین الاقوامی تعلقات
(6) مختلف فنون اور حیاتیاتی مطالعوں کا علم
(7) سماجی اور طبعی ماحول کے آپسی تعلقات کا مطالعہ

اپنی معلومات کی جانچ

☆ سماجی مطالعہ کی تعریف بیان کریں۔

1.4 سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق

(Distinction between Natural and Social Sciences)

سائنس لفظ کا استعمال عام طور پر سمجھنے کی کوشش کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو اس دنیا جس میں ہم رہتے ہیں کا اندازہ اور اس کی وضاحت کرتا ہے۔ اور مختلف طریقۂ کار کا استعمال کر کے معلومات حاصل کر کے اصولوں کی تعمیر کرتا ہے۔ حالانکہ ایسی کوئی خاص خوبیاں نہیں ہیں جن کی بنیاد پر یہ کہا جاسکے کہ سائنس کو دیگر دنیاوی سمجھ و وضاحت کے طریقوں سے الگ کیا جاسکتا ہے۔ جیسے مذہب، علم نجوم، مستقبل کی وضاحت وغیرہ جو عام طور پر سائنس کے زمرے میں نہیں آتے ہیں۔ لیکن کچھ خصوصیات کی بنیاد پر ہم دو سائنسی شاخوں کا موازنہ کر سکتے ہیں جن کا نام ہے قدرتی سائنس اور سوشل سائنس۔ دونوں ہی حقیقی سائنس ہیں۔ بعد والی سائنس قدرتی سائنس سے ہٹ کر تخیلی مسائل کو حل کرنے پر زور دیتی ہے۔ بہت سے ایسے عناصر ہیں جن میں قدرتی اور سوشل سائنس ایک ہی میدان میں نظر آتے ہیں۔ جیسے یکساں طریقہ کار تنقیدی نظریہ وغیرہ جو حقیقت کو جاننے اور علم کی تعمیر سے منسلک ہیں لیکن یہاں ایسے بھی عناصر ہیں جو دونوں کے بیچ فرق کو واضح کرتے ہیں۔ جیسے دونوں کی ابتدا، مطالعہ کے مضمون، حدود۔ آگے قدرتی اور سوشل سائنس کی اصطلاحوں کے ساتھ دونوں کے بیچ بتائے گئے نکتوں کے فرق کو واضح کیا جارہا ہے۔

1.4.1 قدرتی سائنس(Natural Science)

1.4.1.1 اصطلاح:

Ledoux (2002, P.34) نے قدرتی سائنس کو اس طرح بیان کیا ہے:

''وہ علم جو قدرتی حادثات پر بحث کرتا ہے اور اس کے لیے وہ سائنسی طریقہ کاروں کا استعمال کرتا ہے''۔

اس طرح سائنسی طریقۂ کار عام مروجہ قدرتی سائنس میں استعمال کیے جاتے ہیں پر مخصوص طور پر قدرتی سائنس کی اجارہ داری میں نہیں آتے۔ یہ قدرتی حادثات ہیں جو قدرتی سائنس کو سوشل سائنس سے الگ کرتے ہیں۔

1.4.1.2 ابتدا:

Buchel (1992) کے مطابق قدرتی سائنس کی ابتدا نشاۃ الثانیہ کے آنے کے بعد عالمی نظریات میں بدلاؤ کے طرز عمل کے نتائج کے طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ نشاۃ الثانیہ کے تخیل کار جنہوں نے اپنے سوالوں کے ذریعہ پہلے سے موجود دنیائی وضاحت کو مزید سلسلہ وار تحقیق کے طریقہ کار کی شکل دی ہے۔ یہ سائنسی تحریک لانے والوں میں کاپرنیکس اور گلیر یو کے نام خاص طور پر لیے جا سکتے ہیں جنہوں نے علم نجوم اور طبیعیات پر خاص زور دے کر دنیا کو ان کے مسائل سے روشناس کرایا۔ قدرتی سائنس کی ابتدا انسان کا دنیا کو لے کر رجحان اور ساتھ ہی قدرت کو انسانی ضرورت کے مطابق بدلنے کی کوشش کے بعد ہوتی ہے جو کہ قدیم غلامانہ سماج میں ممکن نہیں تھا۔

1.4.1.3 مطالعہ مضمون:

قدرتی سائنس کا مقصد ان اصولوں اور قوانین کی تلاش کرنا ہے جو دنیا پر حاکم ہیں۔ یہاں زور قدرتی نہ کے سماجی دنیا پر ہے۔ حالانکہ قدرتی اور سماجی دنیا کے بیچ یہ موازنہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔

تاریخی طور پر قدرتی سائنس کے تین مخصوص حصے مانے جاتے ہیں۔ جو کہ علم کیمیا (Chemistry)، حیاتیات (Biology) اور طبیعات (Physics) سے موسوم کیے جاتے ہیں۔ لیکن یہ آخری فہرست نہیں ہے اس کے بعد بھی کئی جدید موضوع بھی ریسرچ کے ذریعہ اس میں جوڑے گئے ہیں۔ جیسے جیسے زیادہ علم فروغ پاتا ہے ویسے ویسے مخصوص سوالات بھی بڑھتے اور ابھرتے جاتے ہیں۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ابتدائی قدرتی سائنسداں عمومی موضوعات کے خوشہ چیں تھے جب کہ آج کے سائنس داں مخصوص موضوعات کے مطالعہ کے ذریعہ علوم کو فروغ دے رہے ہیں۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم علم نجوم سے نکل کر انجینیئرنگ کے مختلف موضوعات تشکیل پائے ہیں جن میں Robotics یا Bionics کا نام لیا جا سکتا ہے۔

1.4.1.4 طریقۂ کار:

قدرتی سائنس کے طریقۂ کار سائنسی طریقہ کار میں سب سے مشہور طریقہ کار ہیں۔ امریکن آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق ''سائنسی طریقۂ کار'' عام طور پر ان طریقہ کار کے طور پر لیے جاتے ہیں جو قدرتی سائنس کی شکل میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ جن میں سلسلہ وار معائنہ، پیمائش اور تجربہ شامل ہیں۔ یہ سبھی طریقہ کار حالانکہ دیگر سائنس میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن اگر سوشل سائنس کا اور قدرتی سائنس کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو قدرتی سائنس کے طریقۂ کار علم ریاضی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

1.4.1.5 فلسفیانہ نظریہ:

Karlpopper اور Thomas Kuhn جیسے سائنس دانوں نے قدرتی سائنس کے ابتدائی طریقوں پر 20ویں صدی کے دوران تنقید پیش کی۔انہوں نے Inductive Epistemology پر تنقید کی۔Popper کے مطابق کوئی بھی اصول صرف Induction کی بنیاد پر طے نہیں کی جاسکتی کیونکہ ایک عام اور سادہ معائنہ(Observation) بھی اسے غلط ثابت کرسکتا ہے۔کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ سبھی کوے کالے ہیں تو ایک سفید کوے کی موجودگی بھی اس اصول کو خارج کرسکتی ہے۔وہیں Kuhn نے اقدار یا(Paradigm) کی بات کی ہے جو کہ کسی بھی تجزیہ کے دوران دھیان میں رکھے جاتے ہیں۔جس میں سائنسدانوں کے ذاتی نظریات یا خیالات کا تجربہ کے نتائج پر اثر انداز ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ Kuhn نے اسی بات پر زور دیتے ہوئے Paradigm Shit کی بات کہی ہے۔

1.4.1.6 حدود:

دو طرح کی حدود کا ذکر قدرتی سائنس کے تجربوں کے تعلق سے کیا جاسکتا ہے۔ایک ہے تکنیکی حد اور دوسرا معاشی حد۔تکنیکی حد سے مطلب کسی بھی تجربہ کو کرنے کے لیے ضروری اوزار کی کمی کا ہونا ہے۔اسی اوزار کی کمی کی وجہ سے مختلف طرح کی ایجادیں رونما ہوئی ہیں۔جیسے دوربین، خوردبین وغیرہ جو ناپنے کے اوزار کی شکل میں سامنے آئیں۔

معاشی حد کسی بھی سائنسی پروجیکٹ میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔بنا معاشی مدد کے ایک بڑا سائنسی پروجیکٹ کامیاب نہیں ہوسکتا۔جیسے خلا میں تحقیق کے لیے ایک سٹلائٹ کے بھیجے جانے کے لیے معاشی اخراجات کا ہونا لازمی ہے۔

1.4.2 سوشل سائنس(Social Science)

1.4.2.1 اصطلاح:

سوشل سائنس سے مراد وہ سائنس ہے جو انسانی سماج پر منحصر ہے۔سماجی جماعتوں اور افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق، سماج کے مختلف ادارے اور مواد اور انسانی باہمی تعلق وغیرہ کا مطالعہ اس میں شامل ہے۔اس اصطلاح سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ سوشل سائنس کی پیچیدگی قدرتی سائنس سے زیادہ ہے۔اسی لیے اس کے مسائل بھی قدرتی سائنس سے زیادہ پیچیدہ ہیں۔کیونکہ وہ انسان اور سماج پر منحصر ہے جو ایک جیسا نہیں رہتا اور تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

1.4.2.2 ابتدا:

سوشل سائنس قدرتی سائنس کی بہ نسبت جدید مضمون ہے۔پھر بھی کئی صدیوں سے یہ زیادہ دلچسپی کا موضوع رہا ہے۔اور اس کی شروعات 19ویں صدی میں Emile Darkheim کی کتاب ''Suicide'' کے شائع ہونے کے بعد ہوتی ہے جس میں سماجی نظام پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے August Comte وغیرہ آگے آئے جنہوں نے سوشل سائنس میں Positive approach کو طے کیا۔

1.4.2.3 مطالعہ مضمون:

سوشل سائنس میں انسانی رابطوں اور وجودوں کا مطالعہ شامل ہے۔سوشل سائنس کو مطالعہ مضمون کے بجائے عام نظریوں کے ذریعہ بہتر

طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ان نظریوں میں سماج کے مختلف حصوں کا مطالعہ ایک گروپ یا فرد کا مطالعہ وغیرہ شامل ہیں۔

1.4.2.4 طریقۂ کار:

سوشل سائنس عام استعمال ہونے والا طریقہ ہے۔معائنہ جو کہ قدرتی سائنس میں بھی استعمال کیا جاتا ہے کے بالمقابل سوشل سائنس میں کوئی بھی تجربہ کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہاں تجربہ گاہ ایک کمرہ نہ ہو کر ایک سماجی ماحول ہوتا ہے جس سے روبرو ہو کر سوشل سائنسداں کو حقیقت کی تلاش کرنی ہوتی ہے۔اس لیے اس کے تجربے ہمیشہ ایک پیچیدہ شکل لیے ہوتے ہیں۔سوشل سائنس کے دیگر اہم طریقۂ کار میں انٹرویو، سروے، کیس اسٹڈی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

1.4.2.5 فلسفیانہ نظریہ:

سائنس کے مقابلے سوشل سائنس میں اس بات پر زیادہ بحث ہے کہ کس کو آپ منظور شدہ علم مانیں گے۔اس لیے بڑے پیمانے پر فلسفیانہ نظریات سوشل سائنس میں شامل ہیں جن پر ہم مختصراً نظر ڈال سکتے ہیں۔

پہلا نظریہ Positivist نظریہ پر ہے جو کہ ابتدائی سوشل سائنسداں August Comte کے ذریعہ دیا گیا۔ ان کا ماننا تھا کہ سماجی حقائق کو جاننے کے لیے انہیں طریقوں کا استعمال کرنا چاہئے جو قدرتی سائنس میں اپنائے جاتے ہیں اور اسے Interpretivism کے ذریعے تنقید کے میدان میں لیا گیا کیونکہ ان کے مطابق سماجی حقائق کو اس طرز پر ناپے نہیں جاسکتے۔جس طرز پر قدرتی سائنس میں ناپے جاتے ہیں۔بلکہ قدرتی وسماجی حادثات کی حقیقت کی یکسریت کو ہم نظرانداز نہیں کرسکتے۔یہ خیالات میکس ویبر کی تصنیفات سے نکل کر آتے ہیں۔

1.4.2.6 حدود:

سوشل سائنس کا مطالعہ اکثر کئی بنیاد پر محدود ہے۔یہ مختلف طرز وضاحت (Interpretation) پر منحصر ہوتا ہے کیوں کہ اس کے متغیرات کو آسانی سے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا۔ساتھ ہی ساتھ اخلاقی مسائل اور معاشی مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں۔

چونکہ سوشل سائنس کوئی طے شدہ مطالعہ مضمون نہیں ہے اس لیے سوشل سائنس کے ذریعہ حقیقت کے نتائج کی کوئی ایک شکل سامنے نہیں آسکتی۔

اخلاقی مسائل ہمیشہ سامنے آتے رہتے ہیں۔کیونکہ کئی دلچسپ سوال کا بھی مطالعہ کئی بار لوگوں کی ذہنی اور جسمانی حفاظات کو طاق پر رکھ کر کیا جاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ایک وقت ایک سوال جو بہت اہم تھا وہ ہر عرصہ میں اہم رہا ہو۔ہوسکتا ہے کہ اس کی اہمیت اب ختم ہو چکی ہو۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سائنس کی یہ دونوں شاخیں یکسانیت رکھنے کے باوجود مضبوط اختلاف رکھتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ سماجی مطالعہ اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

1.5 جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معاشیات کے مخصوص تعلق سے سماجی مطالعہ کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی

(Meaning, History, Nature, Scope and Development of Social Studies with Special Reference to Geography, History, Civics and Economics)

سماجی مطالعہ کے تحت انسانی تعلقات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔انسان ایک سماجی ذی روح ہے اور وہ سماج میں رہتا ہے۔سماج میں رہتے ہوئے وہ کئی حرکات جیسے معاشی، سماجی، سیاسی حرکات پر عمل کرتا ہے ان حرکت وعمل کو اثر انداز کرتا ہے۔اس طرح انسانی تعلقات کی وضاحت کے لیے معیشت، عمرانیات، سیاسیات، تاریخ وجغرافیہ کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں سبھی مضامین کے بنیادی اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایک Interdisciplinary مضمون ہے جس کا مواد انسانی علم وتجربوں پر منحصر ہے۔

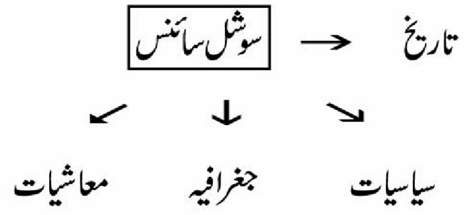

1.5.1 تاریخ (History)

لفظ تاریخ جسے انگریزی میں ’’History‘‘ کہا جاتا ہے اس کی ابتدا لاطینی اور گریک لفظ ’’Historia‘‘ سے ہوئی۔جس کا مطلب ہے ’’Knowing‘‘ جاننا۔

ہندوستانی رواج میں تاریخ کا معنی ہے ’’معرکہ گزرا ہوا حادثہ کا وقت‘‘۔

Jhon Huizinga کے مطابق ’’تاریخ‘‘، وہ عملی تشکیل ہے جس میں تہذیب اپنے ماضی کو متصور کرتا ہے۔

Maitiland کے لفظوں میں ’’انسان نے جو کچھ کیا اور کہا ہے یہاں تک کہ جو کچھ اس نے سوچا ہے وہ تاریخ ہے‘‘۔انسانی تعلقات کی وضاحت کے لیے ’’تاریخ‘‘، میں مندرجہ ذیل موضوع کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اس کے تعلق میں ہل (Hill) کا کہنا ہے ’’تاریخ‘‘ کی تدریس میں طلبا کو سچ کی تلاش کرنے کے لیے تیار کرایا جاتا ہے اور مختلف قوموں کے آپسی تعلقات اور اثرات اور ان کی سماجی، ثقافتی ومعاشی حالات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر کے بین الاقوامی میل جول کی ترقی کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

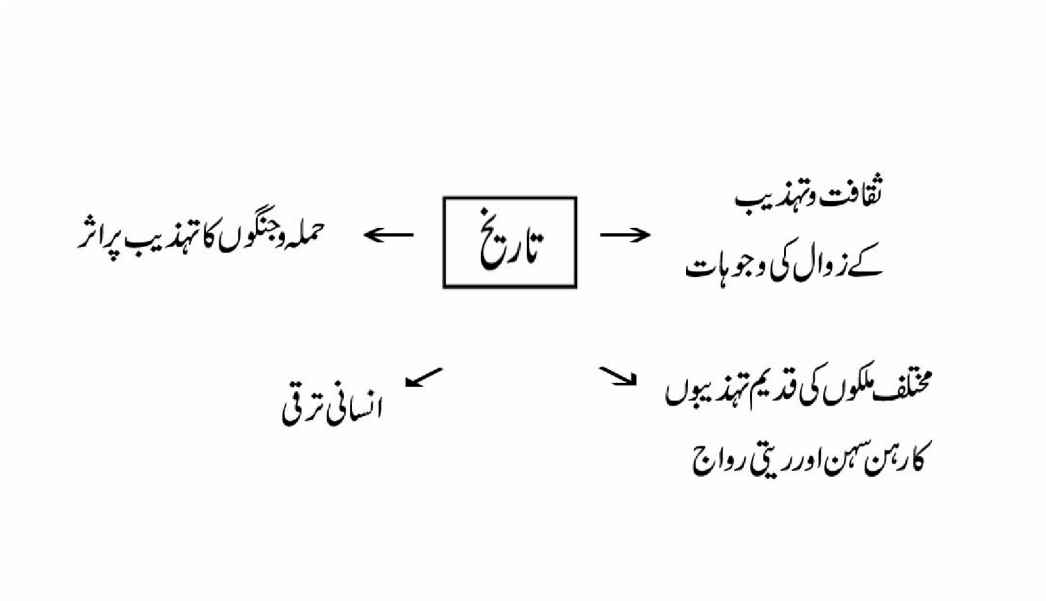

1.5.2 سیاسیات(Political Sciences)

سیاسیات جسے انگریزی میں ''Civics'' کہا جاتا ہے۔لفظ کی ابتدالا طینی زبان کے مندرجہ ذیل دولفظوں سے مانی گئی ہے:

سوس(Civis)—شہری(Citizen)

سوٹاس(Civitas)—شہر(City)

اس طرح سیاسیات کا حقیقی معنی ہے''شہری ریاست کے ممبران''۔

ارسطو:- سیاسیات وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے۔

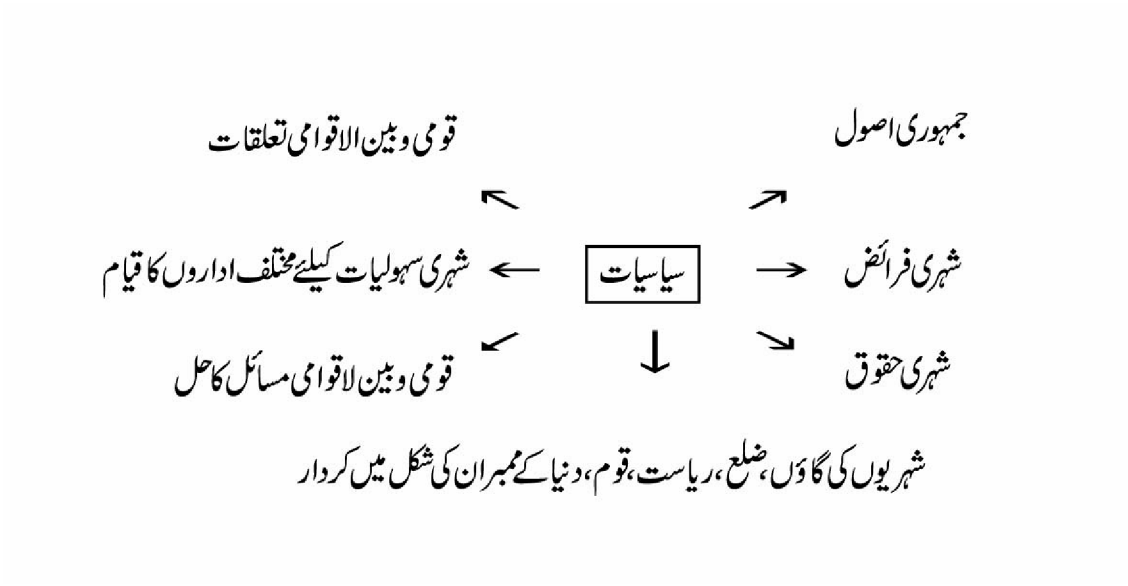

E.M White:- سیاسیات مختصراً انسانی علم کی وہ لازمی شاخ ہے جو شہری سے متعلق سبھی سماجی، ذہنی، معاشی، سیاسی و مذہبی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے چاہے وہ ماضی، حال یا مستقبل کے ہوں۔ یا وہ علاقائی، قومی یا انسانی ہوں۔

سیاسیات کے ذیل میں آگے شامل کئے گئے موضوع انسانی تعلقات کی وضاحت میں مددگار ہیں۔

سیاسیات کی تدریس آپسی تعاون، سمجھداری، پیار و محبت، برداشت، برابری، آزادی کے احساسات کی نشو ونما کر طالب علموں کو سماج کا مثالی شہری اور کارکرد ممبر بننے میں مدد کرتا ہے۔

1.5.3 معاشیات (Economics)

انسان کے تعلقات اور عملوں کا مطالعہ ہے

پروفیسر مارشل کے لفظوں میں یہ انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ ہے۔ اس میں ان افراد اور سماج کے عملوں کی جانچ کی جاتی ہے جن کا سیدھا تعلق اشیا حاصل کرنے اور ان کے استعمال سے ہے۔

پروفیسر روبن کے لفظوں میں ''معاشیات وہ سائنس ہے جو انسانی برتاؤ کا مطالعہ اس طرح کرتی ہے کہ وہ ماخذوں اور اس کے استعمال کے مختلف ذرائع کو جان سکیں۔

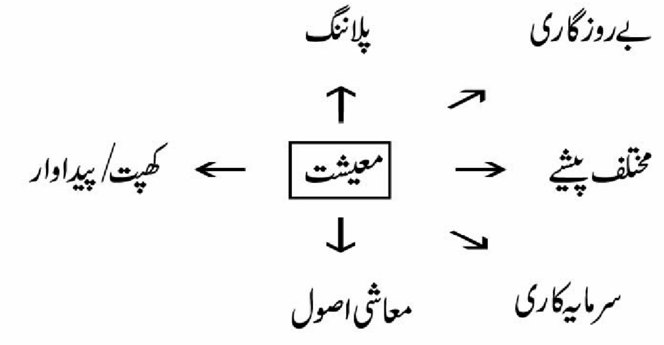

مندرجہ بالا اجزا معاشیات کے مواد کو مؤثر طریقے سے بیان کرتے ہیں:

اپنی معلومات کی جانچ

☆ سماجی مطالعہ کے تحت آنے والے مضامین تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات کی مختصر تعریف بیان کریں۔

1.6 سوشل سائنس اور سماجی علوم کے درمیان فرق

(Distinction between Social Sciences and Social Studies)

سوشل سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان مختلف طرح کے فرق ہیں جن کو ہم کچھ نقطوں کے ذریعہ سمجھ سکتے ہیں جو کہ اس طرح ہیں:

نوعیت(Nature)

اگر نوعیت کی بات کی جائے تو سوشل سائنس سماجی علوم سے الگ نوعیت کا حامل ہے۔ اس میں شامل علم کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے چاہے یہ کسی بھی میدان کے علوم ہوں سوشل سائنس کے زمرے میں آتے ہیں یہ علم خاص کر بالغ افراد کی ذہنی نوعیت کو دھیان میں رکھ کر تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس سماجی مطالعہ بنیادی طور پر اسکولی تعلیم کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد بچوں کو تعلیم یافتہ کرنا ہوتا ہے۔ سوشل سائنس میں جس معیاری علم کا انتخاب کیا جاتا ہے اسے بچے آسانی سے نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ ہاں مگر سماجی علوم سوشل سائنس کی از سر نو ترتیب دی گئی شکل ہے جو کہ آسان، سادہ، دلچسپ، اور سیکھنے کے قابل ہے۔

تصور نظریہ(Concept)

نظریہ کا جہاں تک سوال ہے، سوشل سائنس انسانی معاملات کی نظریاتی صورت پر بحث کرتا ہے۔ جبکہ سوشل اسٹڈیز عملی صورت پر بحث کرتا ہے۔ سماجی علوم میں ہر مضمون اپنے آپ میں ایک منفرد مضمون ہوتا ہے۔ جو انسانی معاملات کے مختلف شعبے کو الگ الگ مضمون میں زیر بحث لاتا ہے جیسے جغرافیہ، شہریت، تاریخ اور معاشیات وغیرہ جب کہ سماجی مطالعہ سماجی علوم کے مضامین سے مواد اخذ کرتا ہے وہ ایک منفرد مضمون بناتا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا کو یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ انسان کس طرح ماحول میں اپنے آپ کو ڈھالتا ہے۔

مقاصد(Objectives)؛

مقاصد میں بھی سوشل سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ سوشل سائنس کا مقصد اصولی علم ہے جبکہ سماجی مطالعہ کا مقصد عملی افادیت ہے۔ سوشل سائنس کا مقصد جہاں علم فراہم کرنا ہے وہیں سماجی علوم کا مقصد فرد کی نشو ونما اس طرح کرنا ہے کہ وہ ایک اچھا شہری بن سکے اور یہی سماجی علوم کا بنیادی مقصد بھی ہے۔

سوشل سائنس کسی بھی علم کو منفرد شکل میں پیش کرتا ہے۔ سوشل سائنس ہمیشہ ایک الگ زمرے اور نام سے ہی پڑھا جاتا ہے جبکہ سوشل اسٹڈیز ایک متحد اور یکجا علم فراہم کرتا ہے۔

سوشل سائنس سماج کو مختلف پہلوؤں سے سمجھ کر اس پر علم حاصل کرتا ہے جبکہ سماجی علوم سماج پر حاصل علم کو یکجا اور متحدہ شکل میں پیش کرتا ہے اور سماج سے جڑے اس علم کو وہ عملی اور افادیتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش کرتا ہے۔ اس کے تحت وہ مختلف سوشل سائنسز کو ایک مضمون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

سوشل سائنس اور سماجی علوم کے پڑھنے والوں میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ سوشل سائنس کو چند لوگ ہی پڑھتے ہیں جبکہ سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم سبھی خاص و عام کے لیے پڑھنا ضروری ہے۔ سوشل سائنس ایک ترقیاتی علم پر مشتمل ہے جس کے لیے ہم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم عوام کو ایک اچھے شہری ہونے کے قابل بناتا ہے۔

سوشل سائنس ایک فن اور پیچیدہ علم ہے جبکہ سماجی علوم موازنی طور پر سادہ اور آسان ہے۔ایک ترقیاتی، مفصل اور پیچیدہ علم کے طور پر سوشل سائنس کے علم کو جماعتوں میں حاصل کیا جاتا ہے وہیں سماجی علوم سبھی کے لیے عملی اور افادی ہے۔ یہ آسان اور سادہ ترین علم ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سوشل سائنس اور سماجی علوم کو الگ کرنے والی اور ان دونوں کے بیچ فرق کو واضح کرنے والی ایسی کوئی خاص اور مضبوط لکیر نہیں ہے۔سماجی علوم ابتدائی جماعتوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ جہاں ماحول، جس میں ماڈی، سماجی، ثقافتی ماحول شامل ہیں کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اور جب طالب علم ایک قابل محقق اور مفروضات کے شارح کی طرح ابتدائی اور وسطی جماعتوں میں عروج پاتا ہے تو وہ سماجی علوم سے سوشل سائنس کو پڑھنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل تصویر میں سماجی علوم کے ساتھ سوشل سائنس کے عملی تعلق کو سمجھا جا سکتا ہے۔

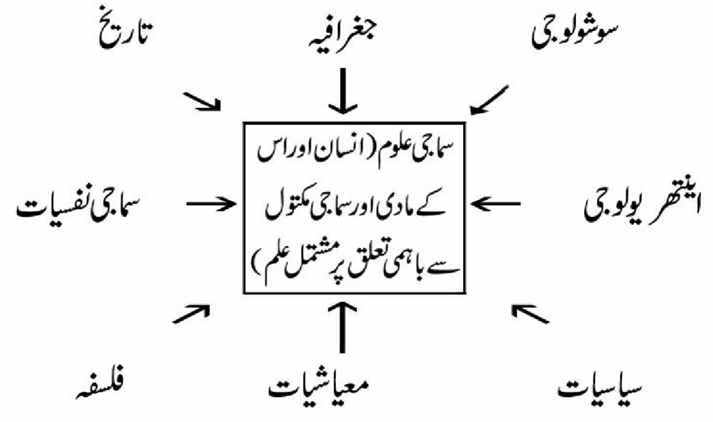

اپنی معلومات کی جانچ

سماجی مطالعہ اور سماجی علوم کے مابین فرق واضح کریں۔

1.7 مختلف سوشل سائنس کے ذریعے سماج کی تفہیم

(Understanding Society Through Various Social Sciences)

اب تک ہم یہ سمجھ چکے ہیں کہ سوشل سائنس میں شامل مختلف مضامین انسانی حرکت وعمل کے تعلق سے ہماری سمجھ کو وسیع کرتے ہیں۔لیکن اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ مضمون ہمارے اندر علم کی سمجھ پیدا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔سوشل سائنس میں شامل مضمون جیسے تاریخ، سیاسیات، جغرافیہ، معیشت، فلسفہ، نفسیات، عمرانیات سماج کے مختلف پہلوؤں جیسے تاریخی، معاشی، سیاسی، فلسفیانہ، عملی اور ثقافتی وغیرہ کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں اس میں ''عمرانیات'' سیدھے طور پر سماج کے پورے ڈھانچے کو سمجھنے میں مدد کرنے والا علم ہے۔کوئی بھی سماج کسی طرح ثقافت کا عمل مکمل کرتا ہے۔ساتھ ہی سماجی ریتی رواجوں اور تعلقات کے تانے بانے میں انسان کا رویہ کس طرح نشوونما پاتا ہے اسے ہم معاشرتی عمل کے ذریعہ بھی سمجھ سکتے ہیں۔انسان کی زندگی میں اس کے خاندان ہم جولی، مدرسہ، اسکول، مذہب وغیرہ کی اہمیت ہے۔سماجی معاملات

اور پہلوؤں پر انسانی سمجھ کو وسیع کرنے کا کام عمرانیات کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔

وہیں تاریخ ایک ایسا علم ہے جو مختلف سماجوں کے گزرے زمانے کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔ یہ مضمون مختلف سماجوں میں ماضی میں ہونے والے حرکت وعمل کا مطالعہ کرتا ہے اور اس مطالعہ کے لیے وہ باقیات، دستیاب تحریروں، برتنوں، مختلف استعمال کی چیزوں، عمارات، کھنڈرات، سکوں، تختیوں، رسم الخطوں میں کنندہ کی گئی Manuscripts کو استعمال میں لاتا ہے۔ ان مطالعات کے ذریعہ وہ قدیم زمانے کے سماج کے رہن سہن، پہناوے، کھان پان سے لے کر سیاسی، معاشی، حرکت وعمل کے طریقوں کے ذریعے اس سماج کا خاکہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک مخصوص سماج ماں کی ماتحتی میں چلتا تھا یا باپ کی، جمہوری تھا یا تاناشاہی، قبائلی تھا یا شہری، امیر تھا یا غریب، قاعدے قانون پر مبنی تھا یا آزاد وغیرہ وغیرہ۔

سیاسیات (Political Science) سماج کے سیاسی حرکت وعمل کو روشناس کراتا ہے۔ کوئی بھی سماج جن اصولوں وقوانین پر مشتمل ہوتا ہے اس پر مخصوص طور سے مطالعہ کرنے کا کام سیاسیات کرتا ہے۔ کوئی بھی سماج بغیر قوانین وقواعد کے تشکیل نہیں پاتا۔ سیاسیات اس کی تشکیل کی نوعیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ عوام کے حقوق وفرائض، ریاست کی تشکیل، آئین یعنی قوانین کا مجموعہ اور دیگر سماجی پہلوؤں پر مبنی سیاسی اصولوں وعملوں کا مطالعہ سیاسیات میں کیا جاتا ہے۔

بنا معاشی معاملوں کو جانے انسان اپنی زندگی گزر بسر نہیں کر سکتا۔ معیشت انہیں معاملات کا تذکرہ اور تجزیہ پیش کرتی ہے۔ معیشت سماج کے معاشی مسائل ومعاملات پر بحث کرنے والا مضمون ہے۔ سماج کے بدلاؤ کے لیے دیگر اجزا کے علاوہ معاشی اجزا بہت متغیر طریقے سے اثرات ڈالتے ہیں۔ سماج کے بننے اور تبدیل ہونے میں معاشی مسائل بہت ہی مضبوط وجوہات پیش کرتے ہیں۔ اس طرح معیشت ان معاشی مسائلوں کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتی ہے۔ یہ مخصوص سماج میں مروج معاشی طریقے، اصول اور تبدیلیوں پر تفصیل بیان کر سماج کو معاشی نظریے کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ دیگر سماج کے معاشی مسائل وحالات کا تذکرہ بھی پیش کرتی ہے جس سے مختلف سماجوں کے معاشی حالات و طریقوں کا موازنہ کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

جغرافیہ مضمون کے ذریعہ مختلف سماجوں کے جغرافیائی حالات وکیفیت کا علم ہوتا ہے۔ انسانی رہائش گاہوں اور طریقوں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس علم کا استعمال انسان جغرافیائی حالات سے مطابقت کرنے کے لئے سیکھتا ہے۔ ساتھ ہی قدرتی ماحول کے بارے میں علم حاصل کر کے انسانی کارکردگیوں کی قدرتی ماحول کے ساتھ مطابقت کے طریقے ایجاد کر پاتا ہے۔ قدرت کس وقت کیا رخ لیتی ہے یہ جان کر اس کے مطابق اپنے آپ کو مستقبل کے لیے تیار کرتا ہے۔ علم جغرافیہ علم دینے کے ساتھ مخصوص سماج کے ثقافتی ماحول کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سوشل سائنس کے مختلف مضمون مختلف طریقوں سے سماج کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔ یہ سیاسی، معاشی، ثقافتی، تاریخی، جغرافیائی وغیرہ مختلف سماجی اجزا کا تبصرہ وتجزیہ پیش کر کے سماج کی سمجھ کو بہتر بناتا ہے۔

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

☆ سماجی مطالعہ انسانی تعلقات اور رابطوں کو سیاسی، سماجی، تاریخی، نفسیاتی اور فلسفیانہ ڈھنگ سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ انسانی تعلقات اور معاملات سے جڑا علم ہے۔

☆ سوشل سائنس کے مختلف مضامین تاریخ، سیاسیات، فلسفہ، معیشت، اینتھر وپولوجی وغیرہ ہیں۔

☆ سماجی مطالعہ کے سبھی مضامین اعلیٰ تعلیم اور یونیورسٹی میں ایک آزاد حیثیت رکھتے ہیں۔

☆ سوشل سائنس انسانی سماجوں کے جدید علم کو بھی اپنے اندر شامل کرتا ہے۔

☆ سماجی مطالعہ حقیقت پسندی پر زور دیتا ہے۔

☆ سماجی مطالعہ سماجی افادیت اور علمی جدیدیت کو فروغ دیتا ہے۔

☆ سماجی مطالعہ میں وہ مضمون آتے ہیں جو انسانی زندگی اور اس کے مختلف ردعمل کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

☆ سوشل سائنس کی نوعیت موجودہ قدرتی سائنس سے مختلف ہے۔

☆ سماجی مطالعہ سے سماج کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

☆ سماجی مطالعہ میں شامل لفظ ''سائنسی طریقوں وتکنیکوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

☆ سماجی مطالعہ میں وہ سبھی مضمون آجاتے ہیں جو انسان کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہوں۔

☆ سماجی مطالعہ شہریت کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

☆ سماجی مطالعہ بین الاقوامی معاملات پر بحث کی جاتی ہے۔

☆ سماجی اور طبعیاتی ماحول کے آپسی تعلقات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

☆ قدرتی سائنس قدرتی حادثات پر بحث کرتی ہے جو قدرتی سائنس کو سوشل سائنس سے الگ کرتی ہے۔

☆ قدرتی سائنس کی شروعات دنیا کو لے کر انسان کے رجحان اور قدرت سے مطابقت کی کوششوں کے بعد ہوئی۔

☆ قدرتی سائنس دنیا پر حاکم اصولوں وقانونوں (قدرتی) کو جاننے کی کوشش کرتی ہے۔

☆ قدرتی سائنس کو عام طور پر علم کیمیا، علم حیاتیات اور علم طبعیات میں باٹنا جاتا ہے۔

☆ قدرتی سائنس کا ذکر تجربوں تک محدود ہے جن میں معاشی مدد کا ہونا بہت ضروری ہے۔

☆ قدرتی سائنس کے مقابلے سوشل سائنس زیادہ پیچیدہ ہے کیونکہ یہ انسان اور سماج پر مشتمل ہے جس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

☆ سوشل سائنس کے مختلف مضمون مختلف طریقے سے سماج کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتے ہیں۔

☆ سوشل سائنس میں وہ مضامین شامل ہیں جن کا تعلق انسانی سماج کی ابتدا اور ترقی سے ہے۔

☆ سوشل سائنس پر بحث Emile Durkheim کی کتاب ''Suicide'' کے آنے کے بعد ہوتی ہے۔

☆ August Comte نے Positivist Approach کی بات کی۔

☆ قدرتی سائنس کے مقابلے سوشل سائنس میں کوئی بھی تجربہ کرنا بے حد مشکل ہے۔

☆ انٹرویو، سروے، کیس اسٹڈی وغیرہ سوشل سائنس کے طریقۂ کار میں آتے ہیں۔

☆ تاریخ،مختلف ملکوں کی ثقافت اور رہن سہن کا مطالعہ کرتی ہے۔

☆ سیاسیات،شہریت کے سبھی پہلوؤں کا علم ہے۔

☆ معیشت انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ ہے۔

☆ سماجی علوم ایک متحد اور یکجا علم فراہم کرتا ہے۔

☆ سوشل سائنس یونیورسٹی اور سوشل اسٹڈی،سیکنڈری جماعتوں تک پڑھایا جاتا ہے۔

☆ سوشل سائنس انسانی معاملات کی قیاسی اور سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم عملی صورت پیش کرتا ہے۔

☆ سماجی علوم سوشل سائنس کی از سرنو ترتیب، جو سادہ، آسان اور دلچسپ ہے۔

1.9 فرہنگ (Glossary)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سماجی مطالعہ	(Social Studies)	سوشل سائنس	(Social Science)
متحد	(Integrated)	تحقیقات	(Investigation)
انسانیات	(Anthropology)	مادّی	(Physical)
غیر مادّی	(Non-Physical)	محرک	(Stimulus)
سرگرمیاں	(Activities)	مجرد	(Abstract)
شاخ	(Branch)	عام مروجہ	(Generalized Popular)
اجارہ داری	(Monopoly)	علم نجوم	(Astronomy)
علم حیاتیات	(Biology)	علم طبیعیات	(Physics)
علم کیمیا	(Chemistry)	نظریہ	(Paradigm)
مشاہدہ	(Observation)		

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات:

1. سوشل سائنس کی وسعت کے تحت مندرجہ ذیل میں سے کس جز کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(a) سماج سے متعلق مطالعہ (b) شہریت کی تعلیم

(c) انسان سے متعلق مطالعہ (d) یہ سبھی

2. سماجی مطالعہ کے تحت کس مضمون کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(a) تاریخ (b) جغرافیہ

(c) معیشت (d) یہ سبھی

3. سوشل سائنس بچوں میں؟

(a) سمجھ پیدا کرتا ہے (b) قدروں کو بڑھاوا دیتا ہے

(c) صلاحیت پیدا کرتا ہے (d) یہ سبھی

4. ایک اچھے شہری کی تعلیم کس مضمون کے تحت دی جاتی ہے؟

(a) تاریخ (b) معیشت

(c) سیاسیات (d) جغرافیہ

5. ان میں سے وہ کون سا طریقہ ہے جو سوشل اور قدرتی سائنس دونوں اپناتے ہیں؟

(a) معائنہ (Observation) (b) سروے

(c) کیس اسٹڈی (d) انٹرویو

6. کس سائنسداں نے سائنس کے Inductive Epistemology پر سب سے پہلے تنقید پیش کی؟

(a) Karl Popper (b) James High

(c) August Comte (d) Albert Einstein

7. تاریخ کے ذریعہ ان میں سے کس چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(a) ثقافت (b) مختلف ملکوں کی قدیم تہذیبیں، رہن سہن اور ریتی رواج

(c) انسانی ترقی (d) یہ سبھی

8. سیاسیات میں شامل ہے؟

(a) جمہوری اصول (b) شہری فرائض

(c) شہری حقوق (d) یہ سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات:

(1) سوشل سائنس لفظ کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟

(2) جیمس ہائی کے ذریعہ بیان کی گئی سوشل سائنس کی اصطلاح بیان کیجئے۔

(3) سوشل سائنس میں شامل مضامین کو فہرست بند کیجئے۔

(4) سوشل سائنس کی کوئی دو خصوصیات بتایئے۔

(5) قدرتی سائنس اور سوشل سائنس کے درمیان کوئی دو فرق بتایئے۔

(6) Karl Popper کے اصول کو بتایئے۔

(7) سوشل سائنس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(8) سوشل سائنس کی وسعت کو بیان کیجیے؟

(9) سوشل اسٹڈی یا سماجی مطالعہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(10) سوشل سائنس میں شامل مضامین کو بیان کیجیے۔

(11) قدرتی سائنس کیا ہے؟

(12) قدرتی سائنس اور سوشل سائنس کے درمیان کوئی دو یکسانیت بتایئے۔

(13) معائنہ طریقۂ کار سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات:

(1) سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

(2) سوشل سائنس اور سوشل اسٹڈی کے درمیان تعلق پر روشنی ڈالیے۔

(3) سوشل اسٹڈی کس طرح سوشل سائنس سے علیحدہ حیثیت کی حامل ہے واضح کیجیے؟

(4) سوشل سائنس کس طرح سماج کی سمجھ کے ذریعے ہمارے ذہن کو وسیع کرتا ہے؟ سمجھایئے۔

(5) جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے تعلق سے سوشل سائنس کے معنی بتایئے۔

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. National Policy on Education, 1986.
2. NCERT (2005), National Carriculum Frame Work 2005, New Delhi, NCERT.
3. The Pedagogy of Social Science (James P. Halsall & Michael smpw den, Editors, Springes.)
4. Brecht De Smet (2016).
5. Studies in Critical Social Science. A Dialetical Pedagogy of Revolt Gramsi Vygotsky and the Egyptian Revolution (Studies in critical Social Sciences).
6. Abhay Kumar Dubey (2013), Samaj Vigyan Vishwakosh (Khand 1-6); New Delhi, Raj Kamal Prakashan.
7. Batra, Poonam (2010) Social Science Learning in School)Edt.); India Sage Publication.

اکائی 2۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد اور علمی معیارات

(Aims, Objectives and Academic Standards of Social Studies)

اکائی کے اجزا؛

2.1 تمہید(Intorduction)

2.2 مقاصد(Objectives)

2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض ومقاصد

(Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies)

2.3.1 تعارف(Introduction)

2.3.2 اغراض کے معنی(Meaning of Aims)

2.3.3 اغراض کی اہمیت(Importance of Aims)

2.3.4 مقاصد کے معنی(Meaning of Objectives)

2.3.5 مقاصد کی اہمیت(Importance of Objectives)

2.3.6 اغراض ومقاصد میں فرق(Difference between Aim and Objectives)

2.3.7 مقاصد کی قسمیں(Types of Objectives)

2.3.8 تعلیمی وتدریسی مقاصد کا موازنہ

(Comparision of Educational and Instructional Objectives)

2.3.9 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض ومقاصد

(Important Aims and Objectives of Social Studies Teaching)

2.4 بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی (Bloom's Taxonomy of Educational Objectives)

2.4.1 تمہید(Inroduction)

2.4.2 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Taxonomy of Educational objectives)

2.4.3 ذہنی علاقہ یا وقوفی علاقہ(Cognitive Domain)

2.4.4 جذباتی علاقہ(Affective Domain)

2.4.5 نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (Psychomotor Domain)

2.4.6 بلوم کے مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی(Revised Taxonomy of Bloom)

2.4.7 سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقے

(Instructional Objectives of Teaching Social Studies)

2.4.8 تدریسی مقاصد کی تشکیل یا خصوصی مقاصد کو برتاؤ کے تناظر میں تحریر کرنا

2.4.9 سماجی علوم کے خصوصی مقاصد حاصل کرنے کے عمل میں تحریر کرنا

2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور طلبا کی اکتسابی نتائج

(Academic Standards and Learning Outcomes of Teachuing Social Studies)

2.5.1 تمہید(Introduction)

2.5.2 سماجی مطالعہ کے عملی معیارات کے مختلف پہلو

2.5.3 سماجی مطالعہ کے علمی معیار اور طلبا کی کارکردگیاں

2.5.4 سماجی مطالعہ کے علمی معیارات(Academic Standards of Social Studies)

2.6 قومی تعلیمی پالیسی 1986 ءاور قومی تعلیمی خاکہ 2005ءکی اہم سفارشات

(Recommendations of NPE-1986 and NCF-2005)

2.7 سماجی مطالعہ کی تدریس کی اہم اقدار(Values of Teaching Social Studies)

2.7.1 تمہید(Introduction)

2.7.2 سماجی مطالعہ کے اہم اقدار(Important Values of Social Studies)

2.8 یادرکھنے کے نکات(Points to Remember)

2.9 فرہنگ(Glossary)

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

2.1 تمہید (Introduction)

سماجی علوم ہماری سماجی زندگی کے لیے ایک اہم راستہ فراہم کرتا ہے، اسی سے ہم معاشرے کی قدروں جن میں آزادی کے حقوق، یقین، آپسی سمجھ اور آپسی محبت، بھائی چارگی اور معاشرے میں موجود تمام لوگوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ سماجی علوم کی تدریس کا اہم مقصد طلبا و طالبات کے اندر سماجی اقدار اور معاشی مقاصد کے ساتھ ساتھ اخلاق وکردار و عادات اور توانائی کو فروغ دینا شامل رہتا ہے اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ طلبا و طالبات سماجی علوم کی اقدار کے ساتھ ساتھ آزادانہ سوچ قائم کریں اور اپنی انفرادی صلاحیتوں اور سماجی ریتی رواجوں کو بھی قائم رکھتے ہوئے معاشرتی ترقی کی طرف گامزن رہیں۔ سماجی علوم کے اہم مقاصد میں طلبا و طالبات کے اندر معاشرے کی حالات اور مختلف وسائل کے لیے تنقیدی سوچ قائم کرنا اس پر عمل درآمد کرنا اور معاشرے کے مختلف حالات پر اپنی رائے فراہم کرنا شامل ہے۔ سماجی علوم کی تدریس کا مقصد طلبا کے اندر معاشرتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے نئے نئے زاویات پیش کرنے، نئی تخلیق چیزیں کرنے اور معاشرے کی زندگی کو پر لطف انداز میں بسر کرنے کے لیے ماحول قائم کرنے کی لیاقتیں پیدا کرتا ہے۔ سماجی علوم کی اس دوسری اکائی میں ہم سماجی علوم کے مختلف تدریسی مقاصد اور ان کو حاصل کرنے کے اقدامات پر بحث کریں گے اور درجہ میں ان مقاصد کے حصول کے لیے مختلف نظریات اور طریقہ کار کو بھی سمجھیں گے جن میں سماجی علوم کے ذہنی مقاصد، جذباتی مقاصد اور مختلف مہارتوں کو فروغ دینا شامل ہے۔

2.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض و مقاصد بیان کر سکیں گے۔
- ☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی و تدریسی مقاصد کے درمیان فرق کو واضح کر سکیں گے۔
- ☆ سماجی مطالعہ میں بلوم کی پیش کردہ مقاصد کی درجہ بندی کو سمجھ سکیں گے۔
- ☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیار کو واضح کر سکیں گے۔
- ☆ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اور قومی تعلیمی خاکہ 2005ء کی اہم سفارشات کو واضح کر سکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کی اہم قدروں کو بیان کر سکیں گے۔

2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض و مقاصد

(Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies)

2.3.1 تعارف (Introduction)

کوئی بھی سماج یا قوم اپنے ہدف تعلیم سے پورا کرتی ہے اور تعلیم اس ہدف کو مقاصد میں تبدیل کر مضامین میں تلاش کرتی ہے تعلیم کا ہر مقصد حاصل کرنے کے اقدام اغراض سے آراستہ ہوتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں انہیں اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اساتذہ

مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔کسی بھی شخص کے لئے اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے اور یہ شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے اپنے مقاصد واضح نہ ہوں۔

2.3.2 اغراض کے معنی (Meaning of Aims)

طلباء وطالبات کی ترقی ونشوونما ہی کسی سماج یا قوم کی ترقی ہے اور اس مقصد کو تعلیم پورا کرتی ہے، تعلیم میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل کو پورا کرتا ہے۔اس لحاظ سے سماجی مطالعہ کا درس وتدریس بھی کسی نہ کسی مقصد کے تحت فراہم کیا جاتا ہے اور ایک معلم کے لئے ان مقاصد کا واضح ہونا لازمی ہے۔تعلیم کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ طلباء کی ذہنی، جسمانی و جذباتی نشوونماء اور ترقی کرتے ہیں۔درس وتدریس کے دوران ہر نوعیت کے مقاصد کو حاصل کرنا معلم کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے چونکہ زیادہ تر مقاصد کا تعلق درجہ میں درسی وتدریسی عمل سے ہوتا ہے اور بعض اسکول کی باہری زندگی سے وابستہ ہوتے ہیں اور یہ مقاصد ہی ہیں جو ہمیں تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔

2.3.3 اغراض کی اہمیت (Importance of Aims)

ہم سب اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ موجودہ دور میں تمام بنی نوع کے لئے سائنس اور ٹکنالوجی کی معلومات بہت اہم اور ضروری ہیں۔سماجی مطالعہ کی معلومات، علم وفہم اور استعمال واطلاق ہماری موجودہ زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتی ہیں اس لئے سماجی مطالعہ کی تدریس کے لئے ضروری اقدار، روایات ورجحانات اور مہارتوں کو اس انداز میں مرتب کرنا چاہیے کہ اسے بہ آسانی حاصل کیا جاسکے۔ چنانچہ سماجی مطالعہ کے معلم کے لئے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ وہ طلبا میں کن تصورات، خصوصیات اور مہارتوں کی نشوونما کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کون سے اصول، حقائق، اقدار وروایات ورجحانات اور سماجی اصولوں کو فروغ دینا چاہتا ہے۔

اگر معلم کے ذہن میں مقاصد پہلے سے ہی موجود ہوں گے تو وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مناسب لائحہ عمل تیار کرے گا ورنہ بغیر مقاصد کے اس کا عمل رائیگاں جائے گا جس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے۔اس لیے سماجی مطالعہ کے معلم کے لیے سماجی مطالعہ کی تدریس کو جاننا اور طلبا میں سماجی مطالعہ کی قدروں، نظریوں اور رجحانات کا پیدا کرنا ضروری ہے۔

2.3.4 مقاصد کے معنی (Meaning of Objectives)

تمام تعلیمی خاکہ اور نصاب ان مقاصد پر مشتمل ہوتے ہیں جن سے طلبا کی مکمل نشوونما اور ترقی ہوسکے۔معلم کسی ایک حد تک ہی مقاصد کو حاصل کرسکتا ہے بیک وقت سارے مقاصد کو حاصل کرنا اس کے لئے ممکن نہیں کیونکہ کسی بھی تعلیمی پروگرام میں صرف اسکول میں حاصل تجربات ہی نہیں بلکہ معاشرے اور دیگر جگہ کے تجربات بھی شامل رہتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد ہم مختلف ادوار وحصوں میں تقسیم کرکے حاصل کرتے ہیں۔اسکول میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدامات ہوتے ہیں اور اغراض حاصل کرنے کا ہر اقدام مقصد کہلاتا ہے۔اغراض کا گہرا تعلق ان قدروں سے ہوتا ہے جو ہم کسی مضمون کی تدریس کے ذریعہ طلبا میں پیدا

کرنا چاہتے ہیں۔اوراغراض دراصل وہی اقدار ہوتے ہیں جو ہم مقاصد حاصل کرنے کے لیےاقدام کرتے ہیں۔

2.3.5 مقاصد کی اہمیت (Importance of Objectives)

- ☆ اغراض کے ذریعہ معلم اپنے مقاصد کی تعریف یا وضاحت کر کے نصابی عمل میں شامل کر اس کو حاصل کر سکتا ہے۔
- ☆ اغراض معلم کو ایک راستہ فراہم کرتے ہیں جس کی بدولت وہ اپنی تدریسی سرگرمی کے لیے اکتسابی تجربات کی منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔
- ☆ اغراض کے زریعہ معلم اپنی تعلیمی حکمت عملی کو مناسب مواد سے طے کر کے کامیابی کی طرف مائل ہوسکتا ہے۔
- ☆ اغراض کی مدد سے معلم کو وہ ذریعہ مل جاتا ہے جس سے طلبا کے برتاؤ، روایات ور جحانات میں تبدیلی کی پیائش کی جاسکتی ہے۔

2.3.6 اغراض و مقاصد میں فرق (Difference between Aims and Objectives)

مقاصد	اغراض
مقاصد کو ایک مقرر وقت میں حاصل کیا جا تا ہے	اغراض کو حاصل کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے
مقاصد کسی بھی تعلیمی پروگرام میں میل کا پتھر یا سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔	اغراض ایک عام بیان ہوتا ہے جو کسی بھی تعلیمی پروگرام کی سمت کو واضح کرتا ہے۔
مقاصد اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ اس تدریس کے بعد کیا حاصل کیا جائے گا۔	اغراض اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کیوں پڑھایا جارہا ہے۔
مقاصد محدود اور واضح ہوتے ہیں۔	اغراض وسیع اور غیر واضح نوعیت کے ہوتے ہیں
مقاصد کو حاصل کرنا معلم اور اسکول کی ذمہ داری ہوتی ہے۔	اغراض کو حاصل کرنا اسکول، قوم وسماج کے ذمے ہوتا ہے۔

2.3.7 مقاصد کی قسمیں (Types of objectives)

مقاصد کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

(i) تعلیمی مقاصد (Educational Objectives)

(ii) تدریسی مقاصد (Instructional Objectives)

1۔ تعلیمی مقاصد Educational Objectives

تعلیمی مقاصد سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو تدریس اور اکتساب کے ذریعہ طلبا کے کردار و عادات میں لائی جاتی ہیں اور خصوصی تعلیمی مقاصد سے مشاہدہ کے ذریعہ طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش بھی ان سے کی جاسکتی ہے۔ تعلیمی اغراض کا تعلق نظام تعلیم سے ہوتا ہے جو کہ معاشرے اور قوم وملت کی مقصود ترقی کی بنیاد پر قائم کئے جاتے ہیں اور ان کا حصول معلم اور طلبا کے درمیان ہونے والے اکتسابی تجربات کے عمل پر ہی مبنی

ہوتا ہے۔ایک مکمل تعلیمی نظام کا مقصد طلبا میں ہونے والی ہرطرح کی نشو ونما اور ترقی کے فروغ سے رشتہ قائم کرنا ہوتا ہے۔تعلیمی اغراض کو صرف درجہ اور اسکول کی چہار دیواری میں ہی حاصل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ معاشرے اور دیگر اداروں کے تجربات اور اقدار بھی اس میں شمولیت رکھتے ہیں۔تعلیمی اغراض اس سماج کی اقدار، روایات، فلسفہ اور ثقافتی مزاج کے ساتھ ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی بنیادوں پر بھی مبنی ہوتے ہیں جو کہ ہم مختلف مضامین کی تدریس کو نصاب تعلیم میں شامل کرا کتسابی عمل سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2۔ تدریسی مقاصد Instructional Objectives

کمرہ جماعت میں تدریسی مراحل کے ذریعہ ہم طلبا و طالبات کے اندر مطلوبہ کرداری تبدیلیوں کو حاصل کرنے کے لئے جو عمل کرتے ہیں جس میں مواد کے ساتھ ساتھ تدریسی طریقہ، حکمت عملیاں، اساتذہ کے تجربات، درسی و تدریسی مراحل، تدریسی اشیا اور تدریسی عملی تجربات وغیرہ کی بھی شمولیت رہتی ہے اور جس میں آپسی تبادلۂ خیال اور ہدایتوں سے طلبا کے داخلی کردار و عادات (Entering Behaviour) کو خارجی (Terminal Behaviour) مقصود کرداری عمل میں تبدیل کیا جاتا ہے، کو ہی تدریسی اغراض کا حصول کہتے ہیں۔تدریسی اغراض ہی دراصل تعلیمی اغراض کا حصول ہیں جو کہ درجہ میں درس و تدریس کے عمل سے فوری طور پر طلبا میں مقصود تبدیلیاں رونما کرتے ہیں۔تدریسی مقاصد کی ترتیب اور منصوبہ بندی معلم کی لیاقتوں پر مبنی ہیں جو کہ کمرہ جماعت میں مقررہ وقت میں حاصل کی جاتی ہیں۔

2.3.8 تعلیمی و تدریسی مقاصد کا موازنہ (Comparision of Educational and Instructional Objectives)

تعلیمی مقاصد	تدریسی مقاصد
تعلیمی مقاصد مقصود ہوتے ہیں اوران کا تعلق نظام تعلیم اور مدارس سے ہوتا ہے۔	تدریسی مقاصد مختصر اور واضح ہوتے ہیں اوران کا تعلق درجہ کے تدریسی عمل سے ہوتا ہے۔
تعلیمی مقاصد کی بنیاد تعلیمی فلسفہ ہوتی ہے۔	تدریسی مقاصد کی بنیاد نفسیات کے اصولوں پر ہوتی ہے۔
تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک لمبا وقفہ درکار ہوتا ہے۔	تدریسی مقاصد جماعت کی تدریس کے بعد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
تعلیمی مقاصد تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں۔	تدریسی مقاصد مضمون کا احاطہ کرتے ہوئے اس کے اردگرد گھومتے ہیں۔
تعلیمی مقاصد میں تدریسی اغراض بھی شامل رہتے ہیں۔	تدریسی مقاصد ایک طرح سے تعلیمی مقاصد کا ہی جز ہوتے ہیں۔
تعلیمی مقاصد کا دائرہ وسیع ہوتا ہے، جیسے شخصیت کی نشو ونما تعلیمی مقاصد ہیں۔	تدریسی مقاصد میں معلومات، مہارتیں، اطلاق اور طلبا کی دلچسپی پر مبنی عمل شامل رہتے ہیں۔

2.3.9 سماجی علوم کی تدریس کے اہم اغراض و مقاصد

(Importance Aim and Objectives of Social Science Teaching)

1۔ سماج میں رہنے والے لوگوں کا مطالعہ ہے۔عوام ہی سماجی علوم کا دائرہ کار اور علاقہ ہیں جس میں مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ دور دراز کے

لوگ بھی شامل رہتے ہیں۔سماجی علوم سماج سے وابستہ ہوئے لوگوں کے سماجی، سیاسی معاشی اور علاقائیت کے اعتبار سے سماج کے تمام متعلقین کا مطالعہ کرتا ہے اور سماج کی فلاح وترقی کی طرف لوگوں کو مائل کرتا ہے اس لئے اس کے کچھ اہم مقاصد قومی درسیاتی خاکہ 2005ء کے مطابق کچھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنے علاقے کی زمینی سطح پر رہنے والے عام لوگوں کی جانکاری اور سمجھ فراہم کرنا تاکہ طلبا و طالبات معاشرے سے ہم آہنگ ہو سکیں۔

2۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنے علاقائی، صوبائی، ملکی و بیرونی ملکوں کی معلومات فراہم کرنا اور ان سے ربط سکھانا۔

3۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے، ملک کے ماضی کی معلومات فراہم کرنا جس سے وہ دنیا کے مختلف خطہ میں ہوئی ترقی سے موازنہ کر سکیں۔

4۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے ملک کے سماجی، سیاسی، معاشی حالات کے حرکیاتی ماحول سے روشناس کروانا تاکہ وہ ان عوامل کو سمجھ سکیں۔

اوپر بیان کیے گئے سماجی علوم کی تدریس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ثانوی جماعتوں میں سماجی علوم کے عنوانات کو تاریخ، جغرافیہ، سیاسی علوم اور معاشیات سے اخذ کرنا چاہئے اور طلبا و طالبات کو ساتھ ہی ساتھ موجود دیگر مسائل، روایتوں، قدروں، جیسے خواندگی اور ناخواندگی کی شرح (Literacy and Illiteracy rate) بچہ کی مزدوری (Child Labour) کے ساتھ ساتھ سماج کے مختلف فرقہ، ذات پات، جنسی شرح اور ملک کے اصل حالات سے بھی روشناس کرایا جانا چاہئے جس میں عام طور پر شامل ہوں گے۔

1۔ معاشرے میں انسانی رشتوں، رابطوں، قاعدے وقوانین کا تجرباتی ونظریاتی مطالعہ جو کہ ہم تاریخ، جغرافیہ، اور سماجیات کے مطالعہ سے سمجھ سکتے ہیں۔طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے ان مضامین کے اہم نکات کا تجزیہ، تشریحات، خصوصیات اور تصورات کو واضح کر کے مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

2۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنی بنیادی ضرورتوں جیسے روٹی کپڑا اور مکان کو پورا کرنے کے لیے ماجودہ وسائل کی جانکاری فراہم کرنا۔

3۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے غریبی، ناخواندگی، مذہب، فرقہ زبان اور کلچر وثقافت کو واضح کرنا۔

4۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے سماج کے مختلف اداروں جس میں خاندان، اسکول، برادری، ریاست، قومی وصوبائی حکومت کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ جیسے اداروں کی ساخت اور کردار کو واضح کرنا۔

5۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے جمہوریت، اشتراکیت (Socialism) انسانیت یالادینیت (Securalism) اور امن پسندی کی تعلیم فراہم کرنا۔

6۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعے حب الوطنی ملکی و بین الاقوامی سطح پر آپسی تعاون اور بھائی چارگی کے ساتھ ساتھ اخلاقی و کرداری اقدار کو فروغ دینا۔

7۔ طلبا وطالبات کے اندر سماجی علوم کے ذریعے کسی بھی سماج سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

8۔ طلبا وطالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنے سماج میں موجود خرابیوں کو دور کرنے اور دوسرے سماج کی اچھی چیزوں کو اپنانے کی ترغیب دینا۔

9۔ طلبا وطالبات کے اندر سماجی علوم کے ذریعے اپنے خالی وقت کو معاشرے کی فلاح کے لئے استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

10۔ طلبا وطالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنے مذہب، فرقہ، کلچر وثقافت، علاقے وغیرہ کے لئے ہمدردی، غم خواری، آپسی تعاون، بھائی چارگی، برداشت، پیار ومحبت اور یقین پیدا کرنا۔

11۔ طلبا وطالبات کے اندر سماجی علوم کے ذریعے مختلف سیاسی، سماجی، معاشرتی وتاریخی تحقیقات کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

12۔ طلبا وطالبات کے اندر سماجی علوم کے ذریعے مختلف قسم کے نقشہ جات، چارٹ، جدول، تصاویر، تاریخی ورثہ کو واضح کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

13۔ طلبا وطالبات کو سماجی علوم کے ذریعے مختلف تاریخی کتابیں، سکے، خطوط، اخبارات، شاہی فرمان، میوزیم اور دیگر وسائل کو سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

اوپر بیان کیے گئے تمام مقاصد صرف اور صرف سماجی علوم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سماجی علوم کے مختلف مضامین مختلف نوعیت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں اور انہیں مضامین کی درس وتدریس سے اساتذہ معاشرے میں فلاح و بہبود قائم کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ سماجی مطالعہ کے اغراض ومقاصد بیان کریں۔

2.4 بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی (Bloom's Taxonomy of Educational Objectives)

2.4.1 تمہید (Introduction)

تعلیم تجربات کا مجموعہ ہے اور کسی بھی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اکتسابی تجربات کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ تعلیم کے ذریعہ حاصل ہونے والے مقاصد کو تعلیمی مقاصد کہتے ہیں جو کہ تدریسی عمل کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں۔ تدریسی عمل کے ذریعہ طلبا کے برتاؤ کردار وعادات میں جو مقصود تبدیلیاں لائی جاتی ہیں انہیں تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

ایک عرصہ تک تدریسی مقاصد کا تعلق صرف مواد مضمون تک ہی محدود تھا۔ سن 1948 میں تدریسی مقاصد اوران کی درجہ بندی پر سوچنے کا کام شروع ہوا۔ سن 1956 میں بی ایس بلوم اوران کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویزیں پیش کیں اور تعلیم سے متعلق تین علاقوں کو بیان کیا۔ یہ تینوں علاقے کسی فرد کے کردار وعادات میں مقصود بدلاؤ کے اعتبار سے پیش کئے گئے جیسے

1۔ وقوفی علاقہ (Cognitive Domain) : جس کا تعلق ذہن سے ہے۔

2۔ جذباتی علاقہ (Affective Domain): جس کا تعلق انسانی جذبات سے ہے۔

3۔ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (Psychomotor Domain): جس کا تعلق عملی کاموں سے ہے۔

تعلیمی مقاصد کی اسی درجہ بندی کو جو بلوم اوران کے ساتھیوں نے پیش کیا ''بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کہا جاتا ہے۔اس میں تعلیمی مقاصد کے تینوں علاقوں کو اکتسابی عمل کے ذریعہ طلبا میں پیدا ہونے والی عادات کی تبدیلیوں کی تصریحات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔اس درجہ بندی میں ہر علاقے کی مشکل پسندی کے اعتبار سے ذیلی مقاصد کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتی ہیں جس کے زریعے معلم طلبا کے اکتسابی عمل کا مشاہدہ کریں گے اور اس علاقے کو درجہ بندی کے اعتبار سے ہی مقاصد کے عمل کو درسی وتدریسی مراحل اور تکنیکوں و حکمت عملیوں سے مقصود عمل تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔یہ درجہ بندی اساتذہ کے لئے مقصود عمل حاصل کرنے کا ایک راستہ فراہم کرتی ہیں۔جیسے وقوفی علاقہ میں اساتذہ طلبا و طالبات کے ذہنی عمل،یادداشت،اطلاق عمل اور علم کو بیان کرنے کے انداز کو فروغ دیں گے۔اسی طرح جزباتی علاقہ کا تعلق طلبا کی دلچسپیوں،قدروں وصلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ میں ہم طلبا کی مشق اور جسمانی اعضا کے کام کرنے کے طریقہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

2.4.2 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Taxonomy of Educational Objectives)

وقوفی علاقہ Cognitive Domain	جذباتی علاقہ Affective Domain	نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ Psychomotor Domain
1۔معلومات(Knowledge	1۔قبول کرنا(Receiving)	1۔نقل کرنا(Imitation)
2۔تفہیم(Comprehension)	2۔ردعمل(Responding)	2۔حل کرنے کی حکمت (Manipulation)
3۔اطلاق(Application)	3۔افادیت (Valuing)	3۔درستگی کا ساتھ (Precision)
4۔تجزیہ (Analysis)	4۔متصوری(Conceptualization)	4۔ ادائیگی(Articulation)
5۔ترکیب (Synthesis)	5۔تنظیم (Organization)	5۔ہم آہنگی(Coordination)
6۔تعین قدر(Evaluation)	6۔کردارسازی (charecterization)	6۔عادات کی تشکیل (HabitFormation)

2.4.3 ذہنی علاقہ یاوقوفی علاقہ(Cognitive Domain)

بنجامن ایس بلوم نے 1956 میں اپنے مقاصد کی درجہ بندی کا پہلا علاقہ پیش کیا جس کا نام ذہنی علاقہ یاوقوفی علاقہ تھا۔اس میں انہوں نے

مزید چھ ذہن سے تعلق رکھتے ہوئے علاقوں کی درجہ بندی پیش کی جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہیں۔وقوفی علاقہ میں طلبا وطالبات کی ذہنی اورشعوری صلاحیتوں کی نشونما اور شناخت سے ہے۔ یہاں پر ہم طلبا کو مشکل پسندی اور ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں جس میں طلبا کی ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے تعلیمی وتدریسی مقاصد کو اخذ کیا جاتا ہے جس میں طلبا کے علم اور شعور کی باتیں تدریسی مضامین کے مواد سے پہچان کر درجہ میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ذہنی یا وقوفی علاقہ میں مزید چھ پیشین گوئی کی شناخت کے لئے درج ذیل عناصر شامل کئے گئے ہیں جیسے

1۔ معلومات (Knowledge) : معلومات سے مراد پہلے حاصل کئے گئے علم اور اس کو یاد رکھنے اور بوقت ضرورت اس کو دوبارہ پیش کرنے سے لیا جاتا ہے یعنی یہ طلبا کی یادداشت پر مبنی ہے۔وقوفی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح ہے جس سے اکتسابی تجربات کی شروعات ہوتی ہے۔یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ سبق کو یاد رکھ سکے گا۔

☆ سبق کا اعادہ کر سکے گا۔

☆ علم کی دوبارہ شناخت کر سکے گا۔

☆ ذہنی مہارتوں کو فروغ دے سکے گا۔

2۔ تفہیم (Comprehension): یہ وقوفی علاقہ کا دوسرا مرحلہ ہے جس کا تعلق طلبا کے مواد کے معنی اور مفہوم کی تفہیم یا سمجھ کی صلاحیت پیدا کرنے سے ہے جیسے طالب علم تصورات،حقائق ،اصولوں وغیرہ کی ظاہری خصوصیات کو فروغ دے سکے گا۔یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائے گا کہ

☆ مثالوں سے وضاحت کر سکے گا۔

☆ وجوہات بیان کر سکے گا۔

☆ درجہ بندی کر سکے گا۔

☆ اندازہ لگا سکے گا۔

☆ تشریح کر سکے گا۔

3۔ اطلاق (Application): اطلاق کے معنی ہیں کہ طالب علم اپنے مضمون سے تعلق رکھتے ہوئے علم کی معلومات اور تفہیم کے بعد اس کو اپنی زندگی سے تعلق رکھنے والی کارکردگیوں میں استعمال کر سکے۔ یہاں پر اکتسابی عمل کی سطح تفہیم کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائے گا کہ

☆ وہ سیکھے ہوئے علم کا مظاہرہ کر سکے گا۔

☆ مشاہداتی حقائق کے ذریعہ نتیجہ اخذ کر سکے گا۔

☆ عمل اور ردعمل کے باہمی تعلقات کے زریعہ واقفیت حاصل کر سکے گا۔

☆ پیش گوئی کر سکے گا۔

4۔ تجزیہ (Analysis): تجزیہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ مواد کے اجزا کو بامعنی اکائیوں میں تقسیم کرنا تاکہ مواد کی ساخت کا منظّم مطالعہ کیا جاسکے اور تصورات کو واضح طور پر سمجھایا جاسکے۔ یہاں پر ہم طلبا طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوجائے گا کہ

☆ سبق میں موجود عناصر کا تجزیہ کرسکے گا۔

☆ سبق میں موجود عناصر کا باہمی طور پر تعلق قائم کرسکے گا۔

☆ نئے اصول قائم کرسکے گا۔

☆ مواد کے حقائق میں فرق اور موازنہ کرسکے گا۔

5۔ ترکیب (Synthesis): ترکیب سے مراد اس صلاحیت سے ہے جس میں طلبا مواد کو بہت چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرکے مواد کو منظّم کرتے ہیں۔ وجوہات دریافت کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی اکائیوں کی وجہ سے وہ مواد کی وضاحت اچھی طرح سے کرسکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوسکتے ہیں کہ

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کی ترتیب کے ساتھ منفرد طور پر ترسیل قائم کرسکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کو ملا کر نئے منصوبے قائم و تیار کرسکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کے آپسی مادی اور غیر مادی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کرسکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کے نظریات و تجربات کے دلائل پر مبنی اصول مقرر کرسکتے ہیں۔

6۔ تعین قدر (Evaluation): تعین قدر سے طلبا اس قابل ہوجاتے ہیں کہ وہ کسی مضمون کے مواد کی اقداری پیمائش کرسکتے ہیں، وقوفی علاقہ میں یہ سب سے اعلیٰ سطح ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل۔ یہاں پر طلبا اس قابل ہوجاتے ہیں کہ وہ مواد کے تعلق سے اندازہ لگا سکتے ہیں، پیمائش کرسکتے ہیں تنقید کرسکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوجائے گا کہ مواد کا داخلی اور خارجی فیصلہ کرسکے گا۔

☆ سبق کو پیش کرنے کے طریقہ اور مراحل وغیرہ کے داخلی عمل کی پیمائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ لے سکے گا۔

☆ سبق کے مختلف مراحل کے خارجی عمل کی پیمائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ لے سکے گا۔

2.4.4 جذباتی علاقہ (Affective Domain)

بلوم کی درجہ بندی میں یہ دوسرا علاقہ ہے جسے 1964 میں بلوم، کراتھوال اور ماریا نے پیش کیا تھا جس کا مقصد طلبا کے جذباتی علاقہ کو سمجھ کر واضح کرنا تھا۔ جذباتی علاقہ طلبا کے احساسات و جذبات پر مبنی ہوتا ہے اور ان کے تمام شعبوں کو فروغ فراہم کرتا ہے۔ اس میں طلبا کی دلچسپی، روایات ور جحانات، سماجی و نجی اقدار، پسند و ناپسند، عقیدے شامل رہتے ہیں جن سے ایک شخص متاثر ہوتا ہے اور کچھ حد تک اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ان عناصر کے عکس کا مجسمہ پیش کرتی ہے اور یہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علاقے کے ذریعہ جذبات و احساسات سے تعلق رکھنے والی صلاحیتوں کی نشوونما کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی درجہ بندی درج ذیل ہے:

1۔ قبول کرنا (Receiving) : کوئی بھی شخص کسی نئی معلومات کو حاصل کرنے کے لئے تبھی تیار ہوگا جب اس کی اقدار، دلچسپی، جذبات اور

احساسات تائید کریں گے ورنہ تدریسی عمل رائیگاں چلا جائے گا۔ کسی بھی شخص کی نئی معلومات حاصل کرنے کی کوشش اس کی قبول کرنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں ۔ اس صلاحیت کے افعال ہیں ۔1۔ سماعت کرنا۔2۔ قبول کرنا۔3۔ ترجیح دینا۔ 4 چننا۔5۔ توجہ مرکوز کرنا۔6 حاصل کرنا۔

2 ۔ ردعمل (Responding): یہ عمل کسی شخص کے ردعمل یا جواب دینے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ صلاحیت طلبا کی پسند ناپسند اور اقداری عمل سے اوپر ہوتی ہے، کوئی بھی طالب علم تبھی جواب دے گا جب اس کی اقداری صلاحیتیں اور پسند اس میں شامل ہوں گی۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں 1۔ جواب دینا۔2۔ الفاظ کہنا۔3۔ سماعت کرنا۔4۔ فلاح کرنا۔5۔ مجسمہ بنانا۔6۔ تحریر کرنا۔

3۔ افادیت (Valuing): جذباتی علاقہ کی تیسری سطح ہے جو ہمیں کسی شخص کی خاص قدروں اور اصولوں کو اپنانے اور استعمال کرنے کی افادیت کو بتاتا ہے۔ افادیت کی صلاحیت کے افعال ہیں ۔1۔ متاثر کرنا۔2۔ شامل کرنا۔3۔ اشارہ کرنا۔4۔ طے کرنا۔5۔ شامل ہونا۔6 قبول کرنا وغیرہ۔

4۔ متصوری کرنا (Conceptualization): جذباتی علاقہ میں طلبا وطالبات کے اندر موجود انداز فکر کو یہ سطح واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں کوئی شخص کسی مسئلہ کے حل کی مصوری اپنی دلچسپی، اقدار اور پسند و ناپسند کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کرتا ہے۔ اس علاقہ کے افعال ہیں ۔1۔ فرق بتانا۔2۔ رابطہ قائم کرنا۔3۔ مظاہرہ کرنا۔4۔ اشارہ کرنا۔5۔ موازنہ کرنا وغیرہ۔

5۔ تنظیم (Organization): جذباتی علاقہ کی یہ صلاحیت کسی شخص میں کچھ خاص اقدار کو بننے اور ان کے فروغ سے متعلق ہے۔ اس صلاحیت کے افعال یہ ہیں ۔1۔ منظّم کرنا۔2۔ رشتہ کی توضیح کرنا۔3۔ چننا۔4۔ معین کرنا۔5۔ اندازہ قائم کرنا، منصوبہ بندی کرنا وغیرہ۔

6۔ کردار سازی (Characterization): یہ جذباتی سطح کے مقاصد کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ اس سطح تک آتے آتے ایک شخص اپنے اقدار، روایات اور رجحانوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی پسند اور ناپسند سے بہت اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے اور اس کے تمام کام انہیں صلاحیتوں سے فروغ پاتے ہیں اور اس کی شخصیت انہیں عناصر سے پہچانی جاتی ہے۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں ۔1۔ دوبارہ غور کرنا۔2۔ بدلنا۔3۔ حاصل کرنا۔4۔ مظاہرہ کرنا۔5۔ پہچان لینا۔6۔ فلاح کرنا وغیرہ۔

2.4.5 نفسی حرکی علاقہ (Psychomotor Domain)

لفظ 'سائیکوموٹر' کا مطلب نفسیاتی اور حرکی سرگرمیوں سے ہے جس کا سیدھا تعلق عملی کاموں اور انسان کی حسی وحرکی عملیات سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جسمانی اعضا کو بار بار حرکتی مشق فراہم کر عادات قائم کرنا جیسے ٹائپنگ، ڈرائنگ، پینٹنگ وغیرہ۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کو کرنے کے لئے نفسیاتی طور پر تیار ہے تو وہ ذہنی طور پر بھی تیار ہوگا اور یہ کام بخوبی انجام پزیر ہو جائے گا۔ اس علاقہ کی درجہ بندی اور پیشکش 1966 میں سمپسن Simpson اور Massia نے کی۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کر رہے ہیں۔

1۔ نقل کرنا (Immitation): نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ کی اس سطح پر طلبا کے اندر نقل اور بار بار دہرانے کی مشق کروائی جاتی ہے جس سے

ان کی عادات قائم ہوسکیں اور وہ اس مخصوص عمل میں مہارت حاصل کرسکیں۔

2۔ حل کرنے کی حکمت (Manipulation): اس سطح پر طالب علم دو چیزوں کے آپسی تعلقات کو سمجھتا ہے اور ان میں کس طرح جوڑ توڑ کرکے بدلاؤ لائے جا سکتے ہیں۔ یہاں پر طلبا مشاہدات کے ذریعہ اور اس میں اپنی عقل کا استعمال کرکچھ بدلاؤ کرتے ہیں اس طرح وہ آپسی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں۔

3۔ درستگی (Precision): اوپر کی دونوں سطحات کو حاصل کرنے یعنی بار بار مشق کرنے اور اس عادت میں مشاہدہ اور جوڑ توڑ کو شامل کرکے ایک وقت ایسا آتا ہے جب طالب علم اس کام میں درستگی حاصل کرلیتا ہے اور اس کام میں مہارت حاصل کرلیتا ہے۔ یہی اس سطح کا مقصد ہے۔

4۔ ادائیگی (Articulation): اس سطح پر طالب علم اپنے سیکھے ہوئے علم میں کچھ نہ کچھ نئے زاویات کبھی نئے سلسلے قائم کرکے یا پھر کسی دوسرے کام سے رشتہ کی توضیح کرکے اس کام میں نئے طریقہ کی صلاحیت پیدا کرلیتا ہے اور اسی صلاحیت کی مخصوص وجہ سے مشہور ہوجاتا ہے۔

5۔ ہم آہنگی (Coordination): اس سطح پر طالب علم کسی کام کے تمام عناصر کو بہت اچھے طریقہ سے سمجھ کر ان تمام عناصر کو ہم آہنگ کرتا ہے اور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جن عناصر میں بدلاؤ درکار ہیں

6۔ عادات کی پختگی (Habit Formation or Naturalization): یہ نفسیاتی علاقہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ یہاں تک آتے آتے طالب علم بہت آرام محسوس کرتا ہے اور کسی مخصوص کام میں مہارت حاصل کرلیتا ہے اور اس مخصوص کام کو بہت آسانی سے انجام دینے لگتا ہے اور اسے کسی دشواری یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اب طالب علم اس کام کا ماہر ہو چکا ہے۔

جب طالب علم کوئی نئی چیز سیکھتا ہے تو یہ آموزش کسی ایک علاقہ میں مہارت حاصل کرنے سے نہیں ہوتی۔ آپ نے دیکھا کہ زیادہ تر مقاصد کا آپس میں کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اور تینوں ہی علاقے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اہم ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ایک نقشہ کے ذریعے کوئی تجربہ حاصل کررہا ہے تو اس کو تینوں ہی علاقوں میں مہارت کی ضرورت پڑے گی۔ یعنی وقوفی علاقہ سے وہ علم حاصل کرے گا، جذباتی علاقہ سے وہ اس عمل میں تجسس اور دلچسپی قائم کرے گا اور نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ سے اس نقشہ کو صحیح طریقہ سے تکمیل دینے کے لیے انگلیوں اور دست کا استعمال کرے گا۔ ان سبھی وجوہات کی بنیاد پر بلوم کی درجہ بندی میں یہ تینوں علاقہ شامل کئے گئے ہیں تاکہ ایک طالب علم کسی مواد کی تمام نوعیت کے مقاصد میں مہارت حاصل کرسکے اور یہ کام ایک ماہر معلم کی نگرانی اور سرپرستی میں بلوم کی درجہ بندی کو ذہن میں رکھ کر بہ خوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔

2.4.6 بلوم کے مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی (Revised Taxonomy of Bloom)

سن 2001 میں انڈرسن (Anderson) کروتھوال (Krathwohl) اور کروئنک شینک (Cruikshank) نے بلوم کے تعلیمی مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی کی اور اس کا نام بدل کر ''درس وسیکھنے اور پیمائش کی درجہ بندی'' " A Taxonomy for Learning, Teaching and Assessing" رکھا اور بلوم کی درجہ بندی کا دوبارہ جائزہ لیا گیا اور صرف وقوفی علاقہ کے ذیلی مقاصد کی درجہ بندی میں تبدیلی کی گئی۔ چونکہ تجزیہ (Analysis) اور ترکیب (Synthesis) آپس میں بہت مشابہت رکھتے تھے ان میں سے ترکیب (Synthesis) کو ہٹا کر تعین قدر

(Evaluation) کے بعد تخلیق (Creation) کو جوڑ دیا اور یہ جواز پیش کیا کہ جب بچہ اس قابل ہو جائے کہ وہ کسی چیز یا مادہ کا تعین قدر کر سکے تو اس کو اس قابل بھی ہونا چاہئے کہ وہ کچھ نئے زاویوں اور نظریات کی تخلیق بھی کر سکے تب ہی سیکھنے کا عمل مکمل ہو گا۔ درج ذیل تبدیلی کے ساتھ بلوم کی درجہ بندی دوبارہ سے منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

پرانی بلوم کی درجہ بندی	دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی
1۔معلومات(Knowledge)	1۔معلومات(Remembaring)
2۔تفہیم(Comprehension)	2۔تفہیم(Understanding)
3۔اطلاق(Application)	3۔اطلاق(Applying)
4۔تجزیہ (Analysis)	4۔تجزیہ (Analysing)
5۔ترکیب (Synthesis)	5۔تعین قدر (Evaluating)
6۔تعین قدر(Evaluation)	6۔تخلیق(Creating)

اس طرح بلوم کے مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی کی گئی جس کا نام بدل کر'درس وسیکھنے اور پیائش کی درجہ بندی'' " A Taxonomy for Learning, Teaching and Assessing" کر کے آخر میں تخلیق کو جوڑ دیا گیا کیونکہ طلبا کی تعلیم کا آخری عمل یا مرحلہ کسی نہ کسی طریقہ کی افادی تخلیق یا ایجاد پر ہی مبنی ہوتا ہے۔

2.4.7 سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقے

(Instructional Objectives of Teaching Social Studies)

تدریسی مقاصد سے مراد معلم کے ذریعہ ترتیب وار طریقہ سے کی گئی درس وتدریس کی منصوبہ بندی ہے جس میں مواد کو تدریسی عمل اور معلم کے بیانات سے آراستہ کیا جاتا ہے اور جو ان تمام تدریسی عناصر کا مجموعہ ہے جن کی مدد سے کمرہ جماعت میں تدریس کا عمل مکمل ہونے پر علم وتجربات حاصل کرنے کے عمل میں طلبا وطالبات میں قابل غور خارجی عمل کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔

کمرہ جماعت میں تدریس کے ذریعہ طلبا میں مطلوبہ داخلی کرداری عمل (Entering Behaviour) کو خارجی عمل (Terminal Behaviour) میں تبدیل کرنے کے عمل کو ہی تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

2.4.8 تدریسی مقاصد کی تشکیل یا خصوصی مقاصد کو برتاؤ کے تناظر میں تحریر کرنا؛

تدریسی مقاصد کو لکھنے کے لئے ہم اس پر عمل کر کے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقہ کو لکھتے ہیں تاکہ درس وتدریس کے عمل کے ختم ہونے پر معلم طلبا وطالبات میں آئی کرداری تبدیلیوں کی پیائش کر سکے۔ مثال کے طور پر ایک معلم جماعت چھ میں آلودگی اور اس کے اثرات کا درس فراہم کر رہا ہے۔ درجہ کا وقفہ ختم ہو جانے پر معلم یہ جاننے کے لئے کوشاں رہتا ہے کہ طلبا میں عنوان سے متعلق کرداری تبدیلیاں رونما ہوئی یا نہیں۔

طلبا سے جب پوچھا جاتا ہے کہ یہ مواد ان کی سمجھ میں آیا یا نہیں تو طلبا ہمیشہ 'ہاں' کہتے ہیں مگر طلبا کا یہ جواب اچھے معلم کو مطمئین کرنے کے لئے کافی نہیں۔اس لئے معلم طلبا سے پڑھائے گئے عنوان سے متعلق اعادہ کے سوالات کرتے ہیں اور طلبا کو اپنی کارکردگی عمل اور جملوں سے ثابت کرنے کو کہتے ہیں۔طلبا اپنی سمجھ کو ثابت کرنے کے لئے درج ذیل طریقہ سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

1۔ آلودگی کی وضاحت کرتے ہیں۔
2۔ آلودگی کی اکائی کو دوبارہ ذہن نشین کرتے ہیں۔
3۔ آلودگی کے تصور کو واضح کرتے ہیں۔
4۔ آلودگی کی ایجاد کرنے والے شخص کا نام بتاتے ہیں۔
5۔ آلودگی کے مختلف اثرات کو واضح کرتے ہیں۔
6۔ آلودگی کے تصور کو اپنی روزمرہ کی زندگی کی کارکردگیوں میں شامل کرنے کے طریقہ واضح کرتے ہیں۔

اوپر بیان کیے گئے چھ ادوار طلبا کی کارکردگی کو ظاہر کرتے ہیں،جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلبا کو عنوان سے متعلق علم حاصل ہو گیا ہے۔
تدریسی مقاصد کو لکھتے وقت بلوم کی درجہ بندی اساتذہ کے لئے بہت مفید اور موثر ثابت ہوتی ہے۔مواد مضمون میں سے طلبا کی مقصود نشوونما اور ترقی کے لحاظ سے مقاصد کا تعین بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کو سامنے رکھ کر مستقبل کی نوعیت میں تحریر کئے جاتے ہیں اور پھر انہیں تدریسی آلات، تدریسی طریقہ اور حکمت عملیوں سے آراستہ کر منصوبہ بند طریقہ سے درجہ میں سبق پیش کرنے کے دوران حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

2.4.9 سماجی علوم کے خصوصی مقاصد حاصل کرنے کے عمل میں تحریر کرنا؛

سماجی علوم کے معلم کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ وہ اپنے طلبا میں کون سے اصول، رویے، تصورات اور حقائق کو فروغ دینا چاہتا ہے یعنی اس کے ذہن میں پہلے سے اپنی تدریس کے ذریعہ حاصل ہونے والے مقاصد درج ہونے چاہئے۔ ہر ایک معلم کو یہ واضح ہوتا ہے کہ عام مقاصد وہ بے حد وسیع مقاصد ہوتے ہیں جن کو حاصل کرنے کے لئے ایک بہت لمبا وقفہ درکار ہوتا ہے۔اس لئے ہر معلم عنوان کے مواد میں سے ہی کچھ خصوصی مقاصد کو اخذ کر کے منصوبہ بند طریقہ سے درجہ میں درس و تدریس کے دوران ہی انہیں حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد میں واضح فرق یہ ہے کہ عمومی مقاصد وسیع پیمانے پر حاصل کئے جاتے ہیں اور یہ تعلیمی مقاصد سے بہت زیادہ قربت رکھتے ہیں جبکہ خصوصی مقاصد عنوان کے مواد میں سے ہی پہچان کر درجہ کے درسی و تدریسی مراحل کے دوران ہی بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے پہچان کر حاصل کئے جاتے ہیں۔

خصوصی مقاصد وہ ہیں جو کہ ایک مخصوص وقت میں طلبا کے ساتھ درسی و تدریسی تعلقات قائم کر ایک پیریڈ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ان چھوٹے چھوٹے خاص مقاصد کے اعتبار سے ہی کسی مضمون میں اسباق اور اکائیوں کو رکھا جاتا ہے تاکہ اساتذہ ان عنوانات کے مواد سے طلبا کے اندر کچھ مقصود تبدیلیاں لا سکیں۔اساتذہ کا ایک اور کام یہ بھی ہے کہ وہ مضمون کے کسی ایک عنوان کو درس میں استعمال کرنے کے لیئے کتنے کلاسز درکار ہوں گے،اس کی بنیاد پر اکائی پلان اور سالانہ پلان کی منصوبہ بندی کریں۔

سماجی علوم میں عام طور پر تعین کئے جانے والے مقاصد اور ان کے ساتھ شامل کئے جانے والے خاص مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ معلومات (Knowledge): معلومات کسی بھی تدریسی عمل کا ایک اہم مقصد ہوتا ہے۔ ہم سماجی علوم کے طالب علم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ درس ختم ہونے پر اس قابل ہو جائے گا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کو جانتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) سے وابستگی رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے فطری عمل کا علم رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصول (Principles) اور عوامل کا علم بھی رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ کا علم رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت سے واقف ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کا علم رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم میں معلومات کے عام مقاصد: طلبا سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔

☆ سماجی علوم میں معلومات کے خاص مقاصد: طلبا سماجی علوم کے اہم نکات، حقائق اور تصور وغیرہ کا اعادہ کرتے ہیں یا طلبا سماجی علوم کے اہم نکات حقائق تصور وغیرہ کو پہچانتے ہیں۔ ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی تناظر (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے۔

☆ طلبا و طالبات طبیعاتی سائنس کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کی معلومات حاصل کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات طبیعاتی سائنس کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا علم حاصل کر سکیں گے۔

2۔ تفہیم (Comprehension): خاص مقاصد کی اس سطح پر معلومات تفہیم میں تبدیل ہو جاتی ہے جہاں طلبا حاصل کئے ہوئے علم کے اسباب، اس کی نوعیت اس کے عنصر کی تفہیم یا سمجھ حاصل کرتے ہیں اور ہم سماجی علوم کے طالب علم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کی تفہیم کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) کو واضح کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کو سمجھ سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصولوں (Principles) اور عوامل کی تفہیم کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ میں فرق واضح کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت کی تفہیم کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کی سمجھ پیدا کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم میں تفہیم کے عام مقاصد: طلبا سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی تفہیم کرتا ہے۔

☆ سماجی علوم میں تفہیم کے خاص مقاصد: طالب علم سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی مثالیں دیتا ہے، وضاحت کرتا ہے، فرق کو واضح کرتا ہے، رشتہ کی توضیح دیتا ہے، غلطی سدھارتا ہے، درجہ بندی کرتا ہے۔ ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی تناظر (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہ کے اہم علاقوں کے نکات، اصولوں، حقائق اور عوامل کی مثالیں دے سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہ کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کی وضاحت کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہکے تصورات، طریقوں، اصولوں میں الگ الگ فرق واضح کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہکے تصورات، طریقوں، اصولوں میں رشتہ کی توضیح دے سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہ کے تصورات، طریقوں، اصولوں کی درجہ بندی کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہکے تصورات، طریقوں، اصولوں سے متعلق سوال کرنا سیکھ سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہ کے تصورات، طریقوں، اصولوں کی تصریح کرنا سیکھ سکیں گے۔

3۔ اطلاق (Application): اطلاق کا کام تفہیم کو بیان کر کے کسی ایک خاص موقع پر اس کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ جب طلبا کسی مسئلہ کا حل تلاش رہے ہوتے ہیں تو اطلاق کی صلاحیت ان کے کام کرنے کے طریقہ سے جھلکتی ہے۔ ہم سماجی علوم کے طلبا سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کے علم کا استعمال کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) کا مظاہرہ کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصولوں (Principles) اور عوامل کا تجزیہ کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتوں میں فرق کو بیان کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت کے اصولوں کی مثالیں پیش کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کو عملی جامہ پہنا سکے گا۔

☆ سماجی علوم میں اطلاق کے عام مقاصد: طالب علم سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں اور عوامل کا روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتا ہے۔

☆ سماجی علوم میں تفہیم کے خاص مقاصد: طلبا سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں اور عوامل کا تجزیہ، پیشن گوئی، رشتہ کی توضیح دینا، اصولوں کی مناسبت، جدید نظریات، مفروضات کو پیش کرتے ہیں، ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی جامہ (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا تجزیہ کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا مشاہدہ کر کے پیشن گوئی کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے عمل کی حقیقت اور وجہ کے بیچ کے رشتہ کی شناخت کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں اور کی گئی پیشن گوئی یا نظریات کو ثابت کر سکیں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی علوم سے متعلق سوالوں کے جواب حاصل کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے بنیادی اصولوں کو جوڑ سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے مفروضات قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی جانچ بھی کر سکیں گے۔

4۔ مہارت (Skills): سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلبا میں بہت سی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ عام مہارتوں میں، لکھنے اور پڑھنے کی مہارتیں بولنے اور سننے کی ترسیلی مہارتیں۔ گروپ یا گروہ میں کام کرنے کی مہارتیں، دوسروں کی مدد اور عزت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سائنسی نظریہ قائم کرنے، تجربہ حاصل کرنے، وجوہات جاننے وغیرہ کی کچھ مخصوص مہارتوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ ہم سماجی مطالعہ کے طالب علم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی مطالعہکے اہم نکات کے استعمال سے دوستی اور بھائی چارگی کی مہارت پیدا کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکے حقائق (Facts) سے تجربات کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکے فطرتی عمل کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکے بنیادی اصولوں (Principles) اور عوامل کا تجزیہ کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ میں فرق کو بیان کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکی ساخت کے اصولوں کی مثالیں پیش کرنے اور قائم کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی مطالعہکے طریقہ سے کام انجام دینے کو عملی جامہ پہنا سکنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

❖ سماجی مطالعہمیں مہارت حاصل کرنے کے عام مقاصد: طالب علم سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کا مشاہدہ لکھنے، اپنے نظریات فراہم کرنے، مواد کو جدول میں تبدیل کرنے، نقشہ، تصاویر بنانے کی مہارتیں حاصل کرتا ہے۔

❖ سماجی مطالعہمیں مہارت حاصل کرنے کے خاص مقاصد: طلبا سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں اور عوامل میں جوڑ توڑ کرنے کی مہارت، پڑھنے اور لکھنے اور ترتیب فراہم کرنے کی مہارت حاصل کرتے ہیں، تصاویر اور نقشہ بنانے کی مہارت حاصل کرتے ہیں، ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی تناظر (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے۔

☆ طلبا و طالبات سماجی مطالعہ کے نکاتوں، حقائق اور عوامل کے تصورات میں جوڑ توڑ کرنے کی مہارت حاصل کر سکیں گے۔

☆ طلبا وطالبات سماجی مطالعہ کے اہم آلات کو استعمال کرنے کی مہارت حاصل کرسکیں گے۔

☆ طلبا وطالبات سماجی مطالعہکے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں اور اصولوں کے عمل کی حقیقت کو صحیح طریقہ سے پڑھ اور لکھ سکیں گے۔

☆ طلبا وطالبات سماجی مطالعہ سے متعلق تصاویر، گراف، نقشے وغیرہ بنانے کی مہارت حاصل کرسکیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی وضاحت کریں۔

2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور طلبا کے اکتسابی نتائج

(Academic Standards of Social Studies and Learning Outcomes of the Students)

2.5.1 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہکے علمی معیار کا مقصد طلبا وطالبات میں علم کا حصول کروانا ہے نہ کہ صرف معلومات فراہم کرنا۔ اس لئے سماجی علوم میں منطقی سوچ اور تنقیدی جائزہ کو طلبا کی انفرادی اور اجتماعی کارکردگیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ جس میں انفرادی یا اجتماعی طور پر بحث ومباحثہ، سوالات پوچھنا، تصاویر چارٹ اور نقشہ بنوانا، جدولوں کا مطالعہ کرنا اوران کی تشریح وتوضیح کرنے کے ساتھ ساتھ تجزیاتی عمل کو درس وتدریس میں استعمال کرنا شامل رہتا ہے۔

سماجی مطالعہکے علمی معیار قومی درسیاتی خاکہ 2005 پر مبنی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اساتذہ کو سماجی علوم کے سبق کی تدریس شروع کرنے سے پہلے ہی درس وتدریس کی منصوبہ بندی کرنی ہوتی ہے جس میں درس وتدریس کے مقاصد، تکنیکیں، تدریسی آلات، طریقہ تدریس، تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ ساتھ درجہ کی نظریاتی وتجرباتی کارکردگیوں اور اکائی کی منصوبہ بندی وتحصیلی جانچ کے سوالات کو بھی طے کرنا ہوتا ہے جس سے سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلبا وطالبات کے اندر سماجی مطالعہسے تعلق رکھنے والی تمام صلاحیتوں کو فروغ دیا جا سکے۔ اس میں ان خیالات پر زور دیا جاتا ہے کہ طلبا دوسرے مضامین کے طلبا سے تھوڑا الگ طریقہ سے اپنے خیالات کا اظہار منطقی سوچ اور تنقیدی جائزہ کے ساتھ پیش کرسکیں اور ساتھ ہی ساتھ طلبا کے اندر ترسیلی مہارتوں کو بھی فروغ ہو سکے۔ سماجی مطالعہکے علمی معیار صرف درجہ کی چہار دیواری میں ہی حاصل نہیں کئے جاتے بلکہ ان کو ہم مختلف پروجیکٹ، فیلڈ ٹرپ، سروے اور انٹرویو وغیرہ سے حاصل کرتے ہیں۔

سماجی مطالعہکے علمی معیار (Academic Standard) کو حاصل کرنے کے لیے معلم کو سماجی علوم کی تدریس کے مقاصد کے تصور کو سمجھنا اوران کو مواد سے اخذ کرتدریسی عمل، طریقہ تدریس، تدریسی اشیا تدریسی حکمت عملیوں اور طلبا کے ساتھ آپسی تبادلۂ خیال، سوالات، بحث و مباحثہ وغیرہ کی مدد سے مفروضات قائم کرنا اوران مفروضات کی بنیاد پر معطیات اکٹھا کرنا پھر ان کا تجزیہ کر کے مواد پر مبنی علم کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔

دراصل سماجی علوم کے علمی معیار (Academic Standard) کو سماجی علوم کی تدریس کے ان مقاصد سے اخذ کیا جاتا ہے، جن کو ہم سماجی علوم کے

مضامین کی تدریس سے حاصل کرتے ہیں۔ان مقاصد کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی طالب علم کے اندر کچھ خاص صلاحیتیں اور قابلیتیں فروغ پاتی ہیں جیسے اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ، سیکھے ہوئے علم کو دوسرے حالات یا مضامین میں منتقل کر استعمال کرنا، حقائق، تصورات، دلائل کی بنیاد پر معلومات کا تعین قدر اور استعمال اور حاصل شدہ علم کو سماجی اور ثقافتی ورثہ کی فلاح میں استعمال کرنا۔

2.5.2 سماجی مطالعہ کے علمی معیار کے مختلف پہلو؛

1۔ موادکی تصوراتی تفہیم (Conceptual Understanding)

2۔ موادمضمون کا مطالعہ، تفہیم اور تشریح (Reading the text, Understanding and Interpretation)

3۔ مواد سے متعلقہ معلومات کو اکٹھا کرنے اور اس پر عمل کرنے کی مہارت(Information Gathering and Processing Skill)

3۔ موجودہ مسائل کی عکاسی کرنے اور ان پر سوالات کرنے کی مہارت

(Reflection on Contemporary Issues and Questioning)

4۔ نقشہ استعمال کرنے کی مہارت (Mapping Skills)

5۔ طلبا کی تعریف اور حساسیت (Appreciation and Sensitivity)

2.5.3 سماجی علوم کا علمی معیار اور طلبا کی کارکردگیاں؛

اگر ہم اوپر بیان کیے گئے تمام علمی معیار کو حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں درج ذیل طریقہ اپنانے پڑیں گے۔

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس سے سماجی نقطہ نظر اور سماج کے تصور کو قائم کرنا اور اس کی تفہیم کرنا۔

2۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلبا مواد سے متعلق سوالات پوچھنا اور مفروضات قائم کرنا۔

3۔ سماجی مطالعہکی تدریس سے طلبا کو تجربات حاصل کروانا اور ان کی تحقیق کرنا۔

4۔ اعداد وشمار یا معطیات کا تجزیہ کرنا، پروجیکٹ بنانا اور اس کو منظر عام پر لانا۔

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مواد کو تصاویر اور ماڈل وغیرہ سے آراستہ کر کے ان کی وضاحت کرنا۔

6۔ سماجی مطالعہکی تدریس میں طلبا کے خیالات کی داد دینا اور تصورات قائم کرنا۔

7۔ سماجی مطالعہکے تجربات کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنا۔

سماجی علوم کے علمی معیار(Academic Standard) کو کس طرح حاصل کریں:

☆ سماجی علوم کے معلم سماجی علوم کی تدریس میں تحقیق پر مبنی مواد کا درس فراہم کریں اور تجربات سے علم حاصل کرنے کی طرف گامزن ہوں۔

☆ سماجی علوم کے مواد کے تعلق سے طلباء کو سیکھنے کی سہولتیں اور تقویت کے ساتھ رہنمائی فراہم کریں اور اس علم کا استعمال زندگی کے تعلق سے قائم کرنا سکھائیں۔

☆ سماجی علوم کی تدریس سے اکتسابی اور تجرباتی عمل کو ماحول کے ساتھ ہم آہنگ کریں اور وقت، جگہ، مقاصد اور وسائل کی منصوبہ بندی کریں

تا کہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔

☆ طلبا میں سماجی علوم کی کمیونٹی قائم کریں جو کہ مسائل کا حل سائنس و تجربات سے نکال کر پیش کر سکیں۔

☆ سماجی علوم کے علم کا روزمرہ کی زندگی سے تعلق قائم کریں اور تعلیمی نمائش سیمینار، ورک شاپ وغیرہ کا انعقاد کریں، جس سے سماجی علوم میں طلبا کی دلچسپی قائم ہو سکے۔

☆ سماجی علوم کی تدریس سے مواد مضمون اور معاشرے کی زندگی کے تعلقات قائم کریں۔

سماجی علوم کے تعین قدر کے علمی معیار (Academic Standard) کو ہم درج ذیل جدول سے اور اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ہم ان کو کن عوامل کی بنیاد پر حاصل کر سکتے ہیں۔

2.5.4 سماجی مطالعہ کے علمی معیارات (Academic Standards of Social Studies)

حکمت عملیاں	معطیات اکٹھا کرنا	طریقہ	معطیات کا استعمال
درس کی منصوبہ بندی، اکتسابی تجربات کی رہنمائی اور مشاورت، گریڈ کا تعین، فرق قائم کرنا، تعلیمی نظریات قائم کرنا، نصاب کی تدوین کو متاثر کرنا۔	طلبا کی تحصیلی جانچ سے، روایات کے مشاہدہ سے، اساتذہ کی تیاری کا امتحان، پروگرام کی خصوصیات سے، مقاصد کی حصولیابی سے	تحریری امتحان، کارکردگی کی جانچ، آپسی ملاقاتوں سے، پرانے ریکارڈ، مشاہدات، تدریسی آلات کی افادیت، کام کرنے کے تجزیہ سے۔	اساتذہ، طلبا و طالبات، والدین، تعلیمی انتظامیہ، عوام، تعلیمی ماہرین، ادارے اور حکومت

اوپر دی گئی جدول میں ہم نے ان افعال کو بیان کرنے کوشش کی ہے جن سے سی سی ای CCE مسلسل جامع جانچ کے زاویہ سے سماجی علوم کے تعین قدر کے علمی معیار کو رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے اور درس و تدریس کی مکمل منصوبہ بندی سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ اس کا دارومدار اساتذہ کے ہی اوپر ہے کیونکہ وہ ہی ملک وملت کے معمار ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ سماجی علوم کے علمی معیار کو مختصر 2001 الفاظ میں بیان کریں۔

2.6 قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی تعلیمی خاکہ 2005 کی اہم سفارشات

Recommendations of NPE-1986 and NCF-2005

1968 میں پہلی بار قومی تعلیمی پالیسی پر تعلیم کی فلاح اور بہبود کے لئے کام شروع کیا گیا جس کو پنج سالہ منصوبہ بندی کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور یہ بات طے پائی کہ ہر پنج سالہ منصوبہ کے اختتام پر اس کا تجزیہ کیا جائے اس کے بعد اس تعلیمی پالیسی کا دوبارہ معائنہ کیا جائے جس سے تعلیم کو فروغ دیا جا سکے۔ قومی تعلیمی پالیسی 1986 انہیں تمام تجویزات کی بنیاد پر قائم کی گئی۔ اس وقت جناب راجیو گاندھی ملک کے وزیراعظم تھے۔ اس

کے بعد ایک اور کمیٹی 1990 میں قائم کی گئی جس کا مقصد قومی تعلیمی پالیسی کا دوبارہ تجزیہ کر سفارشات پیش کرنا تھا جس کی صدارت جناب آچاریہ رام مورتی نے کی ۔قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو دوبارہ منظم کر قومی تعلیمی پالیسی کے مقاصد اور سفارشات کو بیان کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ 1992 میں پروگرام آف ایکشن پیش کیا گیا جو کہ قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو ہندوستانی تعلیم میں رائج کرنے کے لئے تھا۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کی سماجی مطالعہ کے لیے اہم سفارشات:

(1) قومی تعلیمی پالیسی 1986 کا مقصد ملک کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ تمام طبقات کو یکساں شہریت اور تعلیم کے مواقع فراہم کرنا تھا جس میں سماجی مطالعہ کا کردار بہت اہم ہے۔

(2) قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے ملک میں یکجہتی قائم کرنے کے لئے سماجی علوم کا مطالعہ فراہم کرنے اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر بھائی چارگی پر زور دیا۔

(3) قومی تعلیمی پالیسی 1986 کا اہم مقصد ملک میں تعلیم کی تمام سطحوں پر یکساں تعلیم کو رائج کرنا تھا جس میں بلا تفریق ذات پات، علاقائیت، جنس، مذہب اور دیگر رائج بھید بھاؤ کے تعلیم فراہم کرنا اور حاصل کرنا شامل کیا گیا۔

(4) قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے تعلیم میں جدید تکنیکوں اور کمپیوٹر کے استعمال پر زور دیا۔

(5) قومی تعلیمی پالیسی 1986 کی اہم سفارشات میں خواتین کی تعلیم، اقلیتوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مفت اور ضروری تعلیم پر زور دیا۔

(6) قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے پیشہ ورانہ تعلیم، معذور طلبا کی تعلیم، فاصلاتی تعلیم، تعلیم بالغاں وغیرہ پر بھی زور دیا۔

(7) اس کے ساتھ ہی ساتھ قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے سماجی مطالعہ کے مطابق معاشی تعلیم، کلچر و ثقافت، اخلاقی تعلیم اور روحانی تعلیم پر زور دیا جو کہ سماجی مطالعہ کے درس و تدریس سے ہی حاصل ہو سکتی تھی۔

اوپر بیان کی گئی تمام سفارشات قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے تحت پیش کی گئی جسنے ملک کی ترقی و فلاح اور غریب طبقات کے لئے تعلیم کے حصول کو آسان بنانے اور ان کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لئے بہت اہم اقدام کئے۔انہیں سفارشات کی بنیاد پر ملک میں مختلف ہندوستانی درسیاتی خاکہ کی بنیاد پڑی۔

ہندوستانی درسیاتی خاکہ 2005 کی اہم سفارشات:

قومی درسیاتی خاکہ ہماری تعلیم کے موجودہ چار درسیاتی خاکوں میں سے ایک ہے جس کو ثانوی جماعتوں کے لئے مرکزی تعلیمی پالیسی کے تحت این سی ای آر ٹی NCERT (National Council of Educational Research and Training) نے 1975، 1988، 2000 اور 2005 میں پیش کئے جس کا مقصد ثانوی سطح پر ہندوستانی تعلیم کو منظم کرنا تھا۔قومی درسیاتی خاکہ کا مقصد اسکولی تعلیم کی ترقی و فلاح کے ساتھ ساتھ اسکولی سطح پر کتابوں کے مواد اور مضامین کو جدیدیت کے مطابق پیش کرنا، منظم کرنا اور ملک میں یکساں تعلیم کو قائم کرنا تھا۔اس کا پہلا مسودہ 2008 میں منظر عام پر آیا اور اس مسودہ کو بائیس زبانوں میں ترجمہ کر کے سترہ صوبوں میں رائج کیا گیا اور ہر صوبہ کے ایس سی ای آر ٹی (SCERT, State Council of Educational Research and Training) کو دس دس لاکھ روپئے عطا کئے گیے تا کہ اس درسیاتی خاکہ کے مطابق تعلیم کو اس صوبہ میں قائم کیا جا سکے جس کو پورا کرنے کے لئے ڈائیٹ District Institutes of Education and

DIET Training اوراس صوبہ کے SCERT نے ملکر مقامی صوبائی سطح پر کام کوانجام تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی۔

قومی درسیاتی خاکہ میں درج ذیل باتوں پر توجہ مرکوز کی گئی:

1۔ اکتسابی عمل کواسکولی زندگی کے ساتھ ساتھ طلبا کی تمام کارکردگیوں سے جوڑا جائے۔

2۔ رٹنے کے عمل کو تجرباتی اکتسابی عمل میں تبدیل کیا جائے۔

3۔ اسکولوں میں امتحانات کواور لچک دار بنایا جائے اور تعین قدر کے پہلو میں طلبا کی تمام کارکردگیوں کوشامل کیا جائے۔

4۔ نصاب کی تدوین اس طرح ہو کہ اس میں درسی کتب کے علاوہ زندگی کے بھی تمام پہلو شامل ہوں۔

5۔ طلبا کے اندر جمہوری نظریہ قائم کیا جائے جس سے وہ مل جل کر کام کوانجام تک پہنچائیں۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 نے کچھ سفارشات بیان کیں جس میں شامل ہیں:

1۔ اکتسابی عمل کوآسان (learning without burden) اور عام فہم بنایا جائے جو کہ طلبا کے خوشگوار تجربات پر مبنی ہوں۔

2۔ طلبا کے اندر خودمختاری، وقار پیدا کرنے اور تعلیم کے سماجی رشتہ کو توضیح اور اسے قائم رکھنے کے لئے عدم تشدد، بھائی چارگی اور تعاون قائم کرنے کے لیے مضامین پڑھائے جائیں۔

3۔ چودہ برس تک کے طلبا کے لئے اسکولوں میں طلباء مرکوز طریقہ اور تمام طبقہ کے لئے اندراج کی سہولت فراہم کی جائے۔

4۔ تعلیم کے ذریعہ طلبا کے اندر کثرت میں وحدت قائم کرنے، جمہوری نظریہ کوفروغ دینے اور بھائی چارگی کا احساس پیدا کرنے کے لیے یکسانیت، معیار اور مقداری تعلیم شامل کیا جائے۔

5۔ سماج کے لحاظ سے قومی درسیاتی خاکہ نے سماجی علوم کو سماجی سائنس کی طرح پڑھانے پر زور دیا جس میں مذہب، ذات پات اور جنس کی بنیاد پر امتیاز نہ ہو۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 نے اوپر بیان کی گئی تمام ضرورتوں کو حاصل کرنے کے لیے کچھ اہم سفارشات مضامین کی بنیاد پر رکھ کر بیان کیں جن میں درج ذیل شامل ہیں:

1۔ ملک میں سہ لسانی فارمولہ (Three Language Formula) کوفروغ دیا جائے۔

2۔ کمپیوٹر اور دیگر جدید سائنٹفک طریقوں کو درس میں شامل کیا جائے۔

3۔ طلبا کے اندر سماجی زاویوں، تنقیدی نقطہ نظر، تعمیری نظریہ، مسائل کو خود حل کرنے اور مستقبل کا شہری بنانے کے لئے سماجی علوم کے مضامین شامل کئے جائیں۔ تاریخ، جغرافیہ، سماجی مطالعہ، معاشیات، سیاسی سائنس، نفسیات، علم بشریات، علم شہریت، کلچر اور ثقافت وغیرہ کے مضامین شامل کئے جائیں جن کا مقصد طلبا کے اندر درج ذیل تبدیلیاں لانا ہو۔

a۔ طلبا وطالبات کو سماجی علوم کے ذریعے اپنے علاقے کی زمینی سطح پر رہنے والے عام لوگوں کی جانکاری اور سمجھ فراہم کرنا تا کہ طلبا وطالبات معاشرے سے ہم آہنگ ہوسکیں۔

b۔ طلبا وطالبات کو سماجی علوم کے ذریعہ اپنے علاقائی، صوبائی، ملکی و بیرونی ملکوں کا علم فراہم کروانا اور ان سے ربط سکھانا۔

c۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعہ، ماضی سے متعلق معلومات فراہم کرنا اور دنیا کے مختلف خطے میں ہو رہی ترقی سے روشناس کرانا۔

d۔ طلبا و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعہ ملک کے سماجی، سیاسی، معاشی حالات کے حرکیاتی ماحول سے روشناس کروانا تاکہ وہ ان عوامل کو سمجھ سکیں۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 نے اس کے ساتھ ہی ساتھ ریاضی، قدرتی سائنس کے مضامین، آرٹ کے مضامین، صحت کی تعلیم اور امن کی تعلیم فراہم کرنے پر زور دیا جس سے ملک میں مستقبل کے شہری تیار کئے جائیں اور تعلیم کا مقصد حاصل کیا جائے۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ NCF - 2005 کے بارے میں لکھیں۔

2.7 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اقدار (Values of Teaching Social Studies)

2.7.1 تمہید (Introduction)

سماجی علوم انسانی زندگی اور اس سے وابستہ تمام پہلوؤں کا مطالعہ ہے جس میں ہم انسان کی ذہنی، جسمانی، جذباتی نشو و نما کے ساتھ ساتھ اس کی معاشرتی ترقی کے حالات، اس کے کردار و عادات، اس کے آپسی رشتوں، زندگی کی قدروں، موجود وسائل اور معاشرے میں موجود مختلف اداروں جیسے خاندان، اسکول، کھیل کے میدان، سیاست، مختلف جماعتوں اور حکومت کے کام کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایک سماج میں ایک فرد کی زندگی آپسی تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ انسان کوئی بھی پیشہ اختیار کر لے اسے صرف اسی معاشرے میں زندگی بسر کرنی ہے جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اور اس کو وہ تمام روایتیں، قاعدے و قوانین کو اپنانا پڑتا ہے جو کہ اس سماج میں رائج ہیں۔ انہیں وجوہات کی بنیاد پر سماجی علوم کو اسکولی نصاب میں رکھا گیا تاکہ تمام طلبا اپنے سماجی حالات سے باخبر ہو کر اس سے ہم آہنگ ہو جائیں۔ سماجی علوم کے مضامین میں ہم اپنی اور معاشرے کی زندگی سے جڑے تمام پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہر مضمون ہماری زندگی کے کسی نہ کسی پہلو سے جڑا ہوا ہوتا ہے جس میں سماجیات، نفسیات، تاریخ، جغرافیہ، ثقافتی مطالعات، شہری زندگی، معاشیات اور سیاست وغیرہ شامل ہیں جس سے طلبا و طالبات کو اپنے آس پاس کے ماحول کو سمجھنے اور اس سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملتی ہے۔

جب ہم کسی مخصوص مضمون کا درس دینے جا رہے ہوں تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس مضمون کے مقاصد کون سے ہیں، اس کی اقدار کیا ہیں اور ان کو درس سے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس مضمون کا طلبا کی زندگی سے کیا تعلق ہے اور اس مضمون کا استعمال طلبا کس طرح کر سکتے ہیں۔ یہ بات مطالعہ کے لئے بھی لاگو ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں سماجی مطالعہ کی قدروں کو سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

2.7.2 سماجی علوم کی اہم اقدار (Values of Social Sciences)

1۔ سماجی اکتساب:

سماجی علوم میں طلبا آپسی اشتراک سے اکتسابی عمل کو انجام دیتے ہیں اور ہم نوائی، بھائی چارگی، ہمدردی اور آپسی تعاون ہی سماجی مطالعہ کی

پہلی اور اہم قدر ہے جس میں ایک طالب علم کا تصور سماج کی ایک اکائی کے طور پر ہوتا ہے اور یہ اکائی سماج کے تمام عناصر سے رشتہ قائم کرتی ہے۔

2۔ زندگی کے اصل تجربات سے علم کا حصول:

سماجی مطالعہ میں ہم براہ راست اکتسابی عمل کو حاصل کرتے ہیں اور یہ اکتسابی عمل ہماری زندگی کے اصل خوشگوار اور ناخوشگوار تجربات پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ تاعمر ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔

3۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت:

سماجی مطالعہ طلبا و طالبات کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں، کمزوریوں، بندشوں وغیرہ کو سمجھ کر مطابقت کے ساتھ کوئی حتمی فیصلہ لے سکیں اور اس فیصلہ پر قائم رہ سکیں۔

4۔ زندگی میں آپسی تعاون اور اشتراک:

سماجی مطالعہ طلبا آپسی اشتراک اور تعاون قائم کرنے کی سفارشات پیش کرتا ہے اور یہ کام صرف سماج میں ہی ممکن ہے۔ سماجی علوم سماج کے تمام عناصر کو مضمون کی ایک کڑی کے طور پر پیش کرتا ہے۔

5۔ غریب اور متوسط طبقہ کی مدد:

سماجی مطالعہ کی اہم اقدار سماج کے غریب اور متوسط طبقہ کی مدد اور ہمدردی کے ساتھ کام کرنے کی سفارشات بیان کرتا ہے اور اس طبقہ کو بھی سماج کا ہی ایک عنصر تسلیم کرتا ہے۔

6۔ کسی نئی چیز کو اپنانے کی مہارت:

سماجی مطالعہ سماج کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اس عمل کو حاصل کرنے کے لیے جدید تکنیکوں اور ترکیبوں کی حمایت کرتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی سماجی مطالعہ کی اقدار طلبا و طالبات کے اندر سماجی رشتہ قائم کرنے پر زور دیتی ہیں۔ یہ تمام اقدار حاصل کرنا ہی سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد میں شامل ہیں۔ ایک سماجی علوم کا مدرس اس مقصد کے حصول کے لیے مختلف طریقہ تدریس اور مختلف مضامین کے ساتھ طلبا کے اندر مثبت سماجی تبدیلی لانے کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

2.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

سماجیمطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد، معنی اور اہمیت: طلبا و طالبات کی ترقی ونشو ونما ہی کسی سماج یا قوم کی ترقی ہے اور اس مقصد کو تعلیم پورا کرتی ہے۔ تعلیم میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل کو پورا کرتا ہے۔

تعلیمی اغراض: تعلیمی اغراض سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو تدریس اور اکتساب کے ذریعہ طلبا کے کردار و عادات میں لائی جاتی ہیں۔ اور خصوصی تعلیمی مقاصد کے مشاہدہ کے ذریعہ طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیمائش بھی کی جا سکتی ہے۔

تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی: تعلیم تجربات کا مجموعہ ہے اور کسی بھی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کو کہتے ہیں جو کہ تدریسی عمل کے ذریعہ حاصل

کیے جاتے ہیں۔تدریسی عمل کے ذریعہ طلبا کے برتاؤ کردار وعادات میں جومقصود تبدیلیاں لائی جاتی ہیں انہیں تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

مسلسل جامع جانچ (Continuous and Comprehensive Evaluation) کی شروعات 2005 کے نیشنل کری کولم فریم ورک NCF کی سفارشات کی بنیاد پر 2009 کے RTE Act سے ہوئی جس کا مقصد طلبا کی ہمہ گیر شخصیت کی جانچ اور تعین قدر کرنا تھا۔اس کو سب سے پہلے سی بی ایس ای۔(CBSE) نے درجہ چھ سے لے کر درجہ دس تک کے لیے کی اس کے ساتھ ہی ساتھ کچھ صوبوں میں بھی اسکولوں میں اس کی شروعات ہوگئی۔کچھ اسکول تو درجہ ایک سے درجہ بارہ تک اس کو استعمال کرتے ہیں.

سماجی مطالعہ کے علمی معیار (Academic Standard) سماجی مطالعہ کی تدریس کے ان مقاصد سے اخذ کیے جاتے ہیں جن کو ہم مضمون کی تدریس سے حاصل کرتے ہیں۔ان مقاصد کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی طالب علم کے اندر کچھ خاص صلاحیتیں اور قابلیتں فروغ پاتی ہیں جیسے اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ، سیکھے ہوئے علم کو دوسرے حالات یا مضامین میں منتقل کرنے ان کا استعمال کرنا،حقائق ،تصورات ، دلائل کی بنیاد پر معلومات کا تعین قدر اور استعمال اور حاصل شدہ علم کو سماجی اور ثقافتی ورثہ کی فلاح میں استعمال کرنا۔

2.9 فرہنگ (Glossary)

Educational Aims	:	تعلیمی اغراض
Instructional Aims	:	ہدایتی اغراض
Behavioral Objectives	:	طلبا کے کردار میں بدلاؤ کے مقاصد۔
Cognitive Domain	:	وقوفی علاقہ ۔ذہنی لیاقتوں کو واضح کرتا ہے۔
Affective Domain	:	انسانی جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔
Psychomotor Domain	:	نفسی حسی حرکی علاقہ
Academic Standard	:	تعلیمی معیار

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات؛

(1) تدریسی اغراض کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟

(a) کافی وقت میں (b) مقررہ وقت میں

(c) کبھی نہیں (d) وقت کی کوئی طے میعاد نہیں

(2) طلبا کے کردار وعادات میں ہونے والی تبدیلیوں کی معلم کس طرح پیائش کرسکتا ہے؟

(a) اغراض سے (b) طلبا کے عمل سے (c) مقاصد سے (d) اسکول ریکارڈ سے

(3) جومقاصد مکمل تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں، ان کو کیا کہتے ہیں؟

(a) تدریسی مقاصد (b) عام مقاصد (c) تعلیمی مقاصد (d) خصوصی مقاصد۔

(4) بلوم نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کس سن عیسوی میں پیش کی؟

(a) 1942 (b) 1956 (c) 1948 (d) 1957

(5) تجزیہ (Analysis) بلوم کی درجہ بندی کے کس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے؟

(a) وقوفی علاقہ۔ (b) جذباتی علاقہ۔ (c) نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (d) کسی علاقہ سے نہیں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات:

(1) ایک معلم کمرہ جماعت میں کون سے مقاصد حاصل کرتا ہے اور یہ مقاصد کیسے قائم کئے جاتے ہیں؟

(2) تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوئے ان کی اہمیت کو واضح کیجئے۔

(3) بلوم کی دوبارہ پیش کی گئی درجہ بندی پر روشنی ڈالئے۔

(4) اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ میں بلوم کے مقاصد کو بیان کیجئے۔

(5) اغراض اور مقاصد کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

(6) بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی درجہ بندی کیجئے۔

(7) قومی درسیاتی خاکہ کی عام خصوصیات بیان کیجئے۔

(8) اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ اور نچلی سطح کی سوچ میں مقاصد کے اعتبار سے فرق واضح کریں۔

طویل جواب کے حامل سوالات:

(1) بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے اور وقوفی علاقہ کے افعال واضح کیجئے

(2) سماجی علوم کے معلم کے اوصاف عمومی، خصوصی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتبار سے واضح کریں۔

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Mangal, S. K., & Mangal, U. (2008). Teaching of social studies. PHI Learning Pvt. Ltd..

2. Agrawal ,JC."Teaching social studies" Vikas publishing house ,pvt. Ltd, Delhi, 1989.

3. Bining ,A.C. &Bining ,A.H. "Teaching the social study in secondary school", Mc Graw Hill Company ,New York ,1952.

4. Kaushik ,Vijay kumari "Teaching of social studies in elementary school ,"Anmol Publication,Delhi,1992.
5. Sharma B.L., "Samajik Adhyayan shikshan ,Surya Publication ,Meerut,1998
6. Yagnik ,K.S."Teaching of social studies in India ",Orient Longsman ,Bombay,1966.
7. Krathwohl, D. R. (2002). A revision of Bloom's taxonomy: An overview. Theory into practice, 41(4), 212-218.
8. Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.
9. NCERT (1975), The Curriculum for the Ten-year School: A Framework, NCERT, New Delhi.
10. NCERT (1988), National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, NCERT, New Delhi.
11. NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi.

اکائی 3۔ سماجی علوم کی تدریس: طریقے، طرز رسائیاں، حکمت عملیاں اور تکنیکیں

(Teaching of Social Studies: Methods, Approaches, Strategies and Techniques)

اکائی کے اجزا؛

3.1 تمہید(Introduction)

3.2 مقاصد(Objectives)

3.3 تدریسی سماجی علوم کی معنویت، تقاضے، اہمیت، طرز رسائی، طریقے، حکمت عملی اور تکنیکوں کے تناظر میں

(Meaning, Need and Significance of various Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies)

3.4 اساتذہ مرکوز طرز رسائی (Teacher Centred Approaches)

3.4.1 لکچر (Lecture)

3.4.2 لکچر مع مظاہرہ (Lecture-cum-Demonstration)

3.4.3 ماخذی طریقہ (Source Method)

3.4.4 اصلاحی نگرانی مطالعہ (Supervisory Study)

3.5 طلبا مرکوز طرز رسائی (Learner-Centred-Approaches)

3.5.1 پروجیکٹ (Project)

3.5.2 مسائلی حل (Problem Solving)

3.5.3 بحث ومباحثہ (Discussion)

3.5.4 استقرائی واستخراجی (Inductive and Deductive)

3.5.5 مشاہداتی طرز رسائی (Obsrvational Approaches)

3.5.6 تکنیکی طرز رسائی(Constructive Approaches)

3.6 حکمت عملیاں اور تکنیکیں (Strategies and Techniques)

3.6.1 ذہنی مشق (Brain Storming)

3.6.2 گروہی تدریس (Team Teaching)

3.6.3 ذہنی خاکہ اور تصوراتی خاکہ (Mind Mapping and Concept Maping)
3.7 سرگرمیاں (Activities)
3.7.1 ڈرامائیت (Dramatisation)
3.7.2 اداکاری (Role Play)
3.7.3 سیروسیاحت (Field Trips)
3.7.4 تعلیمی سیاحت (Excursions)
3.7.5 سوشل سائنسز کلب اور نمائش (Social Sciences Club and Exibitions)
3.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)
3.9 فرہنگ (Glossary)
3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)
3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

3.1 تمہید(Introduction)

انسانی ارتقا کے ابتدائی ایام سے موجودہ دور تک کی تمام تر ترقی خواہ وہ بالواسطہ انسانی ذرائع سے ہو یا بلاواسطہ دنیا کی دیگر جانداروں کے ذریعہ، تمام تر جانکاری اور مطالعے سماجی علوم کے تحت آتے ہیں۔ خواہ وہ ہماری تہذیبی، وراثت ہوں، تاریخی ماخذ ہوں یا سائنسی وتکنیکی ترقی۔ سماجی علوم کے تحت ہم انسانی ارتقا سے لے کر اس کے مختلف دائرہ کار مثلاً فلسفہ، عمرانیات، نفسیات، علم القوم، تاریخ، سیاسیات، معاشیات، جغرافیہ اور علم شہریت وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ثانوی درجات میں ہم مستقبل کے کامیاب اور بہترین شہروں کی تعمیر وتشکیل کے مقاصد کے تحت سماجی علوم کے مضامین کو شامل کرتے ہیں اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان مضامین کی تدریس کے بعد طلبا میں وہ خوبیاں اور مثبت رویے پیدا کرسکیں گے۔ بی ایڈ میں داخل آپ سبھی طلبا سے سماجی علوم کی تدریس کے اغراض ومقاصد میں مذکورہ مقاصد کے علاوہ بالخصوص تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کی عمومی فہم پیدا کرنا بھی مقصود ہے۔ تاکہ آپ ان علوم میں روابط اور فرق کی تفہیم کرسکیں۔ سماجی علوم کے مختلف مفید پہلوؤں کی ادراک کے ساتھ ساتھ سماجی علوم کے نصاب، اس کی تنظیم، اس کی تدریس، سماجی علوم میں شامل تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کی تفہیم، آموزش اور اکتساب کی جانچ بھی کرسکیں۔ سماجی علوم کی تدریس کے طلبا سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان علوم کو اس طرح سے برتیں تاکہ موجودہ دور میں ان سے سماجی افہام وتفہیم کا کام لیا جاسکے اور بہتر سماجی روابط کے ذریعہ روشن مستقبل اور قابل بقا ترقی کے اہداف کی تکمیل ہوسکے۔

عزیز طلبا سماجی علوم کی تدریس (3-اکائی) میں ہم تدریس سے متعلق مختلف طریقہ کار، متعدد طرز رسائی اور تکنیکوں کے بارے میں پڑھیں گے۔ نیز اساتذہ مرکوز اور طلبا مرکوز، طریقہ کار، طرز رسائی اور سرگرمیوں کا احاطہ بھی اس اکائی میں کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے سماجی علوم کی تدریس کے متعدد پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

اس سے قبل کی اکائیوں میں آپ سماجی علوم کی نوعیت، معنویت اور اس کی وسعت کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ سماجی علوم کی تدریس کے منہاج ومقاصد کیا ہوتے ہیں اور اسے ثانوی درجات کے نصابات میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ نیز سماجی علوم کے دائرہ میں ثانوی سطح پر کون کون سے مضامین اور علوم کی تدریس طلبا کے لیے مفید مطلب ہے۔ اس سے پہلے کی دو اکائیوں میں سوشل اسٹڈیز کو بحیثیت ایک مربوط مضمون کے شامل نصاب کیا گیا۔ آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ کس تعلیمی سطح پر سماجی علوم کے تدریسی مقاصد کیا ہوتے ہیں۔ اس یونٹ میں آپ سماجی علوم کی تدریس کے طریقے، اس کی تدریسی طرز رسائیاں اور تدریسی سرگرمیوں کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔

ثانوی سطح پر درسی نصابات میں سماجی علوم کے کن مضامین کو شامل کیا جانا چاہئے، اس مسئلے پر سماجی علوم کے ماہرین میں اختلافات پایا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں ثانوی سطح پر سماجی علوم کی درسیات کے لیے تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کو شامل کرنے پر قومی سطح پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ سماجی علوم کی بحیثیت درسی مضمون کے ایک قدیم پس منظر ہے تاہم بین الاقوامی سطح پر بحیثیت ایک مضمون کے اس کا آغاز متحدہ امریکہ میں ہوا جب کہ اسکولی سطح پر ہمارے ملک میں اس کا آغاز گزشتہ صدی کی تیسری دہائی میں گاندھی جی اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی بنیادی تعلیم کے تصورات سے ہوا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کمیٹی کی سفارشات پر نصاب میں سماجی مطالعہ کا مضمون پہلی بار شامل کیا گیا۔ آزادی سے قبل اس کے موضوعات وعنوانات گھٹتے بڑھتے رہے لیکن اس مضمون کے تحت تاریخ، جغرافیہ، علم معاشرہ، معاشیات اور سِوِکس کے علاحدہ علاحدہ ترتیب سے اس کی تدریس ہوتی رہی۔

NCERT کے قیام کے بعد سماجی علوم کی باقاعدہ درسیات تیار کی گئیں اور اب اسکولوں میں کوٹھاری کمیشن، قومی تعلیمی پالیسی، پروگرام آف ایجوکیشن اور قومی درسیات کا خاکہ کی سفارش اور مندرجہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے NCERT کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام ریاستوں میں سماجی علوم کا ایک مربوط نصاب شامل ہے۔

سوشل سائنس کی تعلیم ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں منصفانہ سماج کی تعمیر کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ طلبا میں سماجی حقیقتوں کے تئیں بیداری، انفرادی و اجتماعی سروکار اور سماج کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس سماجی علوم کی تدریس کے ذریعہ کرایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ صرف رٹ رٹا کر امتحان پاس کرنا مقصود نہیں بلکہ ان تصورات کی تفہیم پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور ہے جس کے ذریعہ ایک اچھے سماج کی تشکیل ممکن ہو۔ 1993ء کے یشپال کمیٹی بغیر بوجھ کے تعلیم کی سفارشات بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں کہ تفہیم کے بغیر معلومات کو صرف رٹنے سے سماجی، سیاسی حقائق کا تجزیہ ممکن نہیں اور سماجی وسائل کا صحیح استعمال بھی مشکل ہے۔ سماجی علوم، انسانی اقدار مثلاً متعدد طرح کی آزادی، اعتماد، امداد باہمی، مشترکہ کلچر اور قومی یکجہتی کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انسانی رویوں میں مثبت تبدیلی لا کر معاشرے میں ہم آہنگی اور استحکام کو فروغ دیتا ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 کے مطابق سماجی علوم کی درسی کتاب تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، سیاسیات اور معاشیات پر مشتمل ہونے چاہئے جس میں عصری ہندوستان پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ملک کو درپیش معاشرتی اور معاشی چیلنج کی تفہیم کے لیے طلبا کو تیار کیا جائے۔ ان اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سماجی علوم کی تدریس کو بطور ایک مضمون کے بی ایڈ کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کو مختلف اکائیوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ سبھی اکائیوں کی تدریس و تفہیم کے الگ الگ مقاصد متعین کئے گئے ہیں۔ زیر مطالعہ اکائی (3) میں سماجی علوم کی تدریس کے منہاج و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف طرز رسائیوں اور طریقوں و سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس اکائی میں آپ سماجی علوم کی تدریس کے لیے موزوں و مناسب طریقے، متعدد طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیکوں کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے تاکہ آپ جب ثانوی سطح کے درجات میں مدرس کے فرائض انجام دیں تو ان طریقوں، طرز رسائیوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کا بہتر استعمال کر سکیں۔

3.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سماجی مطالعہ پڑھانے میں استعمال ہونے والے مختلف طریقوں سے واقف ہو پائیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ کو بہتر طریقے سے پڑھانے میں مختلف حکمت عملی کے بارے میں جان سکیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ کی معنویت اور تقاضے سے باخبر ہونگے۔

☆ سماجی مطالعہ میں مختلف طرز رسائیاں استعمال کی جاتی ہیں، سے واقف ہو پائیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ میں گروہی تدریس کی اہمیت وافادیت سے واقف ہو پائیں گے۔

3.3 تدریس سماجی علوم کی معنویت، تقاضے، اہمیت، طرز رسائی، طریقے، حکمت عملی اور تکنیکوں کے تناظر میں

(Meaning, Need and Significance of various Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies)

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء واضح طور پر یہ ہدایت دیتا ہے کہ ثانوی سطح پر سماجی علوم کی تدریس، تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، سیاسیات اور معاشیات جیسے مضامین پر مشتمل ہوگی۔ اس کے تدریسی عناصر میں عصری ہندوستان پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے تاکہ ہمارے ملک کو درپیش سماجی و معاشی چیلنجز کی بہتر تفہیم کے لیے طلبا کو تیار کیا جاسکے۔ سماجی علوم کی تدریس کے لیے خواہ کوئی بھی طریقہ، حکمت عملی، طرز رسائی اور تکنیک وسرگرمی کا استعمال کیا جائے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ عصری وسماجی ضرورتوں کے مضامین، اسباق اور نقاط کو طلبا کے ذہنوں میں ڈالنا نہایت ضروری ہے تاکہ مستقبل کے ایک بہتر شہری کی تشکیل وتعمیر ہوسکے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم مختلف مضامین کے ذریعہ بچے کی شخصیت کی نشوونما کے تمام امکانی مواقع فراہم کریں۔ لیکن کسی بھی طریقے اور طرز رسائی، تکنیک کے استعمال کا یہ ہرگز مقصد نہیں ہونا چاہئے کہ ہم انفارمیشن، حقائق اور دلائل ان پر تھوپ رہے ہوں بلکہ ان طریقوں کا استعمال اس طرح کرنا چاہئے کہ بچے بذات خود ان میں دلچسپی لیں اور ان سے اچھے تعلیمی مقاصد کی تکمیل کریں۔ چنانچہ اساتذہ کا فرض عین ہے کہ مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال کرتے وقت اپنے طلبا میں مخفی صلاحیتوں کا پتہ لگائیں۔ بقول گاندھی جی ''بچے کے جسم، دماغ اور روح کی خوبیوں کو اجاگر کریں، کیونکہ اگر کسی فرد کے لیے مواقع ماحول مہیا کردیا جائے تو یقیناً وہ اپنے ذاتی محاسن کو منظر عام پر لاسکتا ہے''۔ گویا استاد کا اہم کارنامہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ طلبا کے جسم و دماغ اور روح میں مختلف طریقوں، طرز رسائیوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے ذریعہ اس کے محاسن کو ابھارے۔

دنیا کے تقریباً سبھی ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ تدریس طلبا مرکوز ہونی چاہئے۔ اور تدریسی عناصر سماجی افادیت پر مبنی ہونی چاہئے تاکہ حصول تعلیم کے بعد طلبا ان کی افادیت کا اپنی انفرادی اور سماجی زندگی میں استعمال کرسکیں۔ چنانچہ سماجی علوم کو بھی اس نظریے کی تکمیل کے لیے وسیلے کے طور پر استعمال کیا جانا چاہئے تاکہ طلبا میں وہ ساری خوبیاں پیدا ہوسکیں جن کی ضرورت اس کی سماجی وانفرادی زندگی میں پڑسکتی ہے۔ تدریسیات اور وسائل کے رویے کی وضاحت کرتے ہوئے قومی درسیات کا خاکہ 2005 کہتا ہے:

> ''سوشل سائنس کی تدریس کو مزید تقویت بخشنے کی غرض سے باہمی تفاعل کے ماحول میں علم اور مہارت حاصل کرنے کے لیے طلبا کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔ سوشل سائنس کی تدریس کے لیے ایسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں جو تخلیقیت، جمالیات اور تنقیدی تناظر کو پروان چڑھائے نیز ماضی اور حال کے درمیان رشتے بنانے اور سماج میں ہو رہی تبدیلیوں کی تفہیم کے لیے بچوں کو اہل بنائے۔ مسائل کو حل کرنے، ڈرامے اور کردار کی ادائیگی چند ایسی زیر دریافت حکمت عملیاں ہیں جنہیں بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ تدریس کے لیے سمعی، بصری مواد بشمول تصاویر، چارٹ اور نقشے اور آثار قدیمہ اور تہذیبی وراثت کے نقوش (Replica) کے بڑے وسائل اختیار کرنے چاہئیں''۔ **(قومی اقتباس کا خاکہ - 2005)**

عزیز طلبا! قومی درسیات کے خاکے کے اقتباس سے آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ سماجی علوم کی تدریس کے کیا کیا مقاصد ہیں۔ ان کے حصول سے کن افادیت کی توقع ہے اور ان کے اکتسابات کے لیے کون سے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ سماجی علوم کے بہت بڑے مفکر روسو بچے کو ایک ایسا

رہبر تسلیم کرتا ہے جو تعلیمی روپی ڈرامے میں کلیدی کردار ادا کرنے والا ہے۔ روسو کے بعد بھی بہت سے سماجی اور تعلیمی مفکرین نے بچے، تعلیم اور معاشرے کے ضمن میں اپنے اپنے نظریات اور طریقہ کار کی وضاحت کی ہے مثلاً John Heinrich، Pestaloggy، Withen August، Froobel، John، Friedrich Hobart، Madam Maria Montessori اور Jones Walton وغیرہ۔ تاہم عالمی سطح کے ان مفکرین کے، سماجی علوم کے نظریات کو روبہ عمل لانا، سماجی، جغرافیائی اور معاشی حالات پر منحصر ہے کیونکہ ان نظریات کا زیادہ تر تعلق تعلیمی اداروں کے سماجی تعلیم کے تجربہ گاہوں اور منفرد کمرہ جماعت سے ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر آبادی والے ترقی پذیر ملک کے اسکولوں کے کمرہ جماعت میں ان نظریات پر عمل درآمد کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ لہٰذا ہمارے ملک کے ماہرین تعلیم نے ملکی سطح پر دستیاب وسائل کا استعمال کر کے سماجی علوم کی تدریس کے ہدف کو حاصل کرنے پر زیادہ زور دیا ہے۔

جدید تحقیق اور تعلیم میں تکنیک و ٹکنالوجی کے استعمال نے تدریس کے تصور اور دائرۂ عمل میں بہت سی تبدیلیوں کے لیے راہیں ہموار کر دی ہیں۔ چنانچہ آج کا کمرہ جماعت اور سماجی علوم کے استاد کے ذریعے صرف مواد مضمون کی منتقلی کا نام تدریس نہیں بلکہ مختلف طرح کی تکنیکوں، حکمت عملیوں اور طرز رسائیوں کے ذریعہ تدریس کو طلبا کے لیے مفید بنانے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس کے لیے اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلبا کو بھی تعلیمی مقاصد کی بہترین حصولیابی کے لیے برتاوی تبدیلی لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہتر حکمت عملی کے استعمال سے طالب علم کی آموزش پر بہتر اثر پڑتا ہے۔ بہتر نتائج کی حصولیابی کے لیے سماجی علوم کی تدریس میں منصوبہ بندی کے ذریعہ مقاصد، طریقہ تدریس اور اکتساب کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ عملی تدریس میں جمہوری طرز رسائی جو اعلیٰ اقدار کی حامل ہوں، کے ذریعہ بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ہمیں ایسے تدریسی طریقوں کو کام میں لانا چاہئے جن کے ذریعہ طلبا کو بذات خود سوچنے، قوت ارادی کو بیدار کرنے اور کامیابی کی راہ ہموار کرنے میں مدد ملے۔ عملی تدریس میں خواہ کوئی بھی طریقہ کار یا حکمت عملی کا استعمال کیا جائے مشاہدات و تجربات کی اہمیت مسلم ہے۔ چنانچہ کمرہ جماعت اور اس سے باہر فیلڈ ورک میں طلبا کو عملی مشاہدہ و تجربہ کے لیے حوصلہ افزائی و رہنمائی کی جانی چاہئے۔ مناجات، کردار نگاری، تحلیل اور کھیل کود کے ذریعہ طلبا میں مفید رجحانات پیدا کرنا بہتر تدریسی حکمت عملیوں میں شامل ہے۔ سماجی علوم کی تدریس میں رسمی طریقہ تدریس کے علاوہ مختلف ذرائع ابلاغ مثلاً تاریخی و سیاحتی مقامات، قدرتی وسائل، سفر و جغرافیائی خطے، مختلف ممالک کی جائے وقوع کو فلم اسکرپٹ، سلائڈ پروجیکٹر، ٹیلی ویژن، ٹیلی کانفرنسنگ وغیرہ کے ذریعے بہتر اکتساب کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عزیز طلبا! کمرہ جماعت میں تدریس کے وقت مختلف حکمت عملیوں، تکنیکوں اور طریقوں کو استعمال کرتے وقت طلبا کی تعلیمی صلاحیت، عمر، دلچسپیوں اور تدریسی مضمون کے تنوع (Diversity) کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ سماجی علوم کی تدریس میں عوامی وسائل، قدرتی وسائل، ترسیلی ذرائع، تدریسی اشیاء، سمعی و بصری امدادی ساز وسامان، درسی و نیم درسی کتابوں اور مختلف طرح کی سرگرمیوں کا استعمال طلبا کی ذہنیت، عمر، تخلیقی و تفہیمی صلاحیت اور درجات کے لحاظ سے کرنا چاہئے۔ اساتذہ کو وقتاً فوقتاً اعادہ اور اکتساب کی جانچ کے ذریعہ طلبا کی تفہیم کا اندازہ بھی لگانا چاہئے بلکہ جانچ کے جدید اور اصلاحی تدابیر کے مطابق یہ عمل مسلسل اور جامع ہونا چاہئے۔ عزیز طلبا! آیئے اب ہم سماجی علوم کی تدریس کے لیے موزوں و مناسب طریقے، حکمت عملی، تکنیک اور سرگرمیوں کا الگ الگ جائزہ لیں۔

3.4 اساتذہ مرکوز طرز رسائیاں (Teacher Centred Approaches)

سماجی علوم کی بہتر اکتساب کے لیے متعدد طرح کی طریقے اور طرز رسائیاں (Approaches) استعمال کی جاتی ہیں لیکن ان طرز رسائیوں کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہیں جن کے ذریعہ معینہ وقت میں متعین معلومات اور موضوعات کی جانکاری اور تفہیم طلبا کو بہم پہنچائی جا سکے۔ اساتذہ مرکوز طرز رسائی، درس وتدریس میں استعمال کی جانے والی طرز رسائیوں اور طریقوں میں سب سے قدیم ہے۔

اس طرح طرز رسائی میں اساتذہ اور درسی کتابوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔اس میں علم کا رول غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اس طرز رسائی میں اساتذہ کو اپنے مضامین پر خاطر خواہ مہارت رکھتے ہوئے ان علوم سے طلبا کو فیضیاب کرنے کا خاص مقصد ہوتا ہے۔طالب علم بحیثیت ایک خالی پیالے کے ہوتا ہے جس میں استاد علوم کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔اس طرز رسائی میں بچے کی شخصیت کو بہت کم دخل ہوتا ہے۔ کتابیں، مضامین، حوالے جات سب کے سب اساتذہ کے مخصوص کردہ اور زیر ہدایت ہوتی ہیں۔طالب علم کس قسم کی تعلیم حاصل کریں گے، کون سی کتابیں پڑھیں گے، کون کون سے علوم ان کے لیے موزوں اور مناسب ہے یہ طے کرنا اساتذہ کا کام ہے۔اس طرز رسائی میں جزا اور سزا دونوں کی گنجائش ہوتی ہے۔طلبا اساتذہ کے طے شدہ مضامین، علوم کو حاصل کرنے کے بعد یا یوں کہا جائے کہ مقررہ وقت میں ہضم کرنے کے بعد امتحان کی آزمائشوں سے گزرتا ہے اور نتائج کی خوشی اور مایوسی سے بھی دوچار ہوتا ہے۔

عزیز طلبا! آپ یہ جان چکے ہیں کہ سماجی علوم کے نصاب میں کئی مضامین کا احاطہ کیا جاتا ہے۔چنانچہ اس کی تدریس میں مختلف انواع کے تدریسی Approaches کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے۔سماجی علوم کے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ چند محدود تدریسی حکمت عملیوں اور طرز رسائیوں پر انحصار نہ کریں بلکہ مضمون اور درجے کے معیار کے حساب سے مختلف تکنیکوں کے ساتھ ان طرز رسائیوں کو بروئے کار لائیں۔محدود تدریسی طرز رسائیوں کے بار بار استعمال سے طلبا اکتاہٹ اور بیزاری (Borodom) محسوس کرتے ہیں۔چنانچہ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اپنے طریقہ تدریس اور طرز رسائیوں میں ایسا تنوع پیدا کریں جن سے طلبا کی انفرادی اکتساب اور اجتماعی نشو ونما ممکن ہو۔اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں میں مذکورہ باتوں کی کمی پائی جاتی ہے۔سماجی علوم کے مضمون کی انفرادیت کو دیکھتے ہوئے اساتذہ اپنے Introductional Inputs میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ (Wolverer & Scott -1988) نے اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور انپٹس کے کم فعال ہونے کی بات اپنی تحقیق میں کہی ہے۔چنانچہ اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں بالخصوص لکچر، لکچر مع وضاحت (Lecture demonstration) ماخذی (Source) اور اصلاحی نگرانی مطالعہ (Supervisory Study) جیسی طرز رسائیوں میں خاطر خواہ تبدیلی لا کر انہیں طلبا کے لیے زیادہ مفید اور کارآمد بنا سکتے ہیں۔ذیل میں ہم ان طرز رسائیوں کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

3.4.1 لکچر (Lecture)

سماجی علوم کی تدریس میں لیکچر کا طریقہ بہت ہی عام ہے۔یہ طریقہ تقریری یا بیانیہ طریقے کی ترقی یافتہ شکل ہے اور عام طور پر ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں میں اس کی افادیت بہتر تسلیم کی جاتی ہے۔تدریسی طریقوں میں لکچر سب سے عام ہے اور یہ تشریحی تدریس کی بھی ایک مثال ہے۔ اس طریقے میں اساتذہ کے ذریعے بلا واسطہ یا راست طور پر معلومات فراہم کیا جاتا ہے۔چونکہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتیں اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم

کے درمیان کی مضبوط کڑی ہوتی ہیں، اس لیے اس طریقہ تدریس کو اعلیٰ تعلیم میں استعمال کیے جانے والے طریقوں کا آغاز سمجھنا چاہئے۔ اساتذہ کو لکچر کی تیاری میں مواد مضمون کا انتخاب، ترسیلی زبان اور طلبا کی عملی استعداد کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ لکچر کے وقت بھی اس میں طلبا ساکت حال اور خاموش نہ ہوں بلکہ لکچر کے دوران اساتذہ کی بات کو متحرک ذہن کے ساتھ سماعت کر رہے ہوں۔ سماجی علوم کا مضمون کئی مضامین کی مربوط شکل ہوتی ہے طلبا و اساتذہ کو چاہیے کہ اس دوران لکچر کلاس کے ماحول کو سنجیدہ اور خوشگوار بنائے رکھیں۔ چند ایسے جملے اور سوالات کا تبادلہ طلبا اور اساتذہ کی طرف سے ہونی چاہئے جن سے عملی تدریس متحرک معلوم ہو۔ سماجی، سیاسی اور عصری مسائل مثلاً اقتصادی تعلیمی اور تاریخی عوامل کا جا بجا مثال و تذکرہ لکچر کی افادیت میں اضافہ کرتا ہے۔ دوران لکچر مواد مضمون کے تفہیم کی جانچ بھی اسی تعلیمی عمل میں بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ معلم کو چاہئے کہ لکچر سے پہلے اس کی منصوبہ بندی کرلے۔ منصوبہ بندی کرتے وقت تین نکات یا مراحل پر خاص توجہ دی جانی چاہئے:

(1) تمہید و تعارف

(2) پیش کش

(3) خلاصہ و نچوڑ

یہ تینوں مرحلے لکچر کے طریقے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں تعارفی کلمات آتے ہیں جس میں طلبا کو مخاطب کر کے طلبا اور اساتذہ میں ربط پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے سابقہ معلومات و تجربہ، پڑھائے گئے اسباق اور طلبا کی تفہیم کے ساتھ ساتھ سمعی و بصری تدریسی آلات کو استعمال کر کے لکچر کے اصل مقصد کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پھر دوسرے مرحلے میں اصل موضوع کو پیش کیا جاتا ہے جس میں ترسیل کی زبان کو بہت ہی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اساتذہ اصول و تصورات، حقائق و معلومات، اعداد و شمار کو بیان کرنے کے لیے تشریحی طریقہ اختیار کرتا ہے اور اس میں Verbal and Non-Verbal دونوں طرح کی تکنیکوں مثلاً زبانی لکچر اور اشارے کنائے (Gesture and Posture) غرض کہ ساری مہارتوں کا استعمال کرتا ہے جن سے اس کی ترسیل بہتر ہو اور طلبا میں اکتسابی عمل کا فروغ ہو۔ آخر میں اساتذہ کو اپنے پورے لکچر کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کرتے وقت طلبا سے اس مضمون پر تبادلہ خیال بھی کرنا چاہئے تاکہ لکچر کی افادیت اور مقاصد کے حصول کا پتہ لگایا جاسکے۔ لکچر طریقہ تدریس کی جہاں بہت ساری خوبیاں اور حوالے ہوتے ہیں وہاں اس کی کچھ خامیاں بھی ہیں۔

فوائد اور خوبیاں:

☆ لکچر طریقے کے ذریعہ سماجی علوم کے تمام مضامین کی معلومات بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔

☆ یہ طریقہ دوسرے طریقہ تدریس مثلاً تجربہ گاہی طریقے وغیرہ کے مقابلے کفایتی ہوتا ہے کیونکہ بیک وقت طلبا کے بڑے سے بڑے گروپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اس طریقے سے اساتذہ اور طلبا دونوں کے اوقات اور توانائی کو بچایا جاسکتا ہے۔

☆ یہ طریقہ تغیر پذیر ماحول میں اساتذہ، طلبا دونوں کے تناسب سے مناسبت رکھتا ہے۔

☆ اس کے ذریعہ طلبا اور اساتذہ دونوں اپنی سابقہ معلومات سے موجودہ عنوان کو جوڑ کر فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

☆ اس طریقے کے ذریعہ نصاب کی تکمیل وقت پر کی جاسکتی ہے۔

خامیاں وتحدیدیں (Limitations)

لکچر طریقے کی اپنے کچھ حدود اور خامیاں بھی ہیں جو دوسرے تدریسی طریقے کے مقابلے اس کی افادیت کو کم کرتے ہیں۔ مثلاً یہ طریقہ پوری طرح طلبا کی نفسیات پر مبنی نہیں ہوتا۔ اس میں کمرہ جماعت میں عمل در عمل اور سرگرمیاں محدود ہوتی ہیں۔ اس میں تفہیم کی سطح اوسط ہوتی ہے کیونکہ معلم اور متعلّم میں محدود پیمانے پر باہمی تبادلہ خیال (Intraction) کا موقع ملتا ہے۔ اس طریقہ تدریس کے ذریعہ معروضی اکتساب کا بہت ہی محدود موقع ملتا ہے۔ نیز یہ تدریسی طریقہ سبھی اساتذہ کے لیے یکساں اور مناسب نہیں ہوتا۔

3.4.2 لکچر مع مظاہرہ (Lecture Cum Demonstration)

لکچر مع مظاہرہ سماجی علوم کی تدریس میں استعمال ہونے والا ایک عملی طریقہ کے ساتھ ساتھ ایک تدریسی تکنیک ہے۔ اس تدریسی طریقے میں استاد کسی تصور، نظریے، عمل، تدبیر اور تجربہ سے حاصل شدہ نتائج کو پوری وضاحت کے ساتھ طلبا کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طریقے میں نفس مضمون اس کے دلائل اور ثبوت کو بہت اچھے انداز میں طلبا تک پہنچانے پر زور دیا جاتا ہے تاکہ اس مواد مضمون پر طلبا کو دسترس حاصل ہو جائے۔ اس طریقے میں اساتذہ بہت ہی متحرک ہوتے ہیں اور طلبا کم متحرک تاہم اساتذہ مواد مضمون کے مختلف نکات کو سامنے رکھ کر سوالات و جوابات کے ذریعہ طلبا کو متحرک کرتے ہیں۔ اس تدریسی طریقے میں اساتذہ کے حرکات وسکنات اور آواز کے زیروبم کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ طلبا ان عوامل سے اپنے خطاب میں دلچسپی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تفہیمی مہارت بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ثانوی درجات میں سماجی علوم کے اس تدریسی طریقے کا اور اس کی تکنیکوں کا اس وقت استعمال کرتے ہیں جب طلبا میں خصوصی مہارت پیدا کرنا مقصود ہو۔ لکچر مع مظاہرہ کے طریقہ کار میں اساتذہ کو چاہئے کہ طلبا کو بھی متحرک رکھیں۔ سماجی علوم کی تدریس میں نقشے بنانا، دنیا کے نقشے پر کسی ملک یا خطے کی نشاندہی کرنا، برّی، بحری راستوں اور معروف ومشہور بندرگاہوں کی نشاندہی کرنا معاشی نظام، اس کے کارخانے، معدنیات کی نقل وحمل وغیرہ لکچر مع مظاہراتی طریقے کی عملی شکل ہے۔

مظاہراتی طریقہ، تدریسی طریقے کے ساتھ ساتھ ایک فن اور مہارت بھی ہے۔ سماجی علوم کے دوسرے مضامین بھی اس طریقے سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔ بالخصوص نظریات، رجحانات، طریقہ ہائے عمل اور احساس وجذبات کو بھی شعوری طور پر مظاہرے کے ذریعہ طلبا میں مواد مضمون ذہن نشیں کرایا جاسکتا ہے۔ لکچر مع مظاہرہ کے طریقے اور تکنیک کو اپنانے کے لیے کمرہ جماعت میں اساتذہ کو چاہئے کہ اس کی منصوبہ بندی خصوصی طور سے کرے۔ تاکہ طلبا میں دلچسپی پیدا ہو۔ اس طریقہ کار کے ہر مرحلے کی منصوبہ بندی قبل از وقت کر لینی چاہئے۔ استاد کو چاہئے کہ مواد مضمون مظاہراتی عناصر اور طلبا کی ذہنی استعداد میں تال میل بنائے رکھے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ رائٹنگ بورڈ پر اس عمل کے مختلف مدارج کا خاکہ درج کرے۔ بہتر یہ ہو کہ اس خاکے کے لیے رولر بورڈ کا استعمال کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کمرہ جماعت کا ہر طالب علم اس عمل سے خاطر خواہ مستفید ہو اور اساتذہ کو یہ بھی چاہئے کہ اس تدریسی طریقہ میں بھی کام کرنے والی استعدادی اشیا کا انتظام تدریسی عمل شروع کرنے سے قبل کرے۔

لکچر مع مظاہرہ کے دوران اساتذہ کو چاہئے کہ معلومات کی ترسیل کا بہتر طریقہ اپنائے۔ مظاہرے کے طریقہ کار کو پیچیدہ اور گنجلک نہ بنا کر سادہ سلیس اور راست رکھے۔ لکچر کے مرکزی موضوع اور ہدف سے انحراف نہ کیا جائے۔ اس عمل میں تیزی اور جلد بازی نہ دکھایا جائے اور نہ مظاہرے کے عمل کو زیادہ طول طویل کیا جائے۔ اخیر میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ مظاہرہ اور اس سے متعلق باتیں تمام طلبا نے سمجھ لی ہیں اور اس

پورے عمل کا اعادہ کرتے ہوئے اختصار میں خلاصہ بھی بیان کیا جائے۔ Hands Outs کو آخر میں تقسیم کر کے اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ ان سرگرمیوں کو اس طرح سے عمل میں لائیں کہ ان کے بعد طلبا بھی اسی طرح کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس تدریسی طریقے کی خوبیوں میں جن باتوں کو شمار کیا جاتا ہے ان میں طریقے کا کم خرچیلا ہونا، اساتذہ مرکوز ہونا، تعلیمی نفسیات پر مبنی ہونا، طرز تدریس کا دلچسپ ہونا، مختلف آلات اور تدریسی ساز و سامان کا موثر ڈھنگ سے استعمال سیکھنا اور طلبا میں منطقی تبدیلی، مشاہداتی اور تفہیمی صلاحیت کا بروقت فروغ ہونا شامل ہیں۔ جبکہ اس طریقہ کار کی اپنی کچھ حدود اور خامیاں بھی ہیں جن میں طریقے کا طلبا مرکوز نہ ہونا، معلم کی ذہنی صلاحیت پر انحصار ہونا، طلبا میں تجربہ کی مہارت کا کم فروغ ہونا اور ست آموز طلبا کی صلاحیت سے مطابقت نہ ہونا وغیرہ شامل ہیں۔

3.4.3 ماخذی طریقہ (Source Method)

سماجی علوم کی تدریس میں ماخذی طریقہ کا بہت ہی اہم مقام ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا میں تاریخی حقائق اور وسائل کو دیکھنے، پرکھنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے، ان کا تحفظ کرنے اور اس سے حال و مستقبل میں سبق حاصل کرنے کے جذبے کا فروغ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ان میں کسی ماخذ خواہ وہ تاریخی ہو یا معاشرتی اور تہذیبی ان کے حقائق کا تجزیہ کرنے کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ خواہ وہ حقائق یا ماخذ بنیادی و اصلی ہوں یا ثانوی۔ پروفیسر ایم ڈبلو کیٹنگ نے تاریخ کی تدریس اور مطالعے میں ماخذی کتب اور دستاویز کے براہ راست استعمال پر زور دیا ہے۔ اس نے اس طریقے کے ذریعے تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے چار شرطیں بتائی ہیں۔ اول یہ کہ اس سے متعلق ساز و سامان سستے ہوں، دوسرے یہ کہ وہ ساز و سامان معلم اور طلبا کے درمیان تقسیم کرنے میں آسان ہوں، تیسرے یہ کہ ہوم ورک یا گھر کی تفویض دینے میں سہولت ہو اور آخری یہ کہ اس مضمون/سبق سے کچھ ایسی کلیات اور قوانین کا حصول ممکن ہو جن کا استعمال نئے مواد کو پیش کرنے میں کیا جا سکے۔ ماخذی طریقے کا استعمال ثانوی جماعتوں کی تدریس میں دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ایک بنیادی یا اصلی ماخذ کے طور پر اور دوئم ثانوی ماخذ کے طور پر۔ اصلی یا بنیادی ماخذ کو بھی ماہرین نے مزید دو زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک کا تعلق ان ظاہری اور طبعی باقیات و نشانات سے ہے مثلاً تاریخی مقامات، سڑکیں، عمارتیں، مقبریں، انسانی باقیات، کپڑے، فرنیچر، گھریلو ساز و سامان، جنگی ساز و سامان، پینٹنگس اور مجسمے، مہریں، حکم نامے، دستاویزات اور مشین وغیرہ جبکہ دوسرے کا تعلق ان زبانی یا تحریری حکم ناموں سے ہے جو قوانین، عدالتی فیصلے، دفتری نکات، خودنوشت، خطوط، روزنامچے، اسناد، رسیدیں، اخبارات، رسائل، اشتہارات، کتابیں، کیٹلاگ اور اسی نوع کی دیگر اشیا کی شکل میں دستیاب ہیں۔ ثانوی ماخذ (Secondary Resources) میں ان تحریروں کو شامل کیا جاتا ہے جو اس زمانے کے واقعات بیان کرتے ہیں خواہ وہ چشم دید گواہوں کے ذریعہ دیئے گئے بیانات پر مبنی ہوں یا پھر بنیادی ماخذ کے تجربے کے بعد لکھے گئے ہوں۔ مثلاً پارلیمنٹ کے ذریعہ پاس کئے گئے قوانین کو بنیادی ماخذ اور اس کو ٹھیک اسی طرح اخبارات و رسائل میں شائع شدہ مواد Secondary Sources کہلائیں گے۔ اسی طرح یو جی سی کے ذریعہ شائع شدہ اعداد و شمار ابتدائی ماخذ ہوں گے جبکہ ان ہی اعداد و شمار کو نصابی کتابوں کے ذریعہ شائع کیا جانا اور اس سے استفادہ کرنا ثانوی ماخذ کہلائیں گے۔

کمرہ جماعت میں ماخذی طریقے سے پڑھانے کے لیے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ تدریس سے پہلے ان عنوانات (Topics) یا مضمون سے متعلق عمارتیں، یادگار، تاریخی حقائق کے دستاویزات کو ایک بار طلبا کو دکھا دیں۔ ہو سکے تو میوزیم کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد درسی کتاب میں دیئے گئے مذکورہ عنوانات کو چارٹ ماڈل اور رائٹنگ بورڈ کا سہارا لے کر تدریسی حکمت عملیوں کے ذریعے تدریسی نکات سمجھائیں۔ تدریسی

توضیحات کے خاتمے کے بعد تیسری منزل کے تحت اساتذہ کو چاہئے کہ اعادہ کے طور پر طلبا کی تفہیم کی جانچ کریں اور ان موضوعات/عنوانات کے ذیل میں گھر کے تفویضات (Home Work) دیں اور اس کی اصلاح بھی کریں۔

ماخذی طریقۂ تدریس کی کچھ اپنی خوبیاں ہوتی ہیں تو اس میں کچھ نقص اور اس کی حد بندیاں بھی ہیں۔ اس تدریسی طریقے کے ذریعے طلبا میں تجسس پیدا ہوتا ہے، حقائق کی تلاش کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔ معروضیت پسندی کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔ اپنی وراثت کے تحفظ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ابتدائی سطح کی تحقیق اور اعداد و شمار جمع کرنے کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔ ذہن تاریخی حقائق کی طرف رجوع ہوتا ہے اور سست ذہن/کند ذہن طلبا بھی اس میں دلچسپی لے کر اپنی لیاقت کا فروغ کرتے ہیں۔ اس تدریسی طریقے کی خامیاں اور دشواریاں ہیں: نصاب کا وقت معینہ پر تکمیل میں مشکلات، ضروری ساز و سامان کا ہر جگہ موجود نہ ہونا۔ تاریخی ماخذ کے بنیادی اشیا کی کمی یا ان کے زیادہ ہونے کا خطرہ، نصابی تربیت کا فقدان اور امتحانات کے طریقہ میں دشواری خاص ہیں۔ کل ملا کر ماخذی طریقہ کے لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ طریقہ طلبا اور جماعت کی سطح کے لحاظ سے استعمال کرنے پر زیادہ کارآمد ہے اور اس کے لیے اساتذہ کا تاریخی مزاج بھی ہونا چاہئے۔

3.4.4 اصلاحی نگرانی مطالعہ (Supervisory Study)

اس تدریسی طریقے میں استاد کے ذریعے اپنے درجہ کے تمام طلبا اور طالبات کے گروپ کو کوئی ٹاسک/کام دیا جاتا ہے اور طلبا دیئے گئے کام کو ٹیبل کے چاروں طرف بیٹھ کر ایک ٹیم/گروہ کی شکل میں کرتے ہیں اور جب کوئی مشکل، دقت اور الجھن محسوس کرتے ہیں اور وہ اس کا حل نہیں نکال سکتے تب وہ اپنے اساتذہ کی مدد کی درخواست کرتے ہیں اور اساتذہ ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ عام طور سے اس تدریسی طریقے میں اساتذہ کا کام صرف نگرانی کا ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ طلبا کی تعلیمی عمل میں اصلاح بھی کرتے ہیں۔ ان نگرانی و اصلاح پر عمل پیرا ہو کر طلبا دیئے گئے کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ اس تدریسی طریقے کی پیروکار Author C. Bining اور David H. Bining ہیں۔

اصلاحی نگرانی مطالعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ درجے میں انفرادی اختلاف کے مسئلے کو بہت حد تک دور کیا جا سکتا ہے۔ اس تدریسی طریقے کے ذریعے تعلیمی کاموں میں ناکام ہونے سے بچا جا سکتا ہے اور طلبا اپنی ذہنی سطح و استعداد کے مطابق کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ دیئے گئے کام میں گروپ کا ہر طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس تدریسی طریقے کے ذریعے اساتذہ و طلبا میں بہتر رابطے استوار ہوتے ہیں۔ طلبا اپنے اساتذہ کو صلاحیتوں اور اساتذہ اپنے طلبا اور ان کی انفرادی دلچسپیوں، خامیوں اور خوبیوں کی پہچان کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے متعلّم معلم روابط خوشگوار ہو جاتے ہیں۔ عام کمرہ جماعت میں یہ عمل بہت کم پایا جاتا ہے۔ اس طریقے میں استاد ایک مددگار اور رہنما کا کام کرتا ہے۔ اسے اپنے طلبا کو اور ان کی پریشانیوں کو سمجھنے کا ان پر دھیان دینے کا اور مشکلات سے نکالنے میں مدد کرنے کا زیادہ سے زیادہ وقت ملتا ہے۔ اس تدریسی عمل کے ذریعہ طلبا میں کئی طرح کی اضافی مہارتوں کا فروغ ممکن ہوتا ہے جو ان کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ خصوصی طور پر اس عمل میں جن مہارتوں کا فروغ ہوتا ہے ان میں سماجی علوم کے مختلف طرح کے مواد کا مطالعہ، انسائیکلو پیڈیا سے معلومات حاصل کرنے کا طریقہ، ڈکشنری کے استعمال کرنے میں مہارت، نقشے، Atlas، Index اور گرافکس وغیرہ کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کی استعداد و مہارت شامل ہے۔

اصلاحی نگرانی مطالعہ کے کچھ حدود اور متعین ہیں اور کچھ ماہرین تعلیم نے اس تدریسی طریقے پر اعتراض بھی کیا ہے۔ بعض محققین نے فطین و ذہین طلبا کے حصول علم میں اسے مخل بتایا ہے۔ اس تدریسی طریقے میں بہت زیادہ وقت درکار رہتا ہے جو کسی نصابی یا ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے

متعین وقت سے زیادہ ہوتا ہے۔ بعض ماہرین تعلیم اسے زیادہ خرچیلا بتاتے ہیں جس سے طلبا و والدین پر خرچ کا اضافی بوجھ پڑتا ہے۔ یہ تدریسی طریقہ اساتذہ کی اہمیت و بہتر رول کی نفی کرتا ہے۔ بہرحال سماجی علوم کی تدریس میں جغرافیہ اور تواریخ کے مضامین کی تدریس اس کے ذریعہ بہتر طور پر کی جاسکتی ہے گو کہ تعلیمی ادارے اس کے لیے احتیاطی تدابیر کریں۔

3.5 طلبا مرکوز طرز رسائی (Learner-centred Approaches)

بعض ماہرین تعلیم نے طفل مرکوز طرز رسائی یا تعلیم کو مروجہ کتابی تعلیم کے خلاف بغاوت تصور کیا ہے۔ طلبا مرکوز طرز رسائی میں مختلف طریقوں کے ذریعہ طلبا کی رہنمائی کی جاتی ہے اور اس عمل میں معلم کی حیثیت ایک مشاہد یا گائڈ کی ہوتی ہے جو ضرورت کے لحاظ سے ان طلبا کی رہنمائی کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی بھی۔ اس طرز رسائی کا تصور زندگی کے اس فلسفے پر مبنی ہے جو انسان کو مکمل اور خود کفیل بنانے کی طرف راغب کرتی ہے۔ طلبا مرکوز طرز رسائی، حکمت عملی یا تکنیکوں میں اساتذہ کی مداخلت کم سے کم ہونی چاہئے۔ (Woolever and Scott -1986) کے مطابق اگر ہر طالب علم کو انفرادی طور پر کام کرنے کے لیے یا ہم جماعت کے چھوٹے گروپ کے ساتھ اساتذہ کی کم از کم نگرانی یا مداخلت کے بغیر کام کر کے مقررہ علم حاصل کر لی جائے تو اسے طلبا مرکوز طرز رسائی یا (Student Contred Approach) کہا جاسکتا ہے۔ اس طرز رسائی میں طلبا میں تخلیقیت، خود اکتسابی، اپنے درجے میں کام کے متعلق مثبت رجحان اور اثرات کا فروغ ہوتا ہے۔ حالانکہ طلبا مرکوز طرز رسائی میں طالب علم کا سب سے بڑا رول ہوتا ہے لیکن اساتذہ ان تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور خاکہ تیار کرتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر طلبا ان سرگرمیوں کو انجام دے کر علم اور تجربات حاصل کرتے ہیں۔ طلبا کے لیے اس طرز رسائی کے تحت تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت یا خاکہ بناتے وقت اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلبا کی عمر، ان کی دلچسپیوں، تعلیمی سطح اور نفسیات و طے شدہ اوقات کا خاص خیال رکھیں۔ عزیز طلبا! سماجی علوم کی تدریس میں طلبا مرکوز طرز رسائی کے زمرے میں ہم جن طرز رسائیوں پر مختصراً روشنی ڈالیں گے ان میں پروجیکٹ، مسائلی حل، بحث و مباحثہ، استقرائی و استخراجی، مشاہداتی اور تشکیلی طرز رسائیاں خاص طور سے شامل ہیں۔

3.5.1 پروجیکٹ (Project)

سماجی علوم کے تقریباً سبھی مضامین میں پروجیکٹ میتھڈ یا طرز رسائی کے ذریعہ تدریس کا کام انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک معروف طلبا مرکوز طرز رسائی ہے جو اپنے آپ میں انفرادی امتیازات رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ بہتر اکتسابی نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرز رسائی کے ذریعہ طلبا اپنے موضوعات کی معلومات حاصل کرتے ہیں اور ان معلومات کے حصول کے لیے مختلف تکنیکوں اور طریقہ کار کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے ذریعہ طلبا میں انفرادی غور و فکر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور مل جل کر کام کرنے کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا میں مساوات اور جمہوری طرز عمل کی عادت پڑتی ہے۔ پروجیکٹ طرز رسائی کے ذریعہ طلبا کی ترسیلی اور ابلاغی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور طلبا مختلف طرح کی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور سرانجام دینے میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ذریعہ مختلف طرح کی انفرادی خوبیاں اور صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور استدلالی، تخلیقی اور تنقیدی شعور پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے عملی زندگی میں استحکام حاصل کرتے ہیں۔

پروجیکٹ طرز رسائی جن اصولوں اور اعمال پر زور دیتا ہے ان میں پروجیکٹ کا مصرف اور مقصد، سرگرمیاں، تجربات، معاشرتی تجربات،

حقائق، آزادی اور افادیت کے اصول خاص ہیں۔ عام طور سے سماجی علوم کی تدریس میں چار طرح کے پروجیکٹ طرز رسائی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے تعمیل وتشکیل پرمبنی پروجیکٹ، مصارف پرمبنی، مسائل پرمبنی، مشق وسرگرمیوں پرمبنی پروجیکٹ وغیرہ۔ مذکورہ قسم کے پروجیکٹ کو تاریخ، جغرافیہ اور سماجی علوم کے متعلق مشاغل مثلاً وادی سندھ کی تہذیب کا زوال، مغلیہ سلطنت کا زوال، ہندوستان پر انگریزی حکومت کے اثرات، اقوام متحدہ کی حصولیابیاں، زراعت پر مانسون کے اثرات اور قطبین پر غیر معمولی طرز زندگی کو پروجیکٹ طرز رسائی کے ذریعہ ذہن نشیں کرایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ سماجی علوم کی تدریس میں پروجیکٹ طرز رسائی آموزشی عمل کے لحاظ سے بہت ہی کارآمد ہے تاہم اس کی کچھ حدود متعین ہیں اور کچھ عملی دشواریاں بھی ہیں مثلاً بعض پروجیکٹ کا خرچیلا ہونا، متعین وقت میں اس کی تکمیل نہ ہونا اور ہر اسکول میں اس کے لیے سماجی علوم کے تجربہ گاہ کا نہ ہونا اس کی افادیت کو محدود کرتے ہیں۔

3.5.2 مسائلی حل (Problem Solving)

مسائلی حل یا Problem Solving طرز رسائی طلبا مرکوز طرز رسائیوں میں سے ایک اہم تدریسی طرز رسائی ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا میں سوچنے سمجھنے، تجربہ کرنے اور مسئلے کا حل دریافت کرنے کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ دور جدید میں Problem Solving طرز رسائی کے ذریعہ ابتدائی درجات سے ہی بچوں میں تدریسی اور آموزشی عمل پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً چار پانچ سال کے بچے کو مصنوعی یا پلاسٹک کی اینٹیں اور ساز وسامان Kits Box مہیا کیا جاتا ہے اور بچے کو اس کے ذریعہ مکان تیار کرنے کی پیشکش کی جاتی ہے۔ بچہ بار بار اس کو ترتیب دیتا ہے اور بالآخر ان ساز وسامان سے کمرہ تیار کردیتا ہے۔ مسائلی حل طریقہ کار کے ذریعے بچوں میں استدلالی قوت کے ساتھ ساتھ منصوبہ بندی، ترتیب و ترکیب، تنظیم اور ذہنی تجربہ پیدا کیا جاتا ہے۔ عام طور سے ثانوی سطح کے ابتدائی درجات میں موسم، ان میں پیدا ہونے والی سبزیاں اور پھل، لگائے جانے والے پودے، ان کی افزائش، حالات اور فصلوں کے خراب ہونے کے وجوہات دریافت کرنے کو بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اس سطح پر اسی زمرے کے مسائل کا حل نکالنے کے لیے سماجی علوم کے اہم مضامین مثلاً تاریخ، جغرافیہ، شہری علوم اور ماحولیاتی مطالعہ سے مسائل اخذ کیے جاتے ہیں۔ اعلیٰ ثانوی جماعتوں میں کچھ اس سے زیادہ مشکل مسائل کی حل کی طرف طلبا کی توجہ مرکوز کرائی جاتی ہے مثلاً بے تحاشہ بڑھتی ہوئی آبادی پر کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے، زراعت کے معاملے میں ہم کس طرح خودکفیل بن سکتے ہیں۔ سائکلون آنے کی وجوہات کیا ہیں، بعض معدنیات کا رنگ کالا، بھورا یا بعض کا سفید کیوں ہوتا ہے، اکبر اعظم کی کامیابی کی کیا وجوہات ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

مسائلی حل طرز رسائی میں ایک مکمل لائحہ عمل کا تیار کیا جانا اور اس پر کاربند ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیے جن مراحل سے طلبا گزرتے ہیں ان میں مسئلے کی تلاش اور انتخاب، معلومات کا جمع کرنا اور ان کی تنظیم وتربیت، تجربہ اور حل، نتیجے کا انتخاب کرنا اور Define کرنا پھر اس پر مفروضہ قائم کرنا اور اس کی تردید، تصدیق اور جانچ کر کے نتیجہ اخذ کرنا نیز اس نتیجے یا Statement یا خلاصے پر بحث ومباحثہ کرنا شامل ہیں۔ مسائلی حل طرز رسائی طلبا کو تعلیم اور عملی زندگی سے ہم آہنگ کرتی ہے۔ یہ طریقہ کار مختلف مضامین کے درمیان ومناسبت پیدا کرتا ہے۔ طلبا کی حقیقی ضرورتوں اور تعلیم کے درمیان پل کا کام کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ مختلف تعلیمی اقدار کا حصول اور فروغ ممکن ہوتا ہے اور طلبا اساتذہ کی نگرانی اور رہنمائی میں تعلیمی امور کی انجام دہی سیکھتے ہیں۔ یہ طرز رسائی طلبا میں ذہنی تحریک، استدلالی قوت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں معلومات اور اچھے مطالعے کی عادت کا فروغ دیتی ہے۔ اس کے ذریعے تنقیدی، استدلالی، شماریاتی اور تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔ Problem Solving طرز رسائی

کی بہت ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ اس کی کچھ خامیاں بھی ہیں۔مثلاً اس طرز رسائی میں ذہنی شمولیت زیادہ اور جسمانی کم ہوتا ہے۔بعض ماہرین نے چھوٹے درجات میں اس کے استعمال کو وقت کا بے جا استعمال کہا ہے۔ بڑی جماعتوں میں اس طرز رسائی کو کامیاب بنانے کے لیے اکثر اسکولوں میں سازو سامان اور References / Resource Books کی کمی پائی جاتی ہے۔نیز اس میں اتنا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے کہ متعین وقت پر نصاب کا مکمل ہونا مشکل ہوتا ہے۔

3.5.3 بحث و مباحثہ (Discussion)

بحث و مباحثہ یا Discussion طلبا مرکوز طرز رسائی میں ایک اہم تدریسی وسیلہ ہے اور یہ گروپ ٹیچنگ کی ترقی یافتہ شکل ہے۔اس میں طلبا کے خود اکتسابی عمل کی زیادہ سے زیادہ گنجائش ہے۔اس کے ذریعہ طلبا کے گروپ میں اعلیٰ ادرا کی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔سماجی علوم کی تدریس میں بحث و مباحثہ طرز رسائی بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔اس کے ذریعہ اجتماعی وفکری عمل کا موازنہ ومشاہدہ بہتر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ اس طرز رسائی کی کامیابی میں اس گروپ کے افراد کا مشترکہ عمل نظریات، اصلاحات اور وسائل کی بہترین پیشکش ہے۔اس میں اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ موزوں اور مناسب مواقع فراہم کرتے ہوئے طلبا کی شمولیت کو یقینی بنائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ عام طور پر اساتذہ کلاس ٹیسٹ کے جوابات پر Feed Back، لکچر کے اختتام پر شبہات کا ازالہ اور دوران لکچر پیش آنے والے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کلاس روم میں یکسانیت اور اساتذہ مرکوز بوجھل گفتگو کو ختم کر کے کمرہ جماعت کا ماحول خوشگوار اور متحرک بناتا ہے۔اس طرز رسائی کی تنظیم کے لیے اساتذہ کو چاہئے کہ مباحثہ شروع کرنے سے قبل طلبا اور سوالات کے معیار کی جانچ کرے۔ یہ بھی اندازہ لگائے کہ مباحثے کے اختتام پر اس کے کیا اہم پہلو ہوں گے۔مباحثے سے ماخوذ خام یا ادھورے نتائج کو پورا کرنے کی صلاحیت بھی اساتذہ میں ہونی چاہئے جو طلبا کے جواب کے بعد ظاہر کیا جائے۔ بحث و مباحثہ دونوں طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔اس کی کامیابی اور اثر آخر میں گروپ لیڈر یا ثالث کی علمی قابلیت پر منحصر ہے۔

عام طور پر اس طرز رسائی سے طلبا میں جن علمی اقدار کا فروغ ہوتا ہے ان میں دوسروں کی بات کو توجہ سے سننا، معروضیت کا مظاہرہ کرنا، جذباتی نہ ہونا، کھلے ذہن کے ساتھ دوسروں کے خیالات کا احترام کرنا، مباحثے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے حقائق وشواہد کے ساتھ اسے پیش کرنا، آواز واضح اور بلند رکھنا، بے جا حاوی ہونے یا اپنے خیالات کو تھوپنے کی کوشش نہ کرنا، گروپ کے قابل اطمینان فیصلے پر پہنچنے کی اہلیت رکھنا اور اپنے گروپ کے افراد پر اعتماد رکھتے ہوئے فیصلے کی تائید وتوثیق کرنا خاص ہیں۔

3.5.4 استقرائی واستخراجی (Inductive and Deductive)

کسی بھی مضمون کی تدریس کے لیے عمومی طور پر جو طرز رسائیاں اور طریقہ کار اپنائے جاتے ہیں وہ یا تو استقرائی ہوتی ہیں یا استخراجی۔ سماجی علوم کی تدریس کے تقریباً سارے طریقے اور طرز رسائیاں انہیں دونوں طریقوں پر انحصار کرتی ہیں۔

استقرائی طریقہ دراصل ترویجی طریقہ ہے۔اس طریقے کے ذریعہ طلبا بذات خود حق کی تلاش وجستجو کرتے ہیں۔استقرائی طریقہ تدریس میں جو ذیلی طریقہ تدریس آتے ہیں ان میں مشاہدہ کا طریقہ خاص ہوتا ہے۔اس میں طلبا کو جو مواد فراہم کئے جاتے ہیں کے وہ تجزیہ کے ذریعہ اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو اُجاگر کرتا ہے، اس کی درجہ بندی کرتا ہے، اس کا موازنہ کرتا ہے اور تعبیر وتعمیم کے بعد اس کا اطلاق کرتا ہے اور پھر اس کی

تصدیق کرتا ہے۔ استقرائی طریقہ کی متعدد خوبیوں میں حصول علم اوراس کی آزادی کے ساتھ ترسیل، ذہنی استعداد کا فروغ، اسباق اور مشق کو دلچسپ بنا کر چیلنجنگ ماحول سے نبرد آزما ہونا، طلبا میں خود اعتمادی اور با اختیاری کا جذبہ پیدا کرنا، مسائل کے حل ہونے کے اختتام تک کوششیں جاری رکھنا وغیرہ خاص ہیں۔ استقرائی طریقہ کار میں بچہ قدرتی ماحول میں علم کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور تجربات اور مشاہدات کے ذریعہ مسائل پر قابو پانے کی سعی کرتا ہے اور اکثر و بیشتر وہ اپنی عقل و شعور سے بامقصد نتائج اخذ کر لیتا ہے۔

استخراجی طریقہ سے مراد منطقی عمل کے استخراج کے ذریعہ مختلف حقائق کے متعلق معلومات حاصل کرنا ہے۔ اس کے ذریعہ اصول وضوابط اور تعمیم کو مثالوں کی مدد سے سمجھایا جاتا ہے اور ان حالات سے باخبر کیا جاتا ہے جن کی مدد سے طلبا حقائق کو ثابت کر دیں۔ یہ طریقہ تدریس یہ طلبا اور اساتذہ دونوں کے لئے تدریس میں آسانی پیدا کرتا ہے، یہ طریقہ نہایت ہی کم خرچیلا ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا اور اساتذہ دونوں وقت اور قوت کی بچت کرتے ہیں۔ ابتدائی درجات کے طلبا کے لئے یہ طریقہ کار نہایت موزوں ہے جو بذات خود حقائق کی تلاش نہیں کر سکتے ان کے لئے یہ تیار شدہ مواد کا کام کرتا ہے۔ ایک ماہر تعلیم آئی۔ اے میلر نے استقرائی اور استخراجی طریقہ کار کی افادیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"Introduction is the making of the tools of thought and deduction is using its tools."

گویا استقرائی و استخراجی طریقہ تدریس ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کا تکملہ ہیں۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے کوئی شخص حقائق کی تلاش میں اپنی دونوں ٹانگوں پر چل کر کامیابی حاصل کرتا ہے۔

3.5.5 مشاہداتی طرز رسائی (Observation Approaches)

مشاہداتی طریقہ سماجی علوم کی تدریس کے معروف طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس کی مدد سے طالب علم اپنے ذہنی عمل، جذباتی، سماجی نشو نما، دلچسپیوں، مشغلوں اور عادات کے ذریعہ اکتساب کرتا ہے۔ مشاہداتی طریقے سے اساتذہ کو بھی سبق کی تفہیم کرانے، مسائل کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کر کے طلبا کو باور کرانے میں مدد ملتی ہے۔ سماجی علوم کی تدریس میں مشاہداتی طریقے کے ذریعہ مختلف طرح کے حقائق عمارتوں، آثار قدیمہ اور قدیم علوم و فنون کے باقیات کو سمجھا، پرکھا اور جانا جا سکتا ہے۔ اس طریقے کے ذریعہ مذکورہ چیزوں اور مقامات کو طلبا دیکھتے ہیں، ان کے متعلق سنتے ہیں، پڑھتے ہیں، ان کی جانچ کرتے ہیں اور تجزیہ کے لئے حقائق اور Data جمع کرتے ہیں۔ مختلف درجات میں تعلیم کی مختلف سطحوں پر مشاہداتی طریقے کے ذریعہ طلبا کو علوم و تجربہ فراہم کرایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اسپتالوں، ٹیلی فون ایکس چینج مواصلاتی دفاتر، ریلوے، میوزیم، ایئر پورٹ، ٹرانسپورٹ میوزیم، تین مورتی بھون، سرلا تارا منڈل، تاج محل، لال قلعہ وکٹوریہ میموریل، انڈیا گیٹ، راشٹر پتی بھون وغیرہ کو دکھا کر طلبا کے مشاہدے کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور اس کے ذریعہ ان میں مذکورہ عمارتوں اور چیزوں کے تئیں حقائق اکٹھا کرنے کا جذبہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بڑی کلاسوں میں مشاہداتی طریقہ کے لئے کچھ شرائط اور اصول کو سامنے رکھنا چاہئے۔ مثلاً کن امور کا مشاہدہ کرنا ہے۔ مشاہدے کا اندراج کس طرح سے کیا جائے، ان حقائق کی صحت، درستگی اور حشمت کو آخری شکل دینے کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا جائے۔ مشاہد اور مشاہد الیہ میں کس طرح کا رابطہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ مشاہدے کا مقصد، جواب دینے والوں کا پس منظر، ماحول، سماجی رویہ، معلومات و مشاہدے کا دورانیہ اور صرف ہونے والے وقت کو پہلے سے طے کر لینا ضروری ہے۔

3.5.6 تشکیلی طرز رسائی(Constructive Approaches)

تشکیلی طرز رسائی کے ذریعہ آموزش اور علم کی تعمیر وتشکیل اور اطلاق ممکن ہوتا ہے۔اس طریقہ کار میں آموزگار کے سامنے پیش کی گئی چیزوں، سرگرمیوں کو وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر اور ان نئے خیالات کی بنیاد پر جو پہلے سے ان میں موجود ہوتی ہیں سے مربوط کر کے اپنے علم کی تعمیر و تشکیل کرتا ہے۔دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تشکیلی عمل کے ذریعہ آموزگار انفرادی اور اجتماعی طور پر آموزش کے ساتھ ساتھ معنی ومفہوم کی تشکیل کرتا ہے۔بچوں کی وقوفی صلاحیت کی ترقی میں استاد اپنے کردار کے ذریعہ تقویت پہنچا سکتا ہے۔وہ طلبا کو تعمیر علم وعمل میں زیادہ فعال بنانے میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔اس طرز رسائی میں بچوں کو ایسے سوالات پوچھنے کا موقع دیا جانا چاہئے جن کے ذریعہ انہیں کمرہ جماعت میں سیکھی ہوئی باتوں اور اکٹھا کئے ہوئے حقائق سے باہر کے واقعات وحالات کو جوڑ کر دیکھ سکیں۔اس عمل میں رٹنے رٹانے یا محض یاد کرنے اور سوال کے مختصر جواب پانے کے بجائے طلبا کو خود اپنے الفاظ میں ذاتی تجربے کے ذریعہ جواب دینے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔اس طریقہ کار کے ذریعہ طلبا کو اپنی فہم کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔سماجی علوم کی درسیات میں اس طریقہ کار یا طرز رسائی کو لازمی طور پر نافذ العمل کیا جانا چاہئے اور جو استاد و طلبا اس کی طرف مائل ہوں ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔اس طرز رسائی میں استاد صرف سہولت فراہم کرنے اور مشاہدہ کرنے والے شخص کی حیثیت رکھتا ہے اور طلبا کے ذریعہ معلومات کی تشکیل کے عمل میں، اس کے ردعمل میں اور اس کی تشریح وتعمیر میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

3.6 حکمت عملیاں اور تکنیکیں (Strategies and Techniques)

سماجی علوم کی تدریس میں مختلف قسم کے تدریسی طریقے، حکمت عملیاں اور تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ طلبا کے اندر ذہنی اکتاہٹ پیدا نہ ہو۔بعض ایسی حکمت عملیاں اور تکنیکیں ہیں جن سے طلبا کی دلچسپی درس وتدریس کے عمل میں برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ان کے ذریعہ انفرادی و اجتماعی اکتساب میں ذوق وشوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ان تدریسی حکمت عملیوں اور تکنیکوں میں بعض ایسی اساتذہ مرکوز اور طلبا مرکوز حکمت عملیاں اور تکنیکیں ہیں جن کے ذریعہ اکتساب کے مثبت اہداف کو آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ان میں ذہنی مشق، گروہی تدریس اور ذہنی وتصوراتی خاکہ خاص ہیں جن کے متعلق ہم بات کریں گے۔

3.6.1 ذہنی مشق(Brain Storming)

عزیز طلبا Brain Storming ایسا طریقہ کار ہے جس کے ذریعہ طلبا کی تخلیقی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔اس حکمت عملی میں وہ مسائل کو حل کے لئے Teacher کے ذریعہ پیش کئے جاتے ہیں جو مخصوص قسم کے ہوتے ہیں۔مثلاً سماجی علوم کا استاد ٹیلی ویژن پر اپنے طلبا سے ایسے پروگرام دیکھنے کو کہے جن کا تعلق انسانی مسائل سے ہو مثلاً آلودگی کا مسئلہ، آبادی کا مسئلہ اور بے روزگاری کا مسئلہ اور پھر ان مسائل سے متعلق کمرہ جماعت میں سوال وجواب کے ذریعہ ان مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ان کے ممکنہ حل کو یکے بعد دیگرے استاد رائٹنگ بورڈ پر لکھے اور طلبا سے اس فہرست کے ذریعہ حل تلاش کرنے کی کوشش کرنے کو کہے۔اس حکمت عملی میں آزادانہ موضوع پر انفرادی واجتماعی رائے قائم کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔کسی کے ذریعہ ان خیالات پر تنقید یا تنقیص کرنے کا حق نہیں ہونا چاہئے۔ہر طالب علم کے اپنے نقطہ نظر اور اظہار

رائے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے سب کے خیالات کو نوٹ کرنا چاہیے اور اگلے سیشن میں اساتذہ کے ذریعہ پیش کیے جانے والے خیالات سے مربوط کرکے ان کی جانچ کرنی چاہیے۔ یہ حکمت عملی طلبا کو انفرادی طور پر تخلیقی قوت فراہم کرتی ہے اور اظہار خیال کے قابل بناتی ہے۔

3.6.2 گروہی تدریس(Team Teaching)

درس وتدریس کے ضمن میں گروہی تدریس یا Team Teaching کا تصور قدرے نیا تصور ہے۔ سب سے پہلے 1955 میں امریکہ کے ہارورڈ یونیورسٹی میں اس کی شروعات ہوئی۔ پھر امریکہ کی دوسری یونیورسٹیوں نے اس طریقہ تدریس کی آزمائش کی۔ 1970 کی دہائی میں تقریباً تمام امریکی یونیورسٹیوں نے اس طریقہ کار کو اپنا لیا۔ گروہی تدریس میں عمومی طور پر دو سے زیادہ اساتذہ مل کر کسی مضمون کی تدریسی خدمات کو انجام دیتے ہیں۔ کسی مضمون کو اس کی مختلف جہتوں کو آپس میں اپنی دلچسپی اور لیاقت کے لحاظ سے تقسیم کر لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اساتذہ خود سے کسی زیادہ تجربہ کار اور معمر استاد کو اپنا لیڈر منتخب کر لیتے ہیں اور اسی کی رہنمائی میں نصاب کی تقسیم کے لیے طریقہ کار، Working Hour اور تدریسی حکمت عملیاں اپناتے ہیں۔

سماجی علوم کی تدریس میں گروہی تدریس کی افادیت مسلم ہے کیونکہ اسکولی سطح پر سماجی علوم میں کئی مضامین مثلاً سماجیات، سیاسیات، جغرافیہ، تاریخ اور معاشیات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ کوئی ضروری نہیں کہ سماجی علوم کا استاد ان سبھی مضامین میں مہارت رکھتا ہو۔ اس لئے کئی اساتذہ اپنے اپنے اختصاص کے بنا پر اس کے مختلف حصوں/ یونٹوں کو آپس میں تقسیم کر کے پڑھاتے ہیں۔ اس سے وقت کی بچت تو ہوتی ہی ہے طلبا میں اکتساب کی روتیز ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ تدریس ایک لچیلا طریقہ ہے۔ اس طریقے میں معلم، متعلم اور غیر تدریسی عملہ مثلاً تجربہ گاہوں سے منسلک عملہ مل کر کام کرتے ہیں جو موثر تدریس کی بنیاد بنتی ہے۔ یہ طریقہ کار اساتذہ کو اور طلبا کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرکے کام کو آسان اور زود فہم بناتا ہے۔ اس میں رہبر کی منظم رہبری سے تعین قدر میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اساتذہ کو الگ الگ کاموں کی تفویض کے بعد بھی ان کی خودمختاری قائم رہتی ہے۔ وہ حاصل شدہ یونٹ یا اسباق کو پوری آزادی کے ساتھ اپنے من پسند طریقے سے پڑھاتے ہیں۔ اس طریقے میں تمام سمعی و بصری تدریس وسائل کا بھرپور اور موزوں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقے سے تدریسی مقاصد کو متعین وقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ کار انفرادی و اجتماعی ہم آہنگی اور انسانی روابط کو فروغ دیتا ہے جس سے تدریسی ماحول بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ گروہی طریقہ تدریس کی متعدد خوبیوں کے باوجود اس کی حدود متعین ہیں۔ اس طریقہ کار سے اسکول کے نظام الاوقات میں دشواری پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض دفعہ اساتذہ کی ہٹ دھرمی اور غیر لچیلا پن کی وجہ سے مضمون کو وقت پر مکمل نہیں کیا جا سکتا جس سے تعین قدر میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔

3.6.3 ذہنی خاکہ اور تصوراتی خاکہ(Mind mapping and concept maping)

ڈکشنری آف ایجوکیشن نے تصوراتی خاکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ یہ خیالات کو سادہ خطوط کھینچ کر پیش کرنے کا آسان طریقہ ہے جسے طلبا پھر سے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ تصوراتی خاکے یا (Mind Mapping) کے لئے کہا جا سکتا ہے اساتذہ کسی سبق کے مختلف نقاط کو بالترتیب اپنے ذہن میں بٹھا کر کمرہ جماعت میں اس سبق کو، ان خیالات و تصورات پڑھاتے ہوئے پیش کرتا ہے۔ اس کو

تصویروں کی زبانی بھی پیش کیا جاسکتا ہے اور معاون تدریسی اشیا کے ذریعے بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

مختلف طرح کے تصورات یا ذہنی خاکہ کو فلیش کارڈ کے ذریعہ بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔اس طریقے کو رسمی جانچ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔تاریخ کے اسباق میں مختلف عہد کو بنانے کے لیے انسانی ارتقا کے مختلف عہد کی نشاندہی کرنے کے لیے، جغرافیائی خطوں کی نشاندہی کرنے کے لیے، سائنسی ترقی، صنعتی انقلاب، فرانسیسی انقلاب، جدید نقل وحمل کی دریافت کے لیے ان طرز رسائیوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس طرز رسائی کے ذریعہ سماجی علوم کے مدرس کو مختلف طرح کے اسباق کو طلبا کو ذہن نشیں کرانے میں مدد ملتی ہے۔

3.7 سرگرمیاں (Activites)

بچے کی ہمہ جہت ترقی کو ہی بہتر تعلیم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔گویا تعلیم بچوں میں ہونے والی ان مثبت تبدیلیوں کا نام ہے جن کی وجہ سے مستقبل میں وہ ایک ذمہ دار شہری اور اعلی اقدار کا مالک بنتا ہے۔ہمارے تعلیمی اداروں میں نصاب، نصاب تعلیم اور نصابی خاکہ تعلیم سرگرمیوں کی راہیں ہموار کرتی ہیں۔نصاب تعلیم میں جتنی بہتر تعلیمی، تنظیمی اور تربیتی سرگرمیاں اور عناصر شامل کیے جائیں گے طلبا کے ذہن اور ان کی اقدار پر اتنا ہی مثبت اثر ہوگا۔شروع میں طلبا کو نصابی کیڑا بننے سے روکنے کے لیے نصاب تعلیم میں کچھ ایسی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں جن کے ذریعہ ان کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی نشوونما اور جذبوں کو فروغ دیا جاسکے۔یوں تو کسی بھی مضمون کی تدریس اس وقت تک بہتر نہیں ہوسکتی جب تک اس کے تدریسی طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں اور طریقہ کار میں کچھ سرگرمیاں شامل نہ کی جائیں۔سماجی علوم کی تدریس کا تعلق بین العلوم سے ہے اس وجہ سے بھی اس مضمون کی بہتر تدریس واکتساب کا تصور سرگرمیوں کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔چنانچہ سماجی علوم کی تدریس کے لیے چھوٹی بڑی بہت سی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں۔مثلاً سمپوزیم تمثیل کاری ڈرامائیت، سیر وسیاحت، اداکاری، تعلیمی سیاحت، تاریخی سیاحت، سائنسی میلہ، نمائش اور سائنس کلب وغیرہ یہ ایسی سرگرمیاں ہیں جن کا انعقاد کر کے سماجی علوم کی تدریس کے اکتساب کو دوررس بنایا جاسکتا ہے۔عزیز طلبا اس ذیلی اکائی میں انہیں سرگرمیوں میں سے چند کے متعلق باتیں کریں گے۔

3.7.1 ڈرامائیت(Dramatisation)

یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جس کے ذریعہ طلبا کے اندر چھپی ہوئی مہارتوں کو بروئے کار لا کر ان کی تعلیمی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اس کے ذریعہ فہم وادراک کے ساتھ ساتھ تخلیقی صلاحیت بھی ابھرتی ہے۔گو کہ یہ ایک مصنوعی طریقہ کار ہے لیکن طلبا کے ذہنوں پر بہت دیر تک اثر چھوڑتا ہے۔سماجی مہارتوں کے فروغ کے لئے معاشرتی طور پر انہیں محترک کرنے کے لئے اور انسانی جذبہ پیدا کرنے کے لئے Dramatisation کا انعقاد کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ کار کر کے سیکھنے یعنی Learning by doing کے تعلیمی اصول پر مبنی ہے۔

اس کے ذریعے طلبا میں اپنے عمل کو مؤثر انداز میں پیش کر کے سماجی شعور کو بیدار کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ طلبا میں تدریسی دلچسپی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ لطف اندوزی، خوش اخلاقی اور باہم اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس کے ذریعہ بحث ومباحثہ، اداکاری، مکالمہ کی پیش کش کی مہارت پیدا کی جاتی ہے۔اس طریقہ کار کے ذریعہ کسی بھی تاریخی واقعے کو مصنوعی انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔اس سے طلبا میں تخلیقی

صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔اساتذہ کو چاہئے کہ Dramatisation کی سرگرمی کے لئے بچوں کی ذہنی صلاحیت،عمراورجسمانی ساخت کا خیال رکھیں۔ساتھ ہی ساتھ ان کی تعلیمی سطح اوراسباق یا یونٹ کا انتخاب کرتے وقت اس میں تمثیلی حس اور ڈرامائی مزاج مثلاً کہانی، کردار، پلاٹ، مکالمہ، انداز بیان اور زمان و مکان کا انتخاب بہتر طریقے سے ہونا چاہیے۔

3.7.2 اداکاری (Role Play)

رول پلے یا اداکاری موثر تدریسی حکمت عملیوں میں سے ایک ہے جس کے ذریعہ طلبا کو نظری اور تجربی دونوں طرح کی مہارت حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقے میں معاشرے، ملک، قومی یا بین الاقوامی سطح کے معاملات، فیصلے، اجلاس وغیرہ کی نقالی کی جاتی ہے اور یہ نقالی حالات حاضرہ سے اخذ کیا جا سکتا ہے اور ماضی کے کسی واقعے کو بھی عکاسی کے لیے چنا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ مشکل مسائل پر ہی گفتگو ہو بلکہ عام عوامی مسائل، فیصلے، عوامی سرگرمیاں جن کے ذریعہ طلبا میں معلومات، مہارتیں اور تخلیقیت کا فروغ ہو کا انتخاب رول پلے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مناسب معاملات خواہ وہ عصری ہوں یا تاریخی کا پہلے انتخاب کیا جائے پھر اسے اپنی زبان میں اداکاری کے لیے ڈھال لیا جائے۔ طلبا کو چاہیے کہ اداکاری سے پہلے ان موضوعات پر زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر لیں۔ رول پلے کرنے والی پارٹی کے مختلف اداکاروں کو ان کے لحاظ سے ان کے رول دے دیے جائیں تا کہ وہ اس کے لیے اچھی تیاری کر سکیں۔ رول پلے منعقد کرنے سے قبل عنوان مسائل کا گہرائی سے مطالعہ کیا جانا چاہیے اور اس کے خصوصی نظریات کی پیش کش ہونی چاہیے۔ طلبا میں ان عنوانات، نظریات اور معاملات کی پیش کش کے لیے ان کے اپنے نقطہ نظر کو بھی شامل کیا جانا چاہیے کہ کسی معاملے اور مسئلے کے تئیں طلبا کا کیا رویہ اور رجحان ہے۔ رول پلے کے انعقاد سے قبل اس کے لیے ضروری سازوساماں مثلاً اسٹیج کی سیٹنگ، کمرہ، فرنیچر اور ضروری آلات کو صحیح ڈھنگ سے مہیا کر لینا چاہیے اور سجا لینا چاہیے۔ یہ سارا کام کسی تجربہ کار استاد کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ رول پلے دراصل انسان کے حقیقی مسائل کی مصنوعی پیش کش اور عکاسی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میں حالات، مناظر، آواز اور کردار کا اہم مقام ہوتا ہے۔ اس کے لیے ان کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہیے۔ رول پلے میں کسی اجلاس کی کاروائی کورٹ کیس کی سنوائی، جرح، بحث وغیرہ کی بھی نقالی کی جا سکتی ہے۔ کسی رہنما کی تقریر کی بھی رول پلے کی جا سکتی ہے اور کسی علمی، ادبی، سیاسی، سماجی مباحثے اور مذاکرے کی بھی نقالی کی جا سکتی ہے۔

3.7.3 سیر وسیاحت(Field Trip)

فیلڈ ٹرپ یا سیر وسیاحت تعلیمی سرگرمیوں کا ایک اہم جز ہے جس کے ذریعہ طلبا میں سیر وتفریح کا جوش وولولہ تو پایا جاتا ہے۔اس سے طلبا کو کسی خاص ماحول، خاص جگہ اور مقام کو نزدیک سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ سرگرمی روزمرہ کی تعلیمی سرگرمیوں سے ہٹ کر ہوتی ہیں۔ اس لیے طلبا کو ایک نیا ماحول ملتا ہے اور وہاں جو کچھ سیکھتے ہیں تجربہ کرتے ہیں اس کا اثر ان کے ذہنوں پر بہت دیر تک رہتا ہے۔ اس کے لیے انہیں مختلف قسم کے مقامات مثلاً کل کارخانے، فارم، آب پاشی، بجلی پروجیکٹ، سمندر اور دریاؤں کے ساحل، بندرگاہ، مخصوص بازار عجائب گھر، چڑیا گھر اور اس طرح کے دوسرے مقامات پر لے جایا جا سکتا ہے۔ طلبا ان جگہوں پر جو مشاہدہ کرتے ہیں ان سے متعلق جو اعداد و شمار جمع کرتے ہیں جو تصاویر اکٹھا کرتے ہیں بعد میں ان کا تجزیہ بھی کرتے ہیں اور ان پر مباحث بھی۔ اساتذہ کو چاہیے کہ فیلڈ ٹرپ ان کے کسی تدریسی اکائی سے متعلق ہو مثلاً صنعتی

پیداوار، سینچائی کے ذرائع، تھرمل پاور اسٹیشن، نقل وحمل کے ذرائع وغیرہ کے اسباق اور اکائی جب پڑھائے جائے تو اس سے متعلق فیلڈ ورک یا فیلڈ ٹرپ کرائے جائیں۔ یہ تعلیمی سرگرمیاں طلبا کے کتابی علوم کو حقیقی علم ومشاہدے سے جوڑتی ہیں جن سے ان کا اکتساب موثر اور دیرپا ثابت ہوتا ہے۔

3.7.4 تعلیمی سیاحت (Excurtions)

تعلیمی سیاحت بھی فیلڈ ٹرپ سے ملتی جلتی سرگرمی ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ Excurtion میں ان تفریحی مقامات کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے جو قدرتی مناظر دریا، پہاڑ، جھیل اور جغرافیائی انفرادیت کے حامل ہوں۔ اس کے ذریعہ طلبا میں Adventures یا جوکھم اٹھانے کی فہم اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا اپنے علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں کی سماجی، معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ بھی لیتے ہیں۔ تاریخی مقامات وعمارتوں کی تفریحی لطف اندوزی کے ساتھ ساتھ وہ اس کی اہمیت اور حقائق سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ تفریحی سفر سے طلبا میں براہ راست سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا سماج کی عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ تعلیمی سیر وتفریح طلبا کے نقطہ نظر اور صلاحیت کو وسیع بناتی ہے اور تخلیقی وتحقیقی جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا ایک ساتھ سفر کرنے، کھانا کھانے اور مل جل کر رہنے کا ہنر سیکھتے ہیں جس سے دل کے اندر خود اعتمادی اور انسانی اقدار کا فروغ ممکن ہوتا ہے۔

3.7.5 سوشل سائنس کلب اور نمائش (Social Science Club and Exhibitions)

سماجی علوم ایک ایسا درسی مضمون ہے جو طلبا کو ان کے مستقبل کی زندگی کے بارے میں زیادہ شعور وآگہی پیدا کرتا ہے۔ اس مضمون کے ذریعہ تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سماجیات کی آگہی ہوتی ہے اور طلبا میں مثبت صلاحتوں اور رجحانات کا فروغ ہوتا ہے۔ اس لیے سوشل سائنس کلب کی اشد ضرورت پڑتی ہے۔ سوشل سائنس کلب کے ذریعہ مختلف طرح کی طلبا مرکوز سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس میں اساتذہ کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔ سوشل سائنس کلب کے ذریعہ فیلڈ ٹرپ، Exhibition، Quiz Competition، سیر وسیاحت، سروے وغیرہ سرگرمیوں کا انعقاد بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ اس کے لیے طلبا میں دلچسپی پیدا کریں۔ ان کی ہمت افزائی کریں تاکہ طلبا اس کلب کے ذریعہ اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کرسکیں۔ سماجی علوم پر مباحث کرسکیں اور اس کے ذریعہ طلبا برادری میں مساویانہ رویے کا فروغ ہوسکے۔ عام طور سے سوشل سائنس کلب، نمائش، پروجیکٹ کی تیاری، عصری حالات سے متعلق بولیٹن بورڈ کی سجاوٹ، سیر وتفریح کی پلاننگ اور پارلیمنٹ، اسمبلی، عدالتوں وغیرہ کے مصنوعی کاروائی چلانے کی تیاری کرتے ہیں۔

اسکولوں میں نصابی سرگرمیوں کے علاوہ جن ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے ان میں نمائش کا اہم مقام ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا کی تخلیقی صلاحیت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ طلبا مختلف ماڈل، چارٹ اور نقشوں کو دیکھ کر عملی تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ ان میں نمائش کے مواد جمع کرنے اور انہیں Display کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا کے نفسی حرکی (Psychomotor) نشوونما میں مدد ملتی ہے۔ کچھ نیا کرکے دکھانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے اور کچھ بہتر کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نمائش کو دیکھنے والے لوگوں کے ذریعہ تعریف سن کر طلبا کے اندر خود اعتمادی اور اپنے کام کے تئیں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ طلبا ایک دوسرے کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر براہ راست اور بالوسطہ طور پر متاثر ہوتے ہیں اور ان میں اچھے سے اچھا کرنے کا مسابقتی جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ سوشل سائنس میں کئی مضامین شامل ہوتے ہیں اس لیے اساتذہ کو چاہیے کہ طلبا میں سبھی مضامین کے تئیں رجحان پیدا کریں تا کہ طلبا سبھی مضامین سے نمائش کے مختلف عنوانات منتخب کریں۔ نمائش کے لیے مناسب جگہ (Hall) کا انتخاب کرنا، رہبر طلبا کا انتخاب کرنا، نمائش کے نظم وضبط کا خیال رکھنا، نمائش میں شامل کی جانے والی اشیا اور حصوں کا بغور انتخاب کرنا، اشیا کی حفاظت کرنا اور مناسب جگہوں پر تصاویر، خاکے، ماڈل، گراف وغیرہ لگانے کا انتظام قبل از وقت کر لینا چاہیے۔ سماجی علوم میں جغرافیہ کے متعلق عالمی نقشہ، براعظموں کی تصاویر، ان کی تقسیم، بحرِ اعظموں کی بناوٹ اور تقسیم، گلوب، مٹی کے اقسام، پہاڑ، دریا، فصلوں اور ندیوں کی وادیوں سے متعلق نمائش ہونی چاہیے۔ علم شہریت میں قومی پرچم، شہری حقوق، آمدورفت کے وسائل، ڈاک ٹکٹ، سکے، روپیے وغیرہ کی نمائش ہونی چاہیے جبکہ معاشیات میں معاشی کیفیت کا گراف، کل کارخانوں کے خطے اور معدنیات کے خطے آویزاں کیے جانے چاہئیں۔ اسی طرح پرانے زمانے کے سکے، محلات، قلعے، جامع مسجد، قطب مینار اور دیگر قدیم اشیا کی تصویروں اور ماڈلوں کی نمائش کرنا تاریخ کے حصے میں لگائی جانی چاہئیں۔

نمائش کے اخیر میں بہترین کارکردگی کے لیے طلبا کو انعامات واعزازات سے بھی نوازا جانا چاہیے تا کہ ان میں ہمت افزائی کا رجحان پیدا ہو۔

3.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

عزیز طلبا! آپ نے اس اکائی کا مطالعہ کیا۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس اکائی میں سماجی علوم کی تدریس کے طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیکوں کی جانکاری دی گئی ہے۔ سماجی علوم کی تدریس ثانوی سطح پر کیوں ضروری ہے اس کے متعلق آپ نے پڑھا کہ جب تک سماجی علوم کی تدریس نہیں ہوگی ہم مستقبل کے لیے بہتر اور کامیاب شہری پیدا نہیں کر سکتے۔ سوشل سائنس میں دیگر کئی مضامین شامل کیے جاتے ہیں مثلاً تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، سیاسیات، معاشیات وغیرہ۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں منصفانہ ومساویانہ سماج کی تعمیر وتشکیل میں یہ سبھی مضامین کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ سماجی علوم کی تدریس کی اہمیت، معنویت اور تقاضے کے تحت آپ نے پڑھا کہ قومی درسیات کا خاکہ۔ 2005 مذکورہ مضامین کو سماجی علوم کی تدریس کے لیے ضروری قرار دیتا ہے۔ سماجی علوم کی تدریس میں دو طرح کی طرز رسائیاں استعمال کی جاتی ہیں، ایک کو اساتذہ مرکوز طرز رسائیاں یعنی Teacher Centred Approaches کہا جاتا ہے جس کی طرز رسائی لکچر، مظاہرہ، ماخذی طریقہ، اصلاحی ونگرانی مطالعہ وغیرہ خاص ہیں۔ دوسری طرح کی طرز رسائی طلبا مرکوز طرز رسائی کہلاتی ہے۔

طلبا مرکوز رسائی کے ضمن میں آپ نے پروجیکٹ طریقہ کار، مسائلی حل طریقہ کار، بحث ومباحثہ، استقرائی واستخراجی طریقے اور مشاہداتی طرز رسائیوں کے متعلق معلومات حاصل کی۔ عزیز طلبا! سماجی علوم کی بہتر تدریس کے لیے اساتذہ مرکوز اور طلبا مرکوز طریقہ کار کی کامیابی ممکن ہوتی ہے کہ ان طریقوں میں مختلف طرح کی حکمت عملیاں اور تکنیکیں استعمال کی جائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے ذہنی مشق، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ اور تصوراتی خاکہ کا مطالعہ کیا۔ کسی بھی تدریس میں طریقوں اور تکنیکوں کے استعمال کے لیے سرگرمیوں کا منعقد کیا جانا نہایت ہی ضروری ہے۔ سماجی علوم کی تدریس میں مثبت کردار ادا کرنے والی کچھ سرگرمیوں کے متعلق بھی آپ نے جانکاری حاصل کی۔ سماجی علوم کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے ڈرامائیت اداکاری، سیر وسیاحت تعلیمی سیاحت اور سوشل سائنس کلب، نمائش وغیرہ نہایت اہم سرگرمیاں ہیں۔ آپ نے ان کے مطالعے کے ساتھ ساتھ ان کی افادیت، اہمیت اور طریقہ کار کے متعلق بھی جانکاری حاصل کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ سبھی طریقے، طرز رسائیاں، تکنیکی اور سرگرمیاں

کمرہ جماعت میں آپ کی تدریس کو بہتر بنانے میں مددومعاون ثابت ہوں گی۔

3.9 فرہنگ(Glossary)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
طرز رسائی	Approaches	اساتذہ مرکوز	Teacher Centred
طلبا مرکوز	Learner Centred	ماخذی طریقہ	Source Method
استقرائی	Inductive	استخراجی	Deductive
ذہنی مشق	Brain Storming	گروہی تدریس	Team Teaching

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات؛

(1) لکچر طریقہ.................. پر مرکوز ہے۔

(2) ماخوذی طریقۂ کار خاص طور پر............ پر مرکوز ہے۔

(3) اصلاحی نگراں مطالعہ کے پیروکار............ ہیں۔

(4) گروہی تدریس کی شروعات............ یونیورسٹی سے ہوئی۔

(5) ذہنی مشق تدریس کی ایک............ ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات؛

(1) ماخذی طریقۂ کار پر مختصر نوٹ لکھیے۔

(2) گروہی تدریس کا استعمال آپ کیسے کریں گے؟

(3) مسائل حل کے طریقے کی وضاحت کیجیے۔

(4) سماجی علوم کی تدریس میں سوشل سائنس کلب اور نمائش کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

(5) استخراجی طریقۂ کار کو مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات؛

-1 ثانوی سطح پر سماجی علوم کی تدریس کی افادیت اور اہمیت بیان کیجیے؟

-2 آپ بحیثیت استاد سماجی علوم کی تدریس کے لیے کون سا طریقہ تدریس سب سے موزوں ومناسب سمجھتے ہیں اور کیوں؟

-3 طلبا مرکوز طرز رسائی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ یہ کس طرح اساتذہ مرکوز طرز رسائی سے مختلف ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

-4 گروہی تدریس اور ذہنی مشق پر مختصر نوٹ لکھیے۔

-5 استقرائی و استخراجی طریقہ کار کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے مثالیں پیش کیجیے۔

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. J.C. Aggarwal: Teaching of Social Studies A Practical Appraach, Vikas Publishing House PVT. LTD. Delhi - 2006

-2 خلیل الرح۔ تدریس تاریخ......نظریہ، اصولی اور طریقے، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی 2000

-3 محمد اختر صدیقی: تدریسی۔ موزشی حکمت عملیاں، انسٹی ٹیوٹ آف اڈوانسڈ اسٹڈیز اِن ایجوکیشن۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی 2004

-4 قومی درسیات کا خاکہ - NCERT - 2005 - نئی دہلی

اکائی 4- سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی

(Planning in Teaching Social Studies)

اکائی کے اجزا:

4.1 تمہید (Introduction)

4.2 مقاصد (Objectives)

4.3 خرد تدریس (Micro Teaching)

4.3.1 معنی اور تصور (Meaning and Concept)

4.3.2 نوعیت (Nature)

4.3.3 مراحل (Phases)

4.3.4 اقدام (Steps)

4.3.5 فوائد (Advantages)

4.4 تدریسی مہارت (Teaching Skills)

4.4.1 تمہید/سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skill)

4.4.2 وضاحت کی مہارت (Explanation Skill)

4.4.3 سوالات پوچھنے کی مہارت (Questioning Skill)

4.4.4 تقویت/حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement Skill)

4.4.5 حرکی مہارت کی تبدیلی (Stimulus Variation Skill)

4.5 نمونہ خرد تدریس منصوبہ سبق (Micro Teaching Lesson Plan-I)

4.6 نمونہ خرد تدریس منصوبہ سبق (Micro Teaching Lesson Plan-II)

4.7 خرد تدریس اور کلاس روم تدریس میں فرق (Difference Between Micro Teaching & Class Teaching)

4.8 سالانہ منصوبہ (Year Plan)

4.8.1 سالانہ منصوبہ کے مراحل (Steps in Making the Year Plan)

4.8.2 سالانہ منصوبہ کی اہمیت (Importance of the Year Plan)

4.8.3 سالانہ منصوبہ کے فوائد (Advantages of the Year Plan)
4.8.4 سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ (Sample of the Year Plan)
4.9 اکائی منصوبہ (Unit Plan)
4.9.1 اکائی منصوبہ بندی کا مفہوم اور تعریف (Meaning and Definition of Unit Plan)
4.9.2 اکائی کے اقسام (Types of Unit)
4.9.3 اکائی منصوبہ کا نمونہ (Sample of the Unit Plan)
4.10 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)
4.11 فرہنگ (Glossary)
4.12 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)
4.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

4.1 تمہید(Introduction)

تدریس ایک ایسا عمل ہے جس کہ ذریعہ طلبہ کی پوشیدہ اور ممکنہ صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاتا ہے اوران کے اندر مختلف لیاقتیں پیدا کی جاتی ہیں تا کہ طلبا سماج کے دھارے سے جڑ سکیں اور ملک وقوم کی فلاح و بہبود اوراس کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ چوں کہ تدریس کا عمل ایک معلم انجام دیتا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ معلم کے اندراتنی لیاقت ہو کہ وہ اپنی تدریس کو موثر بنا سکے اور طلبہ میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً ان کی صحیح رہنمائی کرسکے۔اس وقت آپ تدریسی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ایک معلم کی تدریس اس وقت موثر ہوگی جب اس کیا اندرتدریسی مہارت ہو۔آپ کے اس تربیتی کورس کا مقصد معلمین کے اندرتدریس کی مہارت پیدا کرتا ہے۔مائکرو ٹیچنگ تدریس کے میدان میں زیرتربیت معلم کے اندرتدریسی مہارتوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ اس سبق میں آپ مائکروٹیچنگ کے معنی ومفہوم تصور،اہمیت،خصوصیات،مراحل اوراس کے اقدام کے بارے میں مطالعہ کریں گےاس مطالعہ سے آپ کوتمام تدریسی مہارتوں اوران کے ضروری اجزاکے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔اس کے ساتھ ہی آپ سالانہ اوراکائی منصوبہ سے واقف ہوسکیں گے اوراسکول میں تعلیمی سال کی شروعات میں کس طرح سالانہ منصوبہ تیار کیا جائے اس کی معلومات بھی حاصل ہوں گی۔

4.2 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ سے طلبہ میں درجہ ذیل لیاقتیں پیدا ہوں گی:

☆ مائکروٹیچینگ کے معنی ومفہوم اورتصور کو سمجھیں گے۔

☆ مائکروٹیچنگ کی نوعیت اوراغراض ومقاصد سے واقفیت حاصل کریں گے۔نیز اس کے مراحل اوراقدامات کو بیان کرنے کے قابل بنیں گے۔

☆ تدریسی مہارتوں کے مختلف اجزاکو سمجھ کرعمل میں لانے کی کوشش کریں گے۔

☆ سبق کی منصوبہ سازی کس انداز میں کی جائے،اس سے واقف ہوں گے۔

☆ خردتدریس اورکمرہ جماعت کی تدریس کے فرق کو سمجھنے کے قابل ہوں گے۔

☆ سالانہ منصوبہ بندی اوراکائی منصوبہ بندی کے مفہوم،اہمیت،افادیت اور طریقہ کار کو جانیں گے اوراس پرعمل آوری کو یقینی بنائیں گے۔

☆ سالانہ اوراکائی منصوبہ تیار کرسکیں گےاوران دونوں کے مابین فرق کو سمجھ سکیں گے۔

4.3 خردتدریس(Micro-Teaching)

معلم میں تدریس کی مہارتوں کو پیدا کرنا ہی تدریسی تربیت کا اہم مقصد ہے۔مائکروٹیچنگ زیرتربیت معلم میں تدریسی مہارتوں کو پیدا کرنے اورمختلف لیاقتوں کوفروغ دینے کا ایک نیا طریقہ ہے۔اس کی شروعات سب سے پہلے امریکہ کے اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں 1691 میں ہوئی

جہاں محقق کینتھ اچیسن نے ایک جرمن سائنٹسٹ کے چھوٹے ویڈیو ٹیپ رکارڈر کے دریافت کرنے کی خبر کو اخبار میں پڑھا اور سوچا کہ اگر زیر تربیت معلم کے پڑھائے گئے سبق کو ویڈیو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ریکارڈ کر کے اسے دکھایا جائے تو یہ سوپر وائزر اور زیر تربیت معلم دونوں کے لئے تاثرات میں مددگار ثابت ہوگا۔اس وقت Robert N.Bush,W.L Devide، Achesen کے ساتھ کام کرتے تھے۔اچیسین کے بعد 1963 میں Allen A.W.Dwight نے اس طریقہ کی مزید وضاحت کی اور اس تکنیک کو مائکرو ٹیچنگ کا نام دیا۔ ہندستان میں مائکرو ٹیچنگ کا تعارف 1966 میں سینٹرل پیڈا گوجیکل انسٹی ٹیوٹ الہ آباد کے Pro.D.D Tiwari نے کرایا۔اس کے بعد M.S University بڑودہ کے G.B Shah نے 1970 میں مائکرو ٹیچنگ پر کام کیا اور اس کو عمل میں لایا۔

B.K Passi نے 1976 میں، Joshi اور Lalita نے 1977 میں اس میدان میں اہم کام کیے اور اس تکنیک کو مزید وسعت دی۔ 1978 میں سب سے پہلی بار اندور یونیورسٹی میں مائکرو ٹیچنگ کے لیے قومی تجویز پیش کی گئی۔

4.3.1 معنی اور تصور (Meaning and Concept)

یہ تدریس کا کوئی طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ خاص طور پر زیر تربیت معلمین کو تربیت دینے کا ایک تکنیکی عمل ہے۔ یہ ایک تربیتی عمل ہے جس کا مقصد تدریسی پیچیدگیوں کو آسان بنانا اور تدریسی مہارتوں کو فروغ دینا ہے جیسا کہ اس کے نام مائکرو ٹیچنگ کے لفظ مائکرو سے ہی واضح ہوتا ہے کہ یہ ایک انتہائی مختصر پیمانہ پر کی جانے والی تدریس ہے جس میں مختصر مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ کمرہ جماعت میں طلبہ کی تعداد بھی کم ہوتی ہے اور وقت کو بھی بہت کم 5.7 منٹ کر دیا جاتا ہے۔اس میں تدریس کے وقت کسی ایک وقت میں کسی ایک مہارت کی مشق پر ہی زور دیا جاتا ہے۔اس میں تدریسی سیشن کی ریکارڈنگ کی جاتی ہے جسے بعد میں معلم دیکھ کر اپنے تدریسی عمل کا جائزہ لے سکتا ہے۔ مائکرو ٹیچنگ کے بعد معلم اپنے ساتھیوں یا طالب علم سے اپنی تدریس کے بارے میں تاثرات حاصل کرتا ہے تاکہ وہ اپنے تدریسی عمل کی خامیوں سے واقف ہو سکے اور ان کو مزید بہتر بنا سکے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ طالب علم کے ایک چھوٹے سے گروپ (6-10) کے لئے مواد کی ایک چھوٹی سی یونٹ کی تدریس جو مختصر وقت 6 تا 7 منٹ میں کی جاتی ہے اسے مائکرو ٹیچنگ کہتے ہیں۔

مائکرو ٹیچنگ کی تعریف (Definition of Micro-Teaching)

مائکرو ٹیچنگ کی بہت سی تعریفیں بیان کی گئی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

Allen کے مطابق:

"Micro Teaching is scaled down teaching in class size and class time"

''مائکرو ٹیچنگ مختصر جماعت میں تدریس کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہے''۔

Peek and Tuker کے مطابق:

"Micro-teaching is a combination of conceptual system for indentifying precisely specified teaching skills with the use of video tape feedback to facilitate growth in these teaching skill"

''مائکرو ٹیچنگ مختصر اور مخصوص تدریسی مہارتوں کی شناخت کا ایک تصوراتی نظام کا مجموعہ ہے جس میں تدریسی مہارتوں کو فروغ دینے کے لئے ویڈیو ٹیپ استعمال کیا جاتا ہے اور طلبہ کو تاثرات فراہم کئے جاتے ہیں''۔

L.C. Singh کے مطابق:

"Micro-teaching is a new design for teacher training which provides trainees with information about the performance immediately after completion of their lesson"

''مائکرو ٹیچنگ معلم کی تربیت کے لئے ایک جدید خاکہ ہے جو زیر تربیت معلم کو اس کے سبق کی تکمیل کے بعد فوری طور پر اس کی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے''۔

B.K Passi and M.M Shah کے مطابق:

"Micro-teaching is a system of controlled practice that makes it possible to concentrate on specific teaching behavior and to practice teaching under controlled condition competence is required in one skill before proceeding to another skill. It is scaled down process in terms of class size length of lesson, teaching time complexity"

''مائکرو ٹیچنگ نگرانی کے تحت کئے جانے والے مشق کا ایسا نظام ہے جو مخصوص تدریسی طرز عمل پر توجہ دینے اور نگرانی میں رہ کر مشق کرنے کو ممکن بناتا ہے۔ اس میں ایک مہارت پر جب تک عبور نہ ہو جائے تب تک دوسری مہارت پر مشق نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر مائکرو ٹیچنگ کو کمرہ جماعت کے سائز، سبق کے مواد، تدریسی وقفہ اور تدریسی عمل کی پیچیدگیوں کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعہ طلبہ میں تدریسی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے''۔

B.K.Passi کے مطابق:

"it is a training technique which required pupil-teachers to teach a single concept using specified skill to a small number of pupils in a short duration of time"

بی۔ کے پاسی کے مطابق یہ ایک تدریسی تکنیک ہے جس سے زیر تربیت معلم مخصوص تدریسی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کے ایک چھوٹے سے گروہ کو تھوڑے سے وقت کے لئے کسی سبق کے ایک مختصر اور مخصوص حصہ کو پڑھاتا ہے۔

N.K. Jangira & Ajit Singh کے مطابق:

"Micro-teaching is a training setting for the teacher where the complexities of normal classroom teaching are reduced by

1. Practicing one component skill at a time

2. Limitating the content to a single concepts

3. Reducing the size to 5-10 pip[ils and

4. Reducing the duration of lesson to 5-10 minutes".

''خرد تدریس زیر تربیت معلم کے لئے ایک ایسی تربیتی ترکیب ہے جہاں عام کلاس روم کی تدریسی پیچیدگیوں کو درجہ ذیل طریقہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

(1) ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے۔

(2) مواد ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے۔

(3) کلاس کے سائز کو کم کر کے 10-5 طلبہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

(4) سبق کی مدت کو کم کر کے 10-5 منٹ کر دیا جاتا ہے۔

4.3.2 نوعیت (Nature)

مائکرو ٹیچنگ کی نوعیت مندرجہ ذیل عبارت سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(1) مائکرو ٹیچنگ ایک Scale down technique ہے کیوں کہ اس میں طلبہ کی تعداد کافی محدود ہوتی ہے۔تدریس کا وقت کم کر دیا جاتا ہےاور تدریس کا مواد بھی کم رکھا جاتا ہے۔

(2) مائکرو ٹیچنگ میں کسی ایک وقت میں ایک ہی مہارت پر مشق کے لئے زور دیا جاتا ہےاور زیر تربیت معلم اس ایک مہارت پر مشق کرنے کے لئے اپنی قابلیت صرف کرتا ہے۔اسے اس مہارت میں اس وقت تک مشق کرائی جاتی ہے جب تک وہ پوری طرح سیکھ نہیں لیتا۔

(3) مائکرو ٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کو مائکرو لیسن کے ختم ہوتے ہی فوری طور پر فیڈ بیک (Feedback) سوپر وائزر اور ساتھیوں کے ذریعہ دیا جاتا ہےجس سے وہ اپنی خامیوں کو جان پاتا ہےاور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(4) مائکرو ٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کے طلبہ ان کے ہم جماعت ساتھی ہوتے ہیں۔اس سے ان میں ڈر یا خوف نہیں ہوتا ہےاور وہ بےخوف ہو کر تدریس کو انجام دیتا ہے۔وہ سوپر وائزر کے ذریعہ بتائی گئی ہر ایک خامی کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہےاور تدریسی مہارتوں کو پروان چڑھا کر تدریس کو موثر بناتا ہےاور دھیرے دھیرے ان مہارتوں کو فطری بنالیتا ہے۔

(5) مائکرو ٹیچنگ زیر تربیت معلم کے اندر تدریس کی مہارتوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

(6) مائکرو ٹیچنگ میں جو بھی معائنہ کیا جاتا ہے وہ بہت ہی معروضی ہوتا ہے کیوں کہ اس کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی جاتی ہے۔

(7) اس کے ذریعہ زیر تربیت معلم کو کلاس روم ٹیچنگ میں آنے والی مشکلات سے واقف کرایا جاتا ہےاور ان مشکلات پر کیسے قابو پایا جائے یہ سکھایا جاتا ہے۔

4.3.3 مراحل (Phases)

مائکرو تدریس کے عمل میں مندرجہ ذیل تین اہم مراحل ہوتے ہیں۔

(1) معلومات کے حصول کا مرحلہ۔ (knowledge Acquisition phase)

اس مرحلہ میں زیر تربیت معلم مائکرو تدریس، اس کی مختلف مہارتوں اور ان کے اجزا کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ استاد کے ذریعہ پیش کیے گئے ماڈل ٹیچنگ کا بغور مشاہدہ کرتا ہے۔

(2) مہارت کے حصول کا مرحلہ۔ skill acquisition phase

اس مراحلہ میں زیر تربیت معلم بتائی گئی مختلف مہارتوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کیلیے مشق کرتا ہے۔

(3) مہارت کے منتقلی کا مرحلہ skill transfer phase۔

اس مرحلہ میں زیر تربیت معلم مائکرو تدریس کے دوران سیکھی گئی سبھی مہارت کو حقیقی کلاس میں تدریس میں استعمال کرتا ہے اور سبھی مہارتوں کو منظّم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

4.3.4 اقدام (Steps)

مائکرو تدریس میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاتے ہیں۔

(1) مائکرو تدریس کے بارے میں نظریاتی واقفیت: مائکرو تدریس کے عمل میں زیر تربیت معلم کو مائکرو تدریس کے مفہوم، معنی مقاصد و اہمیت کے نظریاتی پہلو سے واقف کرایا جاتا ہے۔

(2) کسی خاص تدریسی مہارت پر بحث و مباحثہ: اس کے تحت پہلے ایک خاص تدریسی مہارت کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر اس تدریسی مہارت کے مقاصد، اہمیت و ضرورت اور اس کے مختلف اجزا کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے۔

(3) مائکرو تدریس کے ماڈل سبق/پلان کی پیشکش (Orientation of Micro Teaching): اس میں استاد زیر تربیت معلم کے سامنے مائکرو تدریس کے سبق یا پلان کا ایک نمونہ پیش کرتا ہے، سبق سے متعلق ویڈیو ٹیپ بھی دکھایا جاتا ہے جس سے وہ اس خاص مہارت کو سیکھ سکے اور اس کو اپنے اندر اتار سکے۔

(4) سبق کی منصوبہ بندی (Planning of Lesson): یہاں زیر تربیت معلم کسی ایک مہارت کو ذہن میں رکھتے ہوۓ اس مہارت پر مبنی ایک چھوٹا سا سبق یا منصوبہ تیار کرتا ہے۔ مختصر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مرحلہ میں مائکرو تدریس کے لئے منصوبہ بنایا جاتا ہے۔

(5) تدریسی سیشن (Teaching session): اس اقدام کے تحت تیار کے گئے مائکرو پلان یا منصوبہ بندی کو مدنظر رکھتے ہوئے سبق کی تدریس کی جاتی ہے اور زیر تربیت معلم سبق کو ایک چھوٹے گروہ یا جماعت 10-5 طلبہ کے سامنے 5 سے 10 منٹ کی مدت تک پڑھاتے ہیں۔ ان کی اس تدریس کے برتاؤ کو ویڈیو ٹیپ کر لیا جاتا ہے اور ساتھیوں و سوپر وائزر کے ذریعہ معائنہ کیا جاتا ہے۔

(6) بازرسی/رائے/تنقید: اس مرحلہ میں مائکرو لیسن میں پائی جانے والی خامیوں اور کمیوں پر سوپر وائزر اور ساتھیوں کے ذریعہ تنقید کی جاتی ہے تا کہ اگلے سبق میں ان خامیوں کی تلافی ہو جائے۔ اس کے تحت زیر تربیت معلم کو اس کے ذریعہ پڑھائے گئے سبق کا ویڈیو ٹیپ دکھایا جاتا ہے اور سوپر وائزر نگراں اپنی رائے دیتا ہے اور اس کی خوبیوں کی ستائش کرتے ہوئے اس کی خامیوں کو بھی بتاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بازرسی کے ذریعے زیر تربیت معلم کو اپنی کمیوں کو جاننے اور اس کو دور کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

(7) دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی(Re-planning of Lesson): اس میں زیر تربیت معلم کو دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی کا موقع دیا جاتا ہے اور زیر تربیت معلم سوپروائزر سے حاصل بازرسی کی بنیاد پر دوبارہ اپنے سبق کی منصوبہ بندی کرتا ہے جس سے تدریس کے دوران وہ مہارتوں کو اور زیادہ موثر انداز میں استعمال کر سکے۔

(8) دوبارہ تدریسی سیشن: اس مرحلہ میں دوبارہ تدریس کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ غلطیوں اور خامیوں کو دور کیا جاسکے۔

(9) دوبارہ بازرسی/رائے/تنقید(Re-feedback): اس مرحلہ میں دوبارہ تنقید کی جاتی ہے اور اگر اس مرتبہ مائکرولیسن ٹھیک نہ ہو تو یہ پورا عمل تب تک دوہرایا جاتا ہے جب تک کہ زیر تربیت معلم اس مہارت پر مکمل طور سے عبور حاصل نہیں کر لیتا۔

4.3.5 فوائد(Advantages)

- مائکروٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم کے تدریسی برتاؤ اور صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے۔
- مائکروٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم میں تدریسی مہارتوں کا فروغ بہتر طریقہ سے کیا جاسکتا ہے اور تدریسی مہارتوں میں زیر تربیت معلم عبور حاصل کرتا ہے۔
- اس کے ذریعہ زیر تربیت معلم کو اس کی تدریسی خامیوں اور کمیوں سے واقف کرایا جاتا ہے جسے وہ دور کر کے تدریس میں خود اعتمادی حاصل کرتا ہے۔
- مائکروٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم تدریس کے دوران درپیش مسائل سے واقف ہوتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- مائکروٹیچنگ کے ذریعہ پری۔سروس اور ان۔سروس دونوں طرح کے اساتذہ میں مہارتوں کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے اور تدریسی قابلیت پیدا کی جاسکتی ہے۔
- کم وقت میں مہارتوں پر عبور حاصل کرنے کا یہ بہت ہی آسان اور زیادہ فائدہ مند طریقہ ہے۔
- مائکروٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کو فوری طور پر فیڈ بیک دیا جاتا ہے جس سے غلطیوں پر جلد سے جلد قابو پانا آسان ہوتا ہے۔

مائکروٹیچنگ کے وقت خیال رکھی جانے والی باتیں: مائکروٹیچنگ کے وقت مندرجہ ذیل باتوں پر دھیان دینا چاہیے۔

- مائکروٹیچنگ کے مقاصد واضح ہونے چاہیے۔
- مائکروٹیچینگ شروع کیے جانے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے بارے میں اور اس کی مختلف مہارتوں کے بارے میں زیر تربیت معلم کو مکمل طور پر بتادیا جائے تاکہ وہ اچھی طرح اس کو ذہن نشین کر لے۔
- فیڈ بیک (بازرسی) کے وقت زیر تربیت معلم کی کمزوریوں کو مثبت انداز میں بتایا جانا چاہئے۔ ہمیشہ ان کی برائی نہیں کرنی چاہئے بلکہ کچھ سرگرمیوں کی تعریف بھی کی جانی چاہئے تاکہ ان کی خوداعتمادی کو ٹھیس نہ پہونچے اور ان پر منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔
- ایک وقت میں صرف ایک ہی مہارت کی مشق کرانی چاہئے اور اسی کے متعلق رائے دینی چاہئے جب تک اس پر عبور حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری مہارت کی مشق نہ کرائی جائے۔
- مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جانا چاہئے۔

- کمرہ جماعت 10-5 طلبہ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
- سبق کا دورانیہ 5-10 منٹ کا ہونا چاہیئے۔
- مشق سے پہلے زیر تربیت معلم کو مائکرو تدریس کا منصوبہ سبق بنالینا چاہیئے اور دوران سبق اسی کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

4.4 تدریسی مہارت (Teaching Skills)

مؤثر تدریس کے لئے خصوصی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک اچھا معلم ان مہارتوں کو تدریس میں استعمال کرتا ہے۔تربیت کے ذریعہ معلم میں خصوصی مہارتوں کو پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ایک زیر تربیت معلم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تدریسی مہارتوں کے معنی کو سمجھے اوران کی شناخت کرے۔

N. L. Gage (1968): "Teaching skills are specific instructional activities and procedures that a teacher may use in his classroom"

ایل۔ایل گیج کے مطابق ''تدریسی عمل وہ سرگرمیاں ہیں جوایک معلم اپنے کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران استعمال کرتا ہے''۔

B. K. Passi (1967): "Teaching skills are asset of related teaching acts or behaviors performed with the intention to facilitate pupils learning".

بی۔کے پاسی کے مطابق:''تدریسی مہارت کا تعلق تدریسی سرگرمیوں یا کمرہ جماعت میں کیے جانے والے ان برتاؤ سے ہے جوطلبہ کے سیکھنے کے لئے سہولت یا آسانی فراہم کرنے کے ارادے سے کی جاتی ہے''۔

مندرجہ بالا تعریفوں کی بنیاد پر تدریسی مہارت کے بارے میں کہا جاسکتا ہے۔

- تدریسی مہارتوں کا تعلق تدریسی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔
- تدریسی مہارت طلبا کو سیکھنے میں مدد و آسانی فراہم کرتے ہیں۔
- تدریسی مہارت تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

تدریسی مہارتوں کا تعلق معلم کی تدریسی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ایک معلم اپنی تدریس میں مختلف مہارتوں کا استعمال کرتا ہے۔یہ تدریسی مہارتیں مختلف مضامین کے معلمین میں الگ الگ ہوتی ہیں۔سبھی مضامین کی تدریسی مہارتوں کی پہچان سب سے پہلے ایلن اور رائے (1969) نے کی تھی۔انہوں نے 13 تدریسی مہارتوں کا ذکر کیا ہے جو اس طرح ہیں۔

1. حرکیاتی مہارت (Stimulus Variations)
2. تمہید یا سبق کا تعارف (Induction)
3. سبق سے قربت پیدا کرنا (Closure)
4. خاموش اور غیر زبانی اشارات (Silence non verbal cues)

5. تقویت (Reinforcement)

6. سوالات کا پوچھنا (Asking Questions)

7. تحقیقی سوالات کرنا(Probing Questions)

8. ایک ہی سوال کو مختلف انداز میں کرنا (Question Divergent)

9. طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا (Attending Behaviors)

10. مثالیں پیش کرنا (Illustrating)

11. تقریر کرنا (Lecturing)

12. اعلیٰ سطح کے سوالات (High Order Question)

13. منظّم انداز میں اعادہ کرنا (Planned Repetition)

14. مواصلات کی تکمیل کرنا(Completeness)

بی کے پاسی (1976) نے بھی تدریسی مہارتوں کا مطالعہ کیا اور اور انہوں نے 13 تدریسی مہارتواں کا ذکر کیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

1. خصوصی مقصد کا تذکرہ (Writing of behavioral objectives)

2. سبق کا تعارف (introduction of lession)

3. تیزی کے ساتھ سوالات پوچھنے کی مہارت(Fluency of questioning)

4. تحقیقی سوالات کی کھوج (Probing questions)

5. وضاحت (Explaining)

6. مثالوں کو استعمال کرنا (Illustrating)

7. حرکیاتی مہارت (Stimulus Variation)

8. خاموش اور غیر زبانی اشارات (Silence and non verbal Clues)

9. تقویت(Reinforcement)

10. طلبہ کی شمولیت کو بڑھاوا دینا(Increasing Student Participation)

11. تختہ سیاہ کا استعمال(Use of Black Board)

12. نئے سبق کی طرف رغبت دلانا(Achieving Closure)

13 طلبہ کے برتاؤ کی نشان دہی کرنا(Attending Behavior)

اس درجہ بندی کو سمجھنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ معلم ان تدریسی مہارتوں کے مفہوم کو بھی سمجھیں۔ چونکہ آپ سماجی علوم کے معلم بنیں گے اس لیے یہاں پر سماجی علوم کی اہم تدریسی مہارتوں کو واضح کیا جا رہا ہے جو اس طرح ہے۔

1. حرکی مہارت (Stimulus Variation): اس مہارت سے مراد ہے کہ معلم جان بوجھ کر تدریسی سرگرمیوں کو بدلتا ہے تا کہ طلبہ کی توجہ تدریسی مواد کی طرف مرکوز کی جاسکے۔ معلم اپنی سرگرمیوں کو فطری طور پر بدلتا رہتا ہے جس سے طلبہ کی توجہ سبق کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔

2. سبق کا تعارف یا ابتدائی کلمات (Set Induction): اس مہارت کی ضرورت سبق کو شروع کرنے کے وقت ہوتی ہے۔ اس مہارت میں معلم طلبہ کے سابقہ معلومات کی بنیاد پر اسے تدریسی اشیا دکھا کر کہانی سنا کر مثالیں پیش کر کے یا سوال کر کے سبق کی شروعات کرتا ہے۔ یہ مہارت سبق کی نوعیت پر مبنی ہوتی ہے اور اسی کے مطابق سبق کی تمہید باندھی جاتی ہے۔

3. سبق کی جانب رغبت پیدا کرنا (Closure): اس مہارت سے مراد ان سرگرمیوں سے ہے جن کے ذریعہ استاد مواد کو مختصر کر کے نئے مواد سے تعلق یا قربت قائم کرتا ہے۔ یہ مہارت تمہید کی مہارت کے ضمن (Supplementary) میں ہوتی ہے۔

4. خاموش اور غیر زبانی اشارات (Silence and Non Verbal clues): کمرہ جماعت میں معلم زبانی گفتگو کے ساتھ غیر زبانی گفتگو مثلاً کچھ اشارات ہاؤ بھاؤ وغیرہ کا بھی استعمال کرتا ہے جو طلبہ کو تدریس میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور غیر پسندیدہ طرز عمل کو روکتے ہیں۔

5. تقویت: طلبہ کی سرگرمیوں اور برتاؤ کو سراہنا اور ان کے جوابات کو تسلیم کرنا وغیرہ سے طلبہ کو تدریسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس کو تقویت کی مہارت کہا جاتا ہے۔

6. سوالات پوچھنے کی تیزی (Fluency of Question): اس مہارت میں تدریس کے دوران معلم مواد سے متعلق جتنے بھی زیادہ سے زیادہ سوالات منظّم طریقہ سے پوچھتا ہے اتنا ہی طلبا کو جوابات دینے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔

7. تحقیقی سوالات کرنا (Probing Question) کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران ایک معلم سوال پوچھتا ہے اور طلبہ اس کا جواب نہیں دے پاتے ہیں تب معلم کچھ ایسے سوالات کرتا ہے جو پوچھے گے سوالات کیجوابات ڈنیھمیں مددگار رہوتے ہیں۔ ایسے سوالوں کے بنیاد پر پہلے پوچھے گئے سوالات کے جواب کو طلبہ ڈھونڈ سکتے ہیں اسے تحقیقی سوالات پوچھنے کی مہارت کہتے ہیں۔

8. طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا (Attending behavior): ایک اچھا معلم یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباء کون سی سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتا ہے اور کن میں نہیں ہیں وہ دلچسپ سرگرمیوں کو طلبہ کے برتاؤ اور رویہ کے بنیاد پر پہچان لیتا ہے اور تدریس میں انہیں سرگرمیوں کا استعمال کرتا ہے۔

9. مثالوں کا استعمال کرنا (Illustrating): پڑھائے جارہے مواد کو واضح کرنے کے لیئے معلم مختلف مثالیں پیش کرتا ہے۔ جس سے طلباء کو سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

10. وضاحت (Explaining): معلم جب کسی مواد کو سمجھانے کیلیئے اس کی تشریح کرتا ہے جس سے بتائی جانے والی بات با آسانی سمجھ میں آسکے تو یہ مہارت وضاحت کہلاتی ہے۔

11. طلباء کی شمولیت کو فروغ دینا (Increasing Student participation): اس مہارت میں چار اجزاء ہیں۔ سوالات کا پوچھنا، حوصلہ افزائی کرنا، طلباء کے برتاؤ کی شناخت کرنا اور تدریس کے دوران کچھ باتوں کو بیچ۔ بیچ میں چھوڑا جائے جسے طلبا خود پورا کریں۔ ان

اجز ائے سے طلباء کی تدریسی سرگرمیوں میں شمولیت بڑھتی ہے۔

12. خصوصی مقاصد کا لکھنا (Writing of behaviour objectives) :اس مہارت میں معلم مقاصد کی شناخت کرتا ہے مواد کا تجزیہ کرتا ہے اور سبق کے خصوصی مقاصد کو اس طرح لکھنا سکھا تا ہے جس سے ان خصوصی مقاصد کے حصول کی جانچ کی جا سکتی ہے۔

13. تختِ سیاہ کے استعمال کی مہارت (Use of Black Board Skill) :اس مہارت کے تحت تختِ سیاہ پر خوبصورتی کے ساتھ لکھنے اور اسکے صحیح استعمال پر زور دیا جاتا ہے۔ تدریس کے دوران اہم نکات کو لکھنے ،تصویر جدول نقشہ وغیرہ کو بنانے کیلیئے تختِ سیاہ کا استعمال کیسے کیا جائے اس کو بتایا جاتا ہے۔

14. کمرہ جماعت کے انتظام میں مہارت (Skill for Class Management): کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران جو بھی سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ ان کے اکتساب کے لئے مناسب ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے امدادی، سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔

15. سمعی اور بصری آلات کا استعمال (Visual Aids-Use of Audio) :اس مہارت میں سمعی اور بصری آلات کو صحیح طریقہ سیا ستعمال کرنا بتایا جاتا ہے۔ جس سے تدریس کو دلچسپ اور موثر بنایا جا سکے۔ اس سے طلبہ کو سبق آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے اور سبق کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

16. تفویض/ گھر کا کام دینا (Giving Assignment): اس میں طلبہ کو اس طرح کا کام گھر پر کرنے کے لئے دیا جاتا ہے جس سے وہ تدریس کے دوران سیکھے گئے مواد کو بہتر ڈھنگ سے سمجھ سکیں اور اس پر عبور حاصل کر سکیں۔

17. طلبہ کو سبق کے ساتھ لے کر چلنے کی مہارت (Skill for pacing with lesson): کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہیں ساتھ لے کر چلا جاتا ہے اور ان کی انفرادی صلاحیتوں کے مدنظر تدریس کا انتظام کیا جاتا ہے اور ان کے مطابق تدریس کی رفتار کو منظّم کیا جاتا ہے۔

18. اعلیٰ سطح کے سوالات کا استعمال (Order Question of Use) : تدریس کے دوران اعلیٰ سطح کے سوالات کا استعمال کیا جانا چاہیئے اس سے طلبہ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے اس طرح کے سوالات کمرہ جماعت میں اعلیٰ درجہ کا اکتسابی ماحول پیدا کرتے ہیں۔

19. مختلف انداز میں سوالات کرنا (Divergent Question) : تدریس کے دوران معلم کو چاہیئے کے کہ وہ طلبہ سے مختلف قسم کے سوالات پوچھیں اور ایسے سوالات کئے جائیں جس سے طلبہ موضوع سے متعلق مختلف چیزوں کو نئے ڈھنگ سے سیکھیں۔ اس طرح کے سوالات سے طلبہ میں تخلیقی سوچ اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

20. مواصلات کی تکمیل کی مہارت (Completeness of communication) : تدریس میں ہر مرحلہ پر اس مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی مہارت کی بنیاد پر ایک معلم اپنی تدریس کو کامیابی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ معلم جو کہنا چاہتا ہے اسے منظّم اور مرتب انداز میں اسی شکل میں طلبہ تک پہنچانے کی صلاحیت معلم کے اندر ہو جیسا وہ کہنا چاہتا ہے، اسے مکمل مواصلات کی مہارت کہتے ہیں۔

21. منظّم طور پر اعادہ (Planned Repetition) : یہ سب سے اہم تدریسی مہارت ہے جس کے تحت اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ تدریس کے اختتام پر معلم اہم تدریسی نکات کا مرتب انداز میں اعادہ کرے۔

تدریس کے معنی اور درجہ بندی کو سمجھنے کے بعد اب ہم مندرجہ ذیل مہارتوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

1. تمہید/ سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skill)
2. وضاحت کی مہارت (Explanation Skill)
3. سوالات پوچھنے کی مہارت (Questioning skill)
4. تقویت یا حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement Skill)
5. حرکی مہارت (Stimulus Variation skill)

4.4.1 تمہید/ سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skills)

کسی بھی کام کو انجام دینے سے قبل اگر اس سے انسان متعارف ہو جاتا ہے تو اس کام کو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تدریسی عمل میں اگر طلبہ کو نئے سبق سے متعارف کرا دیا جائے تو سبق کی تدریس آسان ہو جاتی ہے، اسی مہارت کو تمہید کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے طلبا کو سابقہ معلومات اور نئی دی جانے والی معلومات کے درمیان ربط یا تعلق قائم کرنا ہے۔ طلبا میں سبق سے دلچسپی اور تجسس پیدا کرنا ہے۔ اس مہارت کو استعمال کرتے وقت زیر تربیت معلم کو مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھنا چاہیے۔

- آسان سوالات پوچھے جائیں جو کہ طلبہ کے سابقہ معلومات پر مبنی ہوں جس سے بچے اس کا جواب دے سکیں۔
- تمہید میں پوچھے جانے والے سوالات کا اس کے مقاصد سے تعلق ہونا چاہئے۔
- سوالات میں ترتیب اور مطابقت ہونی چاہئے۔
- اس مہارت کا مقصد طلبہ میں ذہنی اور جسمانی طور پر آموزش کے لئے دلچسپی و آمدگی پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے زیر تربیت معلم مختلف سرگرمیوں کو انجام دے سکتا ہے جیسے مثال پیش کرنا، مظاہرے کے ذریعہ (ماڈل یا تصویر دکھا کر) موضوع سے جوڑا جائے، تاریخی واقعہ سنا کر طلبہ سے سوالات پوچھ کر کہانی یا نظم وغیرہ سنا کر۔
- آلات و وسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کی ذہنی و علمی سطح کے مطابق اور سبق کے مقصد کے اعتبار سے ہونا چاہئے۔
- تمہید بہت زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ یہ تو صرف سبق کی شروعات کیلئے عمل میں لائی جاتی ہے اس کے بعد پورے سبق کی تدریس کو انجام دینا ہوتا ہے۔
- سوالات، بیانات و دیگر سرگرمیوں کے لئے دیا گیا وقت یا وقفہ معقول ہونا چاہئے۔
- معلم سبق کا تعارف موثر طریقہ سے کرے تا کہ طلبہ میں تحریک پیدا ہو۔

4.4.2 وضاحت کی مہارت(Explanation skill)

ایک معلم اپنی تدریس کوانجام دیتے وقت سب سے زیادہ اس مہارت کا استعمال کرتا ہے۔اس ،مہارت کے ذریعہ معلم اپنے تاثرات مختلف تصورات اور تدریس کے اہم نکات کی وضاحت کرتا ہے اورمشکل چیز کوآسان اور واضح کر کے طلبا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ بسا اوقات طلبا مختلف تصورات ، باتوں اورحقائق کوسمجھنے سے قاصر رہتے ہیں ،ایسی صورت میں معلم ان چیزوں کی وضاحت مثالوں اورجسمانی حرکات کے ذریعہ کرتا ہے تاکہ طلبا انہیں ٹھیک طرح سے ذہن نشین کرسکیں، یہ عمل وضاحت کہلاتا ہے۔ وضاحت کومزید مؤثر بنانے کے لئے مختلف سمعی و بصری اشیا کو استعمال کرتے ہیں۔وضاحت کس قدرمؤثر ہوئی اس کی جانچ کے لئے آخر میں طلبا سے متعلقہ سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ مائکرو تدریس کے ذریعہ طلبا میں اس مہارت کوفروغ دیا جاتا ہے جس سے وہ تدریس کے وقت مشکل سے مشکل بات کواسان انداز میں طلبا کے سامنے بیان کرسکے۔ ان مہارتوں کا استعمال مواد کوواضح کرنے کے لئے جاتا ہے۔اس میں مواد کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔اس مہارت کواستعمال کرتے وقت زیرتربیت معلم کو مندرجہ ذیل باتوں پرتوجہ دینی چاہیے۔

- وضاحت میں استعمال کی جانے والی زبان آسان ،عام فہم واضح اور مناسب ہونی چاہیے۔
- کسی بھی مضمون کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون پرمہارت رکھتا ہواوراس موضوع کے متعلق وسیع معلومات کا حامل ،ہوتبھی وہ وضاحت کی مہارت میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے ورنہ وہ تصورات کی غلط تشریح کرسکتا ہے۔
- تدریس کے ہرمرحلہ میں وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔جب کوئی تصور مشکل ہو یا طلبا کسی نکتہ کوسمجھنے مشکل محسوس کریں تبھی وضاحت کی مہارت کا استعمال کیا جائے۔
- وضاحت کودلچسپ اورمؤثر بنانے کے لیے، کہانی ،تصویر یا ماڈل وغیرہ کی مدد بھی لینی چاہیے اوراسے دلچسپ اورعام فہم انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔
- وضاحت نہ بہت زیادہ طویل ہواور نہ بہت زیادہ مختصر۔

4.4.3 سوالات پوچھنے کی مہارت(Questioning Skill)

سوالات کا پوچھنا ایک عام طریقہ تدریس ہے۔سوالات کا استعمال کئی مقاصد سے کیا جاتا ہے۔سوالات سے طلبہ کی دلچسپی کو بڑھایا جاتا ہے۔سوالات طلبہ میں توجہ اورتحریک پیدا کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

علم اورسوال ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں سوال نہیں ہوں گے وہاں علم محدود ہوجائے گا۔سوال نہ صرف بیدار ذہن کی نشانی ہے بلکہ زندگی کی علامت ہے۔سوالات کے ذریعہ طلبہ کوسرگرم رکھا جاسکتا ہے۔تعلیم میں توضیحات کی طرح سوالات کا پوچھنا بھی ایک مہارت ہے۔سوالات پوچھنے کی مشق کرا کرزیرتربیت معلم میں درجہ ذیل مہارتیں پیدا کی جاتی ہیں۔

سوالات کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔

تشخیصی سوالات ۔۔۔۔۔سابقہ معلومات پرمبنی

تمہیدی سوالات۔۔۔۔۔سابقہ معلومات کونئی معلومات سے جوڑنے کے لئے

تجدیدی سوالات۔۔۔۔۔دوران سبق

تحصیلی سوالات۔۔۔۔سبق کے اختتام پر

پر ان سبھی سوالات کو تین درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. ادنی سطح کے سوالات: ایسے سوالات جو صرف طلبہ کی معلومات اوران کی سطح معلوم کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ یہ سوالات بہت مختصر اورآسان ہوتے ہیں۔ان میں کیا،کب اورکون جیسے سوال پوچھے جاتے ہیں۔
2. اوسط درجہ کے سوالات: اس طرح کے سوالات طلبہ کے ذہن وادراک یا معلومات سے متعلق ہوتے ہیں۔ان میں کیوں، کیسے،فرق کرنا، تشریح یا وضاحت کرنا وغیرہ جیسے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔
3. اعلی درجہ کے سوالات: یہ سوالات کی مشکل ترین شکل ہے۔اس طرح کے سوالات سے طلبہ میں تجزیہ کرنے ، جانچ کرنے اورنتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوالات طلبہ میں غوروفکر کرنے اورسوچنے سمجھنے کی قابلیت پروان چڑھاتی ہے اس مرحلہ میں طلبہ سے تجزیہ کرنے، جانچ کرنے اورنتیجہ اخذ کرنے سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔اس مہارت کواستعمال کرتے وقت زیر تربیت معلم کومندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھنا چاہئے۔

- سوالات واضح، متعین اورموزوں ہونے چاہئیں۔
- سوالات کی زبان آسان اورقواعد کے لحاظ سے درست ہو۔
- سوالات ایسے ہوں جوفہم پیدا کریں اوران کے ذریعہ تصورات ،نظریات اورخیالات تک رسائی ہوسکے۔
- پوچھے جانے والے سوالات کی تعداد مناسب ہو۔

4.4.4 تقویت/ حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement skill)

کمرہ جماعت میں ایک معلم کے ذریعہ انجام دی گئی وہ تمام سرگرمیاں جوطلبہ کو پوچھے گئے سوالات کے جواب دینے یا سرگرمیوں میں پوری دلچسپی کے ساتھ شریک ہونے کے لئے آمادہ کرتی ہے، اسے تقویت یا حوصلہ افزائی کی مہارت کہتے ہیں۔تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں تیزی لانے اورانہیں موثر طریقے سے انجام دینے کے لئے حوصلہ افزائی کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔معلم اس کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ دوران تدریس جب طلبہ معلم کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیدیں تو معلم کو چاہئے کہ وہ ان طلبہ کی حوصلہ افزائی کرے خواہ ان کے جواب کچھ حد تک ہی صحیح ہوں ۔اس سے طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔اگر جواب غلط ہوں تو اس کی نشان دہی بھی کی جانی چاہئے۔ اگر معلم حوصلہ افزائی یا تقویت کے مرحلہ میں ناکام ہوتا ہے تو طلبہ سوالات کے جوابات دینے یا دیگر سرگرمیوں میں دلچسپی اوررغبت کے ساتھ شرکت نہیں کرتے ہیں۔

تقویت کی دوقسمیں ہیں:

1) مثبت تقویت/ حوصلہ افزائی 2) منفی حوصلہ افزای : معلم کے ذریعہ اپنائے جانے والے وہ طریقے جن سے طلبہ میں مثبت عمل کرنے اور سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لئے دلچسپی اورتحریک پیدا ہو اس کو مثبت حوصلہ افزائی کہا جاتا ہے۔اس کے تحت معلم ایسا طریقہ اختیار

کرتا ہے جس سے طلبہ کی سبق میں زیادہ سے زیادہ شمولیت ہو سکے۔ مثلاً معلم کا کسی سوال کا صحیح جواب دینے پر طلبہ کو اچھا، شاباش، ٹھیک ہے وغیرہ کہنا یا مسکرانا، مثبت انداز میں سر کو جنبش دینا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا وغیرہ۔ معلم کے اس عمل کا طلبہ پر مثبت اثر پڑتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جس سے وہ آگے بھی متحرک ہو کر سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثبت تقویت کی دو قسمیں ہیں

a. مثبت لسانی تقویت (Verbal Positive Reinforcement): مثبت لسانی تقویت میں معلم طلبہ کی حوصلہ افزائی زبانی طور پر کرتا ہے کہ وہ طلبا کے صحیح جوابات پر بہت اچھا، شاباش، ٹھیک ہے وغیرہ کہتا ہے۔ معلم کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ طلبہ کے احساسات و جذبات کی قدر کرتا ہے اور ان کے دیے گئے جوابات سے اتفاق رکھتا ہے۔

b. غیر زبانی/ اشارتی تقویت: اس میں معلم زبانی طور پر بول کر حوصلہ افزائی نہیں کرتا بلکہ اشارے کی زبان میں مثلاً مسکرا کر، مثبت انداز میں سر یا ہاتھ ہلا کر، صحیح جواب دینے والے طالب علم کی پیٹھ تھپتھپا کر یا اس کے جواب کو تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس سے طالب علم کو مستقبل کے لئے تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس کے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے۔ الغرض مثبت حوصلہ افزائی کے ذریعہ ایک معلم طلبہ کو مثبت عمل کرنے یا سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے متحرک کرتا ہے۔

2. منفی تقویت/ حوصلہ افزائی (Negative Reinforcement) : معلم کے ذریعے استعمال کیا گیا ایسا طریقہ جس سے طلبہ کو منفی عمل کرنے اور منفی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روکا جا سکے۔ اس کے تحت معلم ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جس سے طلبہ منفی سرگرمیوں کو چھوڑ کر سبق میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ اس کے ضمن میں معلم کے وہ تمام اعمال یا حرکات و سکنات آتے ہیں جن کے ذریعہ وہ طلبہ کی نفی کرتے ہیں یا ان کے جوابات کو رد کرتے ہیں مثلاً غصہ کرنا، منفی انداز میں سر کو ہلانا، معلم کے اس عمل کا طلبا پر اس طرح اثر پڑتا ہے کہ وہ آئندہ منفی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوتے ہیں اور تعلیمی سرگرمی میں متحرک ہو جاتے ہیں منفی تقویت کی بھی دو قسمیں ہیں.

1. زبانی طور پر کی جانی والی منفی حوصلہ افزائی (Verbal negative Reinforcement): اس میں معلم طلبا کے غلط اور غیر معقول جواب دینے یا سرگرمیوں میں شامل ہونے پر زبانی طور پر منفی تقویت دیتا ہے جس سے طلبا دوبارہ ایسا عمل نہ کریں اور ایسی سرگرمیوں میں شامل نہ ہوں۔ مثلاً معلم یہ کہے نہیں ایسا نہیں ہے، غلط ہے، صحیح بولیے، سوچ کر بولیے وغیرہ۔ معلم کے ان الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلبا کی منفی سرگرمیوں اور ان کے دیئے گئے جواب اور تصورات سے متفق نہیں ہے۔

2. غیر زبانی طور پر کی جانے والی منفی حوصلہ افزائی (Non Verbal negative Reinforcement): اس میں معلم الفاظ کا استعمال کئے بغیر طلبا کو منفی تقویت فراہم کرتا ہے مثلاً پیر زمین پر مارنا، تیز چلنا، منفی طور پر سر یا ہاتھ سے اشارہ کرنا، گھور کر دیکھنا وغیرہ ان حرکات و سکنات کے ذریعہ معلم طلبہ کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ ان کی منفی سرگرمیوں یا ان کے دیے گئے جوابات سے اتفاق نہیں رکھتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ طلبا کو منفی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے منفی تقویت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویت یا حوصلہ افزائی کو خواہ وہ مثبت ہو منفی مؤثر بنانے کے لئے درجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے۔

- معلم کوتقویت یا حوصلہ افزائی کے چند الفاظ کومختص نہیں کر لینا چاہئے مثلاً ٹھیک ہے، اچھایا شاباش وغیرہ۔ کیونکہ طلبا اس کے عادی ہو جاتے ہیں اور معلم کی جانب توجہ نہیں دیتے جس سے تقویت کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے معلم کو چاہئے کہ وہ تقویت کے لئے نئے نئے الفاظ یا مختلف طریقوں کا استعمال کرے۔
- معلم کو چاہئے کہ وہ صرف صحیح جواب دینے والے طلبہ کی ہی حوصلہ افزائی نہ کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ کی حوصلہ افزائی کر کے سبق میں ان کو شامل کریں کیونکہ صرف چند طلبہ کی شمولیت سے سبق کو مؤثر نہیں بنایا جا سکتا ہے۔
- کسی بھی شئے کی اہمیت اسی وقت باقی رہتی ہے جب اس کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ ٹھیک اسی طرح حوصلہ افزائی کی اہمیت کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کا استعمال زیادہ نہ کیا جائے ورنہ یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ معلم بناوٹی طور پر ایسا کر رہا ہے اور اس سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

4.4.5 حرکی مہارت کی تبدیلی (Stimulus Variation Skill)

تدریسی عمل میں اس مہارت کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس کے ذریعہ معلم طلبہ کی توجہ سبق کی جانب مبذول کرتا ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ تدریس اسی وقت کامیاب ہوگی جب کہ معلم طلبا کی توجہ سبق کی جانب مبذول کرائے اس مقصد کے تحت وہ کبھی اپنی جگہ سے چل کر تختہ سیاہ کے قریب آتا ہے کبھی طلباء کے درمیان جا کر ان سے سوالات کرتا ہے۔ کبھی ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہتا ہے تو کبھی چہرے پر مختلف نقوش واحساسات کا اظہار کر کے۔ کبھی طلبہ کو توجہ دینے یا اہم نکات کو دیکھنے کو کہتا ہے، کبھی سوالات کے جوابات دیتا ہے تو کبھی کوئی تصویر یا ماڈل دکھا کر وضاحت کرتا ہے۔ اس طرح مختلف حرکات وسکنات کے ذریعہ طلبا کی توجہ سبق کی طرف مرکوز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی مہارت کو حرکی مہارت کہا جاتا ہے۔ اس مہارت میں معلم کے چہرے کے تاثرات، حرکات وسکنات اور لب ولہجہ تدریس میں نئی جان ڈال دیتے ہیں جس سے طلبا میں بے زاری نہیں ہوتی، کمرہ جماعت میں تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے معلم کی جسمانی حرکات محرکہ کا کام کرتی ہے۔ حرکات وسکنات کی مہارت کے درجہ ذیل اجزا ہیں

1. حرکات (Movement)

کوئی انسان جب ایک چیز کو بار بار ایک ہی حالت میں دیکھتا ہے تو وہ اکتا جاتا ہے اور اس کی توجہ شئے مذکور سے ہٹ جاتی ہے ٹھیک ایسا ہی معلم اور طلبہ کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی اگر معلم تدریس کے دوران ایک ہی حالت میں زیادہ دیر تک ایک ہی جگہ کھڑا رہتا ہے تو تھورے وقفہ کے بعد طلبا کی توجہ ان سے ہٹ جاتی ہے اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں یا آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں لیکن اگر معلم درمیان میں حرکت کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق ہاتھ یا سر ہلاتا ہے اور اپنی جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے تو طلبہ کی توجہ اس کی طرف سے لگی رہتی ہے۔ اس لئے دوران تدریس معلم کے لئے حرکات کا استعمال بھی ضروری ہے

2. چہرے کے نقوش (Gesturing)

ایک معلم کو چاہئے کہ وہ تدریس کے مواد کے موافق چہرے کے نقوش کا استعمال کرے جیسے کسی کہانی میں خوشی یا غم کی کوئی بات ہے تو چہرے کے نقوش ویسے ہی آنے چاہئیں کیونکہ جب کہانی کے اعتبار سے چہرے کے تاثرات شامل ہوں گے تو کہانی مؤثر ہوگی اور طلبہ کے اندر اس سے

تحریک پیدا ہوگی۔

3. طریقہ بیان (Pattern Speech)

معلم اگر دوران درس چہرے کے نقوش ظاہر نہ بھی کرے تو بھی وہ طلبہ کو بہت سارے تصورات با آسانی سمجھا سکتا ہے۔اس طور پر کہ وہ اپنی آواز کے زیر و بم کا استعمال کرے، دوران درس ان الفاظ پر زور دے جن کے معنی میں گہرائی و گیرائی ہو اور ساتھ ہی ساتھ آواز میں تبدیلی بھی لانی چاہیئے ۔درس کے دوران معلم کے بولنے میں کئی طرح سے تبدیلی ہوسکتی ہے جیسے اونچی آواز، دھیمی آواز کسی لفظ پر دباؤ ڈالنا وغیرہ۔معلم کو بوقت ضرورت اس کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ یہ فن زبانی طور پر سمجھایا نہیں جاسکتا ہے، اسے دیکھ کر سمجھنا آسان اور مؤثر ہوتا ہے کیونکہ انسان بہت ساری باتیں دیکھ کر زیادہ مؤثر انداز میں سیکھ سکتا ہے بہ نسبت پڑھنے کے۔

4. فوکسنگ (Focusing)

جب طلبہ کی توجہ سبق کے کسی خاص نکتہ کی طرف مبذول کرنا ہو تب اس تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ سبق کی وضاحت اچھی طرح ہو آجائے ان نکات پر توجہ دیے بغیر اگر سبق کو جاری رکھا جائے تو سبق کی تفہیم مشکل ہوجائے گی۔اس میں زبانی جملہ کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً معلم کہتا ہے کی ادھر دھیان دیں، اس تصویر کو بغور دیکھیں تو اس سے مراد طلبہ کی توجہ کو ان مخصوص نکات پر مرکوز کرنا ہے۔ جب معلم کسی تصویر یا کسی نقشے پر پوائنٹر رکھ کر کچھ بتاتا ہے تو سبھی طلبہ کی توجہ اسی نکتہ پر رہتی ہے، اس حرکی مہارت کو فوکسنگ کہا جاتا ہے۔

5. طرز گفتگو (Intraction Style)

جب دو یا دو سے زیادہ افراد زبانی بات چیت کرتے ہیں تو اسے گفتگو کہتے ہیں۔کمرہ جماعت میں مختلف طریقے سے گفتگو ہوتی ہے اس میں حتی الامکان یہ کوشش کی جاتی ہے کہ تمام طلبا کی شمولیت ہو اور معلم کمرہ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرے کہ تمام طلبہ کا تعاون حاصل ہو سکے اس کی تدریس مؤثر تدریس بنے نہ کہ صرف ایک تقریر بن کر رہ جائے۔

6. وقفہ (Pausing)

گفتگو کے دوران ساکت ہوجانے کو وقفہ کہا جاتا ہے۔تعلیمی عمل میں جب معلم کمرہ جماعت میں بولتے بولتے رک جائے تاکہ طلبہ کی توجہ اس کی طرف مرکوز ہو اس عمل کو وقفہ کہا جاتا ہے۔اگر معلم خود ہی بولتا رہے اور طلبہ کو کچھ کہنے یا پوچھنے کا موقع نہ دے تو طلبہ کی دلچسپی ختم ہوجاتی ہے اور وہ بے دلی کے ساتھ سبق کو سنتے ہیں۔اگر کبھی لمبا جملہ بولنا ہو تو معلم کو چاہیے کہ بیچ بیچ میں رک کر طلبہ کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرائے ،سوالات وغیرہ پوچھے تو اس سے اور بھی بہتر اور موثر تدریس ہوگی۔جس طرح کہانی سنانے والا درمیان میں رک کر لوگوں کو تجسس میں ڈال دیتا ہے ویسے ہی ایک معلم کو بھی کرنا چاہیئے۔

7. حرکی وحسی نکات کی تبدیلی (Change in the Sensory Focus)

دوران تدریس معلم مختلف سرگرمیوں کو انجام دیتا ہے۔کبھی تجربہ کرکے دیکھاتا ہے، کبھی تصویر نقشہ یا ماڈل دیکھاتا ہے تو کبھی تختہ سیاہ پر کچھ لکھ کر دکھاتا ہے۔ یہ سرگرمیاں جس میں معلم سبق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ تصاویر، نقشے دکھاتا ہے یا تجربہ کرکے دکھاتا ہے۔انہیں حرکی وحسی نکات کی تبدیلی کہا جاتا ہے۔زیر تربیت معلم جب اس کا استعمال کمرہ جماعت میں کرے تو درج ذیل باتوں کا خیال رکھے:

1. بوقت ضرورت اس کا استعمال کرنا چاہئے، اس کی زیادتی تدریس میں خلل کا باعث بن سکتی ہے۔
2. اس مہارت کی مشق اس طور پر کرائی جائے کہ جب معلم کمرہ جماعت میں اس کا استعمال کرے تو یہ بناوٹی نہ لگے۔
3. مواد مضمون کی مناسبت سے ہی حرکات کا استعمال کیا جائے اور چہرے کے نقوش بھی مواد کے مطابق ہوں۔
4. کمرہ جماعت میں معلم کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے تا کہ سبھی طلبہ اس میں شریک ہوسکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ خرد تدریس کی تعریف بیان کریں اور مختلف مہارتوں کے بارے میں بتائیں۔

4.5 نمونہ مائکرو ٹیچنگ منصوبہ سبق (Micro-Teaching Lesson Plan-I)

مہارت کا نام (Name of the skill) --

سبق کا تعارف/ تمہید (Introducing Lesson) --

نام معلم طالب علم (Name of the teacher student) --

تاریخ (Date) --

درجہ/ جماعت (Class) --

وقت/ مدت (Duration) منٹ --

مضمون (Subject) موضوع/ عنوان (Topic) --

مہارت کے اجزا (Skill Components)

1. ہر سوال اور بیان کا طلبہ کے سابقہ علم سے تعلق ہونا چاہئے۔
2. جملوں اور سوالات کا ربط/ تعلق سبق اور اس کے مقاصد جڑا ہونا چاہئے۔
3. خیالات، سوچ، سوالات اور جملوں میں ترتیب، مطابقت اور تسلسل ہونا چاہئے۔
4. آلات و وسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کی سطح کے موافق اور سبق کے مقاصد کے اعتبار سے ہونا چاہئے۔
5. سوالات، بیانات و سرگرمیوں کے لئے لیا گیا وقفہ معقول اور مکمل ہو۔
6. طلبہ کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔
8. طلبہ میں تحریک پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔
9. معلم میں جوش اور ذوق و شوق ہو۔

نمبر شمار	زیر تربیت معلم کا طرز عمل / سرگرمی	طلبہ کا طرز عمل	استعمال میں لائے گئے اجزا
1.			
2.			
3.			
4.			
5.			
6.		غیر تسلی بخش جواب	

موضوع کا اعلان (Statement of the Topic)

Observation Schedule cum Rating Scale for the skill of introducing a lesson

مہارت کا نام (Name of the skills) --

سبق کا تعارف (Introducing a lesson) --

نام معلم طلبہ (Name of Student Teacher) --

تاریخ (Date) --

درجہ / جماعت (Class) --

وقت / مدت (Duration) --

مضمون (Subject) --

موضوع عنوان --

-- (Topic)

نمبر شمار	مہارت کے اجزا (Skill Components)	1	2	3	4	5
1.	سوالات اور بیان کا تعلق طلبہ کی سابقہ معلومات سے ہو۔					
2.	جملوں اور سوالات کا تعلق سبق اور اس کے مقاصد سے جڑا ہو۔					
3.	آلات و وسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کی سطح کے موافق اور سبق کے مقاصد کے اعتبار سے ہو۔					
4.	سوالات، بیانات و سرگرمیوں کے لئے لیا گیا وقفہ معقول اور مکمل ہو۔					
5.	طلبہ کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔					

6.	طلبہ میں تحریک پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔					
7.	معلم میں جوش اور ذوق وشوق ہو۔					

1-انتہائی کمزور 2- کمزور 3-اوسط 4-اچھا 5-بہت اچھا

مشاہدہ کار کا دستخط مع نام ورول نمبر

دستخط نگراں

4.6 نمونہ مائکرو ٹیچنگ منصوبہ سبق (Micro-Teaching Lesson Plan (II

مہارت کا نام (Name of the skill) --

سبق کا تعارف/تمہید (Introducing of student teacher) ------------------------------

نام معلم طلبہ (Name of student teacher) ------------------------------------

تاریخ (Date) ---

درجہ/جماعت (Class) --

وقت/مدت (Duration) --

مضمون (Subject) ---

موضوع/عنوان (Topic) --

مہارت کے اجزا (Skill Components)

1۔ سوالات واضح، متعین اور موزوں ہوں۔

2۔ سوالات کی زبان قواعد کے لحاظ سے درست ہو۔

3۔ سوالات دلچسپی پیدا کرنے والے اور سوچنے پر مجبور کرنے والے ہوں۔

4۔ سوالات خیالات کے تسلسل کی ضمانت دیں۔

5۔ سوالات مشاہدہ اور فہم پیدا کرنے والے ہوں۔

6۔ سوالات کے ذریعہ تصورات، نظریات اور خیالات تک رسائی ہو سکے۔

7۔ سوالات اشیا اعمال کے درمیان تعلق/رشتہ کو سمجھنے میں معاون ہوں۔

8۔ سوالات کی تعداد معقول ہو۔

9۔ سوالات ایسے ہوں کہ تمام طلبہ دلچسپی کے ساتھ شامل ہوں۔

10۔ سوالات طلبہ کی فہم کا درست اندازہ لگانے میں معاون ہوں۔

استعمال میں لائے گئے اجزا	طلبہ کا طرزِ عمل	زیرِ تربیت معلم کا طرزِ عمل / سرگرمی	نمبر شمار:
			1
			2
			3
			4
			5
			6
			7
			8

Observation Schedule cum Rating Scale for the skill of introduching a lesson

مہارت کا نام (Name of the skill) --

سبق کا تعارف / تمہید (Introducing of student teacher) ------------------------------------

نام معلم طلبہ (Name of student teacher) ------------------------------------

تاریخ (Date) --

درجہ / جماعت (Class) --

وقت / مدت (Duration) --

مضمون (Subject) --

موضوع / عنوان (Topic) --

5	4	3	2	1	مہارت کے اجزا	نمبر شمار
						1
						2
						3
						4
						5
						6

7						
8						
9						

1۔انتہائی کمزور   2۔کمزور   3۔اوسط   4۔اچھا   5۔بہت اچھا

مشاہدہ کار کا دستخط مع نام و رول نمبر   دستخط نگراں

4.7 مائکرو ٹیچنگ اور کلاس روم ٹیچنگ میں فرق

(Difference between Micto Teaching & Class Teaching)

نمبر شمار	مائکرو ٹیچنگ	کلاس روم ٹیچنگ
1	اس کا مقصد زیر تربیت معلم میں مشق کے ذریعہ مہارتوں کو پیدا کرنا ہے	کلاس روم ٹیچنگ کا مقصد طلبہ کا تدریس کے ذریعہ سبق میں عبور حاصل کرنا ہے
2	طلبہ کی تعداد کو کم کر دیا جاتا ہے، کلاس سائز کو کم کر کے 5 تا 10 طلبہ رکھے جاتے ہیں	طلبہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
3	ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے	اس میں تعلیمی وسائل کا استعمال، سوالات پوچھنا وغیرہ، تدریس کے دوران مختلف مہارتوں کا استعمال کیا جاتا ہے
4	مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے	تدریس کے دوران کسی بھی موضوع کے عنوان اور اس سے متعلق سبھی باتوں کو بتایا جاتا ہے
5	اس میں وقت کی تحدید ہوتی ہے اور سبق کے وقفہ کو کم کر کے 5 تا 10 منٹ رکھا جاتا ہے۔	40 منٹ کا ہوتا ہے
6	یہ ایک آسان تدریس ہے اس میں کسی طرح کا کوئی دباؤ نہیں ہوتا ہے۔	تدریس آسان نہیں ہوتی ہے کیوں کہ طلبہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے اک قسم کا دباؤ ہوتا ہے

7	اس میں زیر تربیت معلم کو تدریس کے دوران ہونے والی غلطیوں سے واقف کرایا جاتا ہے اور انہیں اصلاح کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔	اس میں معلم سے اگر کسی طرح کی غلطی ہوتی ہے تو اسے معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے کوئی بتانے والا ہوتا ہے
8	اس تدریس میں سوپر وائزر زیر تربیت معلم کی تدریس کی نگرانی کرتا ہے۔	اس میں کوئی سوپر وائزر نہیں ہوتا جو معلم کی کارکردگی پر نظر رکھے
9	اس میں حقیقی کلاس نہیں ہوتا ہے بلکہ طلبہ کا کردار ساتھی زیر تربیت معلم ادا کرتے ہیں۔	حقیقی کلاس روم ہوتا ہے اور طلبہ معلم سے تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں
10	اس میں زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا ہے	اس میں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے
11	اس میں سوپر وائزر اور ساتھی زیر تربیت معلم تدریسی عمل کا تعین قدر کرتے ہیں	اس میں تعین قدر کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔
12	اس میں چند مہارتوں کو سکھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور ایک وقت میں ایک ہی مہارت کو سکھانے پر زور دیا جاتا ہے۔	اس میں کئی مہارتوں کو ایک ہی وقت میں استعمال کیا جاتا ہے۔
13	اکتساب کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے	اکتساب کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔
14	اس میں مشق کے ذریعہ زیر تربیت معلم کی تربیت خاص ہوتی ہے۔	اس میں معلم جب سبق پڑھاتا ہے اس وقت سبق کو سننے والے طلبا ہی تربیت پاتے ہیں۔
15	کلاس میں نظم وضبط کا مسئلہ نہیں ہوتا۔	طلبا کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے نظم وضبط کا مسئلہ ہوتا ہے۔

4.8 سالانہ منصوبہ (Year Plan)

روزمرّہ کی زندگی میں انسان جب کسی بھی کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے منصوبہ سازی کرتا ہے اور منظّم انداز میں اس کام کو انجام دیتا ہے۔ اس سے اس عمل میں کامیابی کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جب ایک معلم تدریسی عمل کو انجام دینے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی منصوبہ بندی کرلے تاکہ سبق اثر انداز نہ ہو اور طلبہ کو اس کا بھرپور فائدہ حاصل ہو۔ سبق کی منصوبہ بندی سے معلم کا کام آسان ہو جاتا ہے اور وہ بہ آسانی اپنی بات کو کم وقت میں طلبہ کو سمجھا سکتا ہے۔ ایک معلم کو منصوبہ بندی کی تمام مہارتوں اور قسموں سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اس کا موثر انداز میں استعمال کر سکے۔

دنیا کے ہر ادارے اور ہر تنظیم کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے کاموں کا جائزہ لیتا ہے اور سال آئندہ کے لیے اپنا لائحہ

عمل تیار کرتا ہے تا کہ وہ بآسانی اپنے کام کو انجام دے سکے۔ اسی طرح اسکول میں جب تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے تو پرنسپل تمام اساتذہ کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے جس میں وہ تمام اساتذہ کے متعلقہ مضامین کو ان کے حوالے کر دیتا ہے اور ان سے اپنے مضامین سے متعلق سالانہ منصوبہ بندی کے لیے کہتا ہے۔ معلم اپنے منصوبہ میں یہ خاکہ بناتا ہے کہ پورے سال میں کیا پڑھانا ہے، کن کن مہارتوں اور اقدار کو فراغ دینا ہے، کن سرگرمیوں کو انجام دینا ہے۔ اس منصوبہ میں مضمون کے مقاصد، طریقہ تدریس، وسائل اور خارجی سرگرمیوں کے ساتھ پورے سال میں اس مضمون کو مکمل کرنے کے لیے کتنے وقفے درکار ہیں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سالانہ منصوبہ سے معلم کا کام نہ صرف آسان ہو جاتا ہے، بلکہ مرتب انداز میں تکمیل نصاب میں مدد حاصل ہوتی ہے۔ کسی بھی کام کے آغاز میں اگر اس کے مقاصد اور نظام الاوقات طے کر دیے جائیں تو اس میں ناکامی کے امکانات کم سے کم ہوتے ہیں اسی طرح تعلیمی سال کے آغاز میں ہی اگر معلم کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے اپنے مضمون کو مکمل کرنے کے لیے کن اسباق کو کن اوقات یا کس مہینے میں پڑھانا ہے اور سبق کو موثر انداز میں پیش کرنے کے لیے کن وسائل کا سہارا لینا ہے اور ان اسباق کے مقاصد کیا ہیں اور کن سرگرمیوں کو دوران سبق انجام دینا ہے جس میں بلاتفریق تمام طلبہ شامل ہوسکیں تو اس سے طلبہ و اساتذہ کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت سال کے آغاز میں ایک معلم جو منصوبہ سازی کرتا ہے یا ایک خاکہ بناتا ہے اسے سالانہ منصوبہ کہا جاتا ہے۔ سالانہ منصوبہ بندی سے مراد وہ تمام نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں ہیں جو ایک تعلیمی سال کے دوران انجام دی جانے والی ہوتی ہیں۔ الغرض سالانہ منصوبہ ایک لائحہ عمل ہے جس کو معلم پورے سال میں منظّم طریقے سے انجام دیے جانے والے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سال کے آغاز میں ہی تیار کر لیتا ہے۔ سالانہ منصوبہ بندی اسکول یا مدرسہ کے تعلیمی نظام کو صحیح طور پر چلانے اور نظام الاوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے تکمیل تک پہنچانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

تدریس کی منصوبہ بندی کی دو قسمیں ہیں۔

1 طویل مدتی تدریسی منصوبہ بندی: اس میں سالانہ (Year Plan) اور ماہانہ (Monthly Plan) منصوبے آتے ہیں۔

2 مختصر مدتی تدریسی منصوبہ: اس میں ہفتہ بھر کی (weekly plan) اور روزانہ (Daily plan) کی منصوبہ بندیاں آتی ہیں۔ سالانہ منصوبہ بندی کے ذریعہ معلم ایک نظر میں سال بھر کے نصاب کا جائزہ لے سکتا ہے۔ اس کی بنیاد پر یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ سال بھر کے لیے مقرر کئے گئے نصاب کے مقاصد کس حد تک حاصل ہو رہے ہیں۔ ماہانہ منصوبہ بندی معلم کو ہر مہینہ اپنی تدریس کی رفتار کا معائنہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔ سالانہ منصوبہ میں تمام جماعتوں کے سارے مضامین کے نصاب کی بروقت تکمیل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ منصوبہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی جماعت میں مضمون وار شامل کیا جاتا ہے۔ منصوبہ ایک خاکہ ہوتا ہے جس میں ان چیزوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے کہ پورے سال میں کیا پڑھنا ہے، کن کن مہارتوں اور اقدار کو فروغ دینا ہے اور ان تمام سرگرمیوں کو کتنے مہینوں اور دنوں میں مکمل کرنا ہے۔ اس طرح کے منصوبوں کے ذریعہ معلم کو تدریس میں رہنمائی ملتی ہے اور منظّم انداز میں نصاب پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

سالانہ منصوبہ کی تیاری میں حسب ذیل نکات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

1 سالانہ ایام کار کی تعداد۔

2 تعلیمی سال میں تکمیل ہونے والی اکائیوں کی تعداد۔

3 پورے سال میں دستیاب پریڈس (وقفوں) کی تعداد۔

4 خارجی سرگرمیوں وامتحان کے لیے مختص ایام کی تعداد۔

5 ہر ماہ مکمل ہونے والی اکائیوں کی تعداد۔

6 تعلیمی مقاصد کی تفصیل۔

7 تدریس کے لیے دستیاب تعلیمی وسائل، مدرسین، آلات تعلیمی نشستیں وغیرہ اور کمی بیشی کا تخمینہ۔

8 مختلف جانچ وامتحانات کی تواریخ۔

9 مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کی تواریخ

4.8.1 سالانہ منصوبہ کے مراحل (Steps in making the year plan)

سالانہ منصوبہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

1 مواد مضمون بہت لمبا نہ ہو بلکہ اس کو چھوٹی اکائی میں تقسیم کیا جائے۔

2 ہر سبق کی تدریس کا مقصد ہوتا ہے لہذا مقاصد کا تعین بھی ضروری ہے۔

3 ہر یونٹ کی تدریس کے لیے صحیح طور پر اوقات کا تعین کرنا اور ساتھ ہی ساتھ انہیں گھنٹوں وقفوں کی شکل میں تقسیم بھی کرنا۔

4 تدریسی واکتسابی مقاصد کے حصول کے لیے متعین کردہ اوقات کا پورا حساب رکھنا۔

5 ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی سالانہ منصوبہ میں شامل کرنا مثلاLanguage Lab پروجیکٹ ورک وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے۔

4.8.2 سالانہ منصوبہ کی اہمیت(Importance of the year plan)

سالانہ منصوبہ بندی کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

- سالانہ منصوبہ پورے سال کے کام کی منصفانہ تقسیم میں معلم کی مدد کرتا ہے۔
- پورے سال کے لیے ایک مخصوص رفتار فراہم کرتا ہے۔
- معلم کو سالانہ منصوبے کی وجہ سے جماعت کی تدریس کی تیاری میں آسانی ہوتی ہے۔
- سالانہ منصوبے کے ذریعہ معلم واقف ہوتا ہے کہ ہر ماہ مضمون میں کتنا کام انجام دیا گیا۔
- معلم کو سالانہ منصوبے کی وجہ سے تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کو منظّم کرنے اور کامیاب و بہتر طریقے سے تدریس انجام دینے میں مدد ملتی ہے۔
- سالانہ منصوبے کے ذریعہ معلم وقت کو اچھی طرح مرتب کرتا ہے۔

4.8.3 سالانہ منصوبے کے فوائد(Advantages of a year plan)

سالانہ منصوبے کے حسب ذیل فوائد ہیں۔

- تدریسی مقاصد کے حصول میں معاون ہوتا ہے۔
- وقت متعینہ پر نصاب کی تکمیل میں مدد کرتا ہے۔
- معلم تدریسی فرائض کو منظّم طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔
- وقت کی تنظیم اچھی طرح ہو پاتی ہے۔
- نصاب کی تکمیل آسانی سے ہوجاتی ہے۔
- تدریس کے ساتھ دیگر سرگرمیوں کے لیے وقت کا یقین کیا جاسکتا ہے۔
- تدریسی عمل منظّم طور پر پائیہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔
- تدریسی عمل کو انجام دینے میں آسانی ہوتی ہے۔

4.8.4 سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ(Sample of Yearly Education Plan)

جماعت:ہشتم مضمون: سماجی علوم

مہینہ	مارچ۔اپریل	مئی۔جون	جولائی۔اگست	ستمبر۔اکتوبر	نومبر۔دسمبر	جنوری۔فروری	وقفوں کی تعداد
تاریخ							
جغرافیہ							
شہریت							
معاشیات							
وسائل:معلم کے تدریسی آلات							
تدریسی سرگرمیاں							
ہم نصابی سرگرمیاں							
خصوصی سرگرمیاں							

سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ2018

مضمون رمہینہ	مارچ ۔اپریل	مئی ۔جون	جولائی ۔اگست	ستمبر۔اکتوبر	نومبر۔ڈسمبر	جنوری۔فروری	وقفوں کی تعدا
ریاضی							
سماجی علوم							

							انگلش
							ہندی
							سائنس
							صحت اور جسمانی تعلیم

4.9 اکائی منصوبہ (Lesson Plan)

تعارف: کسی مضمون کے وسیع حصے کو اکائی کہا جاتا ہے جس میں کسی عنوان کے تحت آنے والے مکمل مواد شامل ہوتے ہیں۔ اکائی منصوبے میں چھوٹی چھوٹی ذیلی اکائیوں میں مکمل نصاب کو تقسیم کیا جاتا ہے اور ان ذیلی اکائیوں میں یکساں معلومات کا مجموعہ فراہم کیا جاتا ہے یہ ایک طرح کا اکتسابی سرگرمیوں اور تجربات کا سلسلہ ہوتا ہے جن کو عنوانات کی تقسیم کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

اکائی منصوبہ کی تیاری میں معلم کو پہلے ہفتہ واری پروگرام طے کرنا ہوتا ہے اس کے بعد وقفوں (Periods) کی تقسیم کرنی ہوتی ہے کے لحاظ سے

اکائی منصوبہ میں طلبہ کی سرگرمیوں کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو مواد کی بھرپور معلومات فراہم کی جاسکے۔ اس کے علاوہ اکائی کی منصوبہ بندی میں مضمون کے ایسے حصوں اکٹھا کر دیا جاتا ہے جن کے ذریعے مشترکہ متوقع تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، اس میں مواد کے لحاظ سے اکائیاں ترتیب دی جاتی ہیں اور اسباق تیار کرتے وقت ہی اکائیاں بنائی جاتی ہیں

4.9.1 اکائی منصوبہ کا مفہوم اور تعریف (Meaning and Definition of unit plan؛

اکائی منصوبہ بندی ایسے خاص مواد کے تدریسی نتائج کا مجموعہ ہے جس میں معلم کی اپنی تدریسی اہداف کی نشان دہی ہونے کے ساتھ مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے اور یہ ایسے خاص مواد سے تعلق رکھتا ہے جس کا مطالعہ طلبہ کرتے ہیں

اکائی کی تعریف مندرجہ ذیل ہیں۔

1. تھامس ام رسک کے مطابق ''اکائی کسی مسئلہ، منصوبہ یا سیکھنے سے تعلق رکھنے والی سرگرمیوں کی یکجہتی اور اتحاد کو نمایاں کرتا ہے''

" The tem unit signifies the unity or wholeness of learning activities to same problem or project"

2. اکائی کی تعریف تعلیمی لغت کے مطابق: اکائی وہ مرکزی مسائل یا مقاصد ہیں جنہیں طلبہ معلم کی رہنمائی میں تشکیل دیتے ہیں اور ان مسائل کے حل کے لئے منصوبہ بناتے ہیں اور اس منصوبے کو مختلف قسم کی سرگرمیوں اور تجربوں کے ذریعے عمل میں لاتے ہیں پھر اس کے بعد اس کے نتیجے کا تعین قدر کرتے ہیں۔

3. جانس کے مطابق: اکائی تجربوں کا ایک حصہ ہوتا ہے

According to Johnson" Unit is a segment of experiences which is cut out for study

4. اکائی کی تعریف این۔سی۔ای۔آر۔ٹی کے مطابق: اکائی ایک ہدایتی طریقہ کار ہے جو طلبہ کو مخلوط انداز میں علم دیتی ہے۔

"A unit is an instructional device which gives knowledge to student in a composite manner"

4.9.2 اکائی کی اقسام (Types of Lesson)

ہم اکائی کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1) وسائلی اکائی

2) تدریسی اکائی

i) وسائلی اکائی ایسی اکائی ہے جس میں تدریس کے لیے منصوبہ سبق، ضروری تدریسی آلات، تدریسی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔

ii) تدریسی اکائی ایسی اکائی ہے جس میں معلم اپنے ذہن میں مواد رکھ کر کمرہ جماعت میں تدریس کی خاطر منصوبہ سبق تیار کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

☆ اکائی منصوبہ کیا ہے؟ اس کی اقسام کے بارے میں بیان کریں۔

4.9.3 اکائی منصوبہ کا نمونہ (Sample of the Lesson Plan)

معلم کا نام:

مضمون :

جماعت :

وقت :

یونٹ کا نام:

ذیلی اکائی کی تعداد:70

کل وقفوں کی تعداد:12

نمبر شمار	ذیلی اکائی	وقفوں کی تعداد
01	ہندستان کا آئین	04
02	بنیادی حقوق	02
03	بنیادی فرائض	04
04	حکومت کے اجزا	05
05	مجلس مقنّنہ	04

06	مجلس عاملہ	04
07	عدلیہ	04
	کل وقفوں کی تعداد	21

4.10 یاد رکھنے کے نکات (Ponits to Remember)

1. طلبہ کے ایک چھوٹے سے گروپ (5 تا 10 طلبہ) کے لیے مواد کی ایک چھوٹی سے یونٹ کی تدریس جو چھوٹے سے وقفہ (5 تا 10 منٹ) میں کی جاتی ہے، اسے مائیکرو ٹیچنگ کہتے ہیں۔
2. مائیکرو ٹیچنگ ایک ٹیکنیک ہے جس میں سوپروائزر کے ذریعہ طلبہ کو فوری طور پر بازرسی (Feedback) دی جاتی ہے۔
3. مائیکرو ٹیچنگ، تدریسی مہارتوں کو مکمل طور پر سیکھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ اسکے ذریعہ زیر تربیت معلم کو کلاس روم ٹیچنگ میں آنے والی مشکلات سے واقف کرایا جاتا ہے۔
4. مائیکرو ٹیچنگ کے عمل میں تین اہم مراحل ہیں۔ معلومات کے حصول کا مرحلہ، مہارت کے حصول کا مرحلہ اور مہارت کی منتقلی کا مرحلہ۔
5. مائکرو ٹیچنگ کے اہم اقدامات ہیں۔ سبق کی منصوبہ بندی، تدریسی سیشن، بازرسی یا تنقید، دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی، دوبارہ تدریسی سیشن اور دوبارہ بازرسی یا تنقید۔
6. ایلان اور رائے (1969) نے مائکرو ٹیچنگ کے لیے 14 تدریسی مہارتوں کو بتایا جو اس طرح ہیں۔

حرکی مہارت، تمہید یا سبق کا تعارف، سبق سے قربت پیدا کرنا، خاموشی اور غیر زبانی اشارت، تقویت، سوالات کا پوچھنا، تحقیقی سوالات کرنا، مختلف سوالات کرنا، طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا، مثالوں کو پیش کرنا، تقریر کرنا، اعلی سطح کے سوالات کرنا، منظّم طور پر اعادہ اور مواصلات کا مکمل ہونا۔

7. چند اہم مہارتوں کے معنی مختصر میں اس طرح ہیں جیسے سبق کا تعارف ایک ایسی مہارت ہے جس کا استعمال طلبہ کو نئے سبق سے متعارف کرانے کے لیے کیا جاتا ہے، وضاحت کی مہارت کے ذریعے معلم اپنے تاثرات، مختلف اور مشکل تصورات کو آسان اور واضح کر کے طلبہ تک پہنچاتا ہے، سوالات پوچھنے کی مہارت کے ذریعے معلم سبق کے تئیں طلبہ میں دلچسپی اور محرکہ پیدا کرتا ہے، تقویت حوصلہ افزائی کی اس مہارت کے ذریعہ معلم طلبہ میں سبق کے لیے جوش اور ذوق وشوق پیدا کرتا ہے اور سبق میں اس کی شمولیت کے لیے آمادہ کرتا ہے۔ حرکیاتی مہارت ایسی مہارت ہے جس کے ذریعہ معلم طلبہ کی توجہ مبذول کرتا ہیا ور سبق کی طرف راغب کرتا ہے۔
8. سالانہ منصوبہ ایک ایسا منصوبہ ہے جس میں پورے سال میں کیا پڑھانا ہے، طلبہ میں کون کون سی مہارتوں واقدار کو فروغ دینا ہے، کون کون سے وسائل اور سرگرمیوں کو انجام دینا ہے ان سب کا خاکہ ہوتا ہے۔
9. اکائی دراصل مضمون کے ایسے وسیع حصوں کو کہا جاتا ہے جو کسی عنوان کے تحت آنے والے سارے مواد پر مشتمل ہوتا ہے، گویا اکائی منصوبہ

ایک ایسا منصوبہ ہوتا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی ذیلی اکائیوں میں مکمل نصاب کو تقسیم کر لیا جاتا ہے اور ان ذیلی اکائیوں میں یکساں معلومات کا مجموعہ فراہم کیا جاتا ہے اور یہ ایک طرح کا اکتسابی سرگرمیوں اور تجربات کا ہی سلسلہ ہوتا ہے جن کو عنوانات کی تقسیم کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔

4.11 فرہنگ (Glossary)

Meaning	Word
مہارت	Skill
مشق کرنا	Practicing
کم کرنا	Reducing
تصور	Concept
سبق کا وقفہ	Duration of lesson
مائکرو ٹیچنگ کے مراحل	Phases of micro teaching
تدریس	Teaching
منصوبہ بندی	Planning
بازرسی/تاثرات	Feedback
سالانہ منصوبہ بندی	Year plan
اکائی منصوبہ بندی	Unit plan
حرکیاتی تفسیر	Stimulus variation
تمہید یا سبق کا تعارف	Set introduction
سبق سے قربت پیدا کرنا	Closure
خاموشی اور غیر زبانی اشارات	Silence and non-verbal clues
تقویت	Reinforcement
تحقیقی سوالات کا پوچھنا	Asking question
تحقیقی سوالات کرنا	Probing question

مختلف سوالات کرنا	Divergent question
طلبا کے برتاؤ کی پہچان کرنا	Attending behaviours
مثالوں کو استعمال کرنا	Illustrating
تقریر کرنا	Lecturing
اعلی سطح کے سوالات	High order question
منظّم طور پر اعادہ	Planned repetition
مواصلات کی تکمیل	Completeness of communication

4.12 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات:

1. ان میں سے مائکرو ٹیچنگ کی خصوصیت ہے/خصوصیات ہیں؟

(a) کلاس سائز کو کم کیا جاتا ہے (b) مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے

(c) ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ (d) مندرجہ بالا سبھی

2 ان میں سے کون مائکرو ٹیچنگ میں شامل نہیں ہیں۔

(a) منصوبہ بندی (b) تدریس (c) بازرسی یا فیڈ بیک (d) تجزیہ کرنا

3 مائکرو ٹیچنگ کے کتنے اہم مراحل ہیں؟

(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

4 تدریسی مہارت کی پہچان سب سے پہلے کس نے کی؟

(a) ایلن رائے (b) کیتھ اچیسن (c) فریمین (d) بی کے پاسی

5 ان میں سے کون تدریسی مہارت نہیں ہے؟

(a) وضاحت کرنا (b) سوالات کا پوچھنا (c) سبق کا تعارف (d) تعلیمی مقاصد کا حاصل کرنا

6 ان میں سے کون حرکیاتی مہارت کے اجزا ہیں؟

(a) حرکات (b) چہرے کے نقوش (c) فوکسنگ (d) مندرجہ بالا سبھی

7 طویل مدتی تدریسی منصوبہ بندی میں کون سا منصوبہ شامل ہے؟

(a)سالانہ منصوبہ (b)ماہانہ منصوبہ (c) ہفتہ وار منصوبہ (d) (a)اور(b) دونوں

مختصر جوابات کے حامل سوالات؛

1. مائکرو ٹیچینگ کی کوئی ایک تعریف لکھیے۔
2. مائکرو ٹیچنگ کی کوئی دو خصوصیات لکھیے۔
3. کسی پانچ مہارتوں کے نام لکھیے۔
4. سالانہ منصوبہ کسے کہتے ہیں؟
5. اکائی منصوبہ سے کیا مراد ہے؟
6. مائکرو ٹیچینگ کے چند اہم فائدوں کو بیان کیجیے۔
7. سبق کے تعارف کی مہارت سے کیا سمجھتے ہیں؟
8. سوالات پوچھنے کی مہارت وضاحت کی مہارت سے کس طرح سے الگ ہے؟
9. مائکرو ٹیچینگ اور کلاس ٹیچنگ میں کیا فرق ہے؟
10. سالانہ منصوبہ اور اکائی منصوبہ میں کیا فرق ہے؟ واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات؛

1. مائکرو ٹیچنگ کو واضح کرتے ہوئے اس کے اقسام کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔
2. کسی ایک مہارت کو واضح کرتے ہوئے اس پر مائکرو منصوبہ تیار کیجیے؟
3. حوصلہ افزائی رتقویت سے کیا سمجھتے ہیں؟ مثبت اور منفی حوصلہ افزائی رتقویت میں کیا فرق ہے؟
4. حرکیاتی مہارت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے اجزا کو تفصیل سے بیان کیجیے؟
5. سالانہ منصوبہ سے کیا سمجھتے ہیں؟ کسی اسکول میں ایک مدرس کے طور پر آپ اسے کیسے تیار کریں گے؟
6. اکائی منصوبہ سے کیا مراد ہے؟ کسی جماعت کے سماجی علوم کے اکائی منصوبہ کو تیار کیجیے۔

4.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

(1) Aggarwal J.C. (1993), Teaching of Social Studies: A Practical Approach, Second Edition, New Delhi, Vikas Publishing House.

(2) Jha, A.S (2013), Teaching of Social Studies.

(3) Khan's (2015) pedagogy of Social Science (Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House.

(4) Kochhar S.K (1992) Methods & techniques of teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

(5) Lakshmi, M.J (2009) Micro teaching and prospective teachers, Discovery Publishing House, Pvt. Ltd. Delhi.

(6) Mishra R.M. (2010) Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakash.

(7) Singh Y.K. (2010) Micro Teaching, New Delhi, APH Publishing House.

(8) Sharma, R.A. and Chaturvedi's (2012) Teachnological Foundation of Education, Meerut, R. Lal Book depot.

(9) Sharma, S.P. (2011) Teaching of Social Studies: Principles, Approaches and Practices, New Delhi, Kanishk, Publishers and Distributors.

(10) IGNOU-B.Ed Course Materials.

اکائی 5۔ سماجی علوم میں تدریسی-اکتسابی وسائل

(Teaching Learning Resources in Social Studies)

اکائی کے اجزا:

5.1 تمہید (Introduction)

5.2 مقاصد (Objectives)

5.3 کمیونٹی وسائل(Community Resources)

5.3.1 کمیونٹی کے معنی (Meaning of Community)

5.3.2 کمیونٹی کی تعریف (Definition of Community)

5.3.3 وسائل کے معنی (Meaning of Resources)

5.3.4 کمیونٹی وسائل کے معنی (Meaning of Community Resources)

5.3.5 وسائل کے اقسام (Types of Resources)

5.3.6 ماڈی وسائل (Material Resources)

5.3.6.1 قدرتی وسائل (Natural Resources)

5.3.6.2 انسانی تخلیق کردہ وسائل (Man Made Resources)

5.3.6.3 انسانی وسائل (Human Resources)

5.3.7 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل کی اہمیت

(Important of Community Resources in Teaching of Social Studies)

5.3.8 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل (ماڈی وسائل)

(Community Resources (Material and Human) in Teaching of Social Studies)

5.3.8.1 سماجی علوم کی تدریس میں ماڈی وسائل

(Material Resources in Teaching of Social Studies)

5.3.8.2 سماجی علوم کی تدریس میں انسانی وسائل

(Human Resources in Teaching of Social Studies)

5.4 سماجی علوم کا کتب خانہ (Social Studies Library)

5.4.1 سماجی علوم کے کتب خانہ کا مقصد (Objectives of Social Studies Library)

5.4.2 سماجی علوم کے کتب خانہ کی افادیت (Advantages of Social Studies Library)

5.4.3 سماجی علوم کی کتب خانہ کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Social Studies Library)

5.4.4 کتب خانہ کے وسائل کے استعمال کو فروغ دینا

(Encouragement for the Maximum Use of Library)

5.5 تجربہ گاہ(Laboratary)

5.5.1 سماجی علوم کا تجربہ گاہ اور اس کے معنی (Social Studies Laboratory and its Meaning)

5.5.2 سماجی علوم کے تجربہ گاہ کی ضرورت (Need of Social Studies Laboratory)

5.5.3 سماجی علوم کے تجربہ گاہ کے وسائل (Resources of Social Studies Laboratory)

5.5.4 سماجی علوم کے تجربہ گاہ کے فوائد (Advantages of Social Studies Laboratory)

5.5.5 سماجی علوم کے تجربہ گاہ میں اپنائی جانے والی ہدایات

(Precaution to be Carried out while Working in Social Studies Laboratory)

5.6 میوزیم(Museum)

5.6.1 سماجی علوم کا میوزیم (Social Studies Museum)

5.6.2 میوزیم کے معنی (Meaning of Museum)

5.6.3 میوزیم کے مقاصد (Objectives of Museum)

5.6.4 میوزیم کی اہمیت اور ضرورت (Need and Importance of Museum)

5.6.5 اسکول میں سماجی علوم کا میوزیم کیسے قائم کریں

(How to Establish Museum for Social Studies in School)

5.6.6 سماجی علوم کے میوزیم کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Social Studies Museum)

5.7 سماجی علوم کی تدریس میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت اور متنازعہ امور

Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching Social studies)

5.7.1 حالاتِ حاضرہ کے مقاصد (Objective of Current Events in Socail Studies)

5.7.2 حالاتِ حاضرہ کے معنی (Meaning of Current Events)

5.7.3 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کے مقاصد(Objective of Current Events in Social Studies)

5.7.4 سماجی علوم میں حالات حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت
(Need and Significance of Current Events in Social Studies)

5.7.5 سماجی علوم کی تدریس میں متنازعہ امور
(Controversial Issues in Teaching Social Studies)

5.7.6 متنازعہ امور کی اقسام (Types of Controversies)

5.7.7 متنازعہ امور تدریس (Teaching of Controversial Issues)

5.8 وسائل کا استعمال کرنے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا (Handling Hurdles in Utilizing Resources)

5.9 سماجی علوم کے معلم کا پیشہ ورانہ ارتقا (Professional Development of Social Studies Teacher)

5.9.1 پیشہ وارانہ ارتقا کے معنی (Meaning of Professional Development)

5.9.2 پیشہ وارانہ ارتقا کی ضرورت (Need of Professional Development)

5.9.3 پیشہ وارانہ ارتقا کے فائدے (Advantages of Professional Development)

5.9.4 پیشہ وارانہ ارتقا کے مختلف ذرائع (Various Means of Professional Development)

5.10 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

5.11 فرہنگ (Glossary)

5.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

5.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

5.1 تعارف (Introduction)

سماجی علوم کی تدریس واکتساب کو موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے معلم کو مضمون پر عبور حاصل ہونے کے ساتھ اس سے متعلق وسائل کی معلومات بھی ہونی چاہئے۔اس کے ساتھ ہی معلم میں ان وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو پہچاننے اور انہیں دور کرنے کے لیے تجاویز دینے کی صلاحیتیں بھی ہونی چاہئیں۔جس طرح سماج میں تبدیلی ہورہی ہے اسی طرح سماجی علوم کے نصاب اور تدریسی طریقوں میں بھی نئی نئی چیزیں شامل ہورہی ہیں۔اس کے لیے ایک معلم کو اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کوفروغ دینا ہوگا۔تبھی وہ وقت کے ساتھ چل سکے گا ورنہ پیچھے رہ جائے گا۔ایک طرف سماجی علوم میں نئی نئی تحقیقات ہورہی ہیں وہیں دوسری طرف تمام ایسے امور بھی ہیں جو تنازع پیدا کرتے ہیں۔ایسے میں معلم کو حالات حاضرہ سے باخبر ہونا چاہئے اور بہت احتیاط کے ساتھ اس کا صحیح حل مستند حقائق کے نقطۂ نظر سے طلبہ کے سامنے پیش کیا جانا چاہئے۔اس اکائی میں سماجی علوم سے متعلق مادی اور انسانی وسائل اور اس کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے تجاویز کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس میں آپ اس بات کا مطالعہ بھی کریں گے کہ سماجی علوم کی تدریس میں کتب خانہ اور میوزیم کس طرح سے کارگر ثابت ہوسکتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی سماجی علوم میں متنازعہ امور، حالات حاضرہ کی اہمیت وضرورت اور معلم کی پیشہ وارانہ ارتقا کے بارے میں مطالعہ کریں گے تاکہ خود میں ان صلاحیتوں کو پیدا کرسکیں۔

5.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے

- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل اور اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کے کتب خانہ کے مقاصد، افادیت اور اس کے وسائل کو بیان کرسکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں تجربہ گاہ کی ضرورت، افادیت اور اس کے وسائل کی وضاحت کرسکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں میوزیم کے مقاصد، ضرورت اور اس کے وسائل کو بتاسکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں وسائل سے متعلق آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کی صلاحیت حاصل کرسکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں حالات حاضرہ کی ضرورت سے واقف ہوسکیں گے۔
- ☆ سماجی علوم کے متنازعہ امور اور ان کی تدریس کے طریقے سے واقفیت ہوسکیں گے۔
- ☆ معلم کے پیشے وارانہ ارتقا کے معنی، افادیت اور اس کے مختلف ذرائع کی وضاحت کرسکیں گے۔

5.3 کمیونٹی وسائل (Community Resources)

5.3.1 کمیونٹی کے معنی (Meaning of Community)

کمیونٹی لفظ لاطینی زبان کے دو الفاظ ''کام'' (Com) اور ''میونس'' (Munis) سے مل کر بنا ہے۔ ''کام'' (Com) سے مراد ہے ''ایک

ساتھ'' (Together) اور '' میونس'' (Munis) سے مراد ہے'' خدمت کرنا'' (To Serve)۔اس طرح کمیونٹی کے معانی ہیں ایک ساتھ مل کر خدمت کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ افراد کا ایسا گروہ جس میں آپس میں مل کر رہنے کا جذبہ ہوتا ہے اور آپسی تعاون کے ذریعہ حقوق اور فرائض کا استعمال کرتے ہیں، اسے کمیونٹی کہتے ہیں۔ ہر کمیونٹی کے اراکین میں نفسیاتی لگاؤ اور ''ہم'' کا جذبہ پایا جاتا ہے۔اس نظریے سے جب کئی گروہ ایک ساتھ منظّم طریقے سے کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ زندگی گزارنے کے لیے کسی خاص علاقے میں رہتے ہیں تو اس قسم کے منظّم گروہ کو کمیونٹی کہا جاتا ہے۔

5.3.2 کمیونٹی کی تعریف (Definition of Community)

کمیونٹی کی مختلف تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں:

''کمیونٹی سماجی زندگی کے اس علاقے کو کہتے ہیں جسے سماجی تعلقات یا ہم آہنگی کی کچھ علامت کے ذریعے پہچانا جا سکے''۔

(میکائیور)

''کمیونٹی ایک سماجی گروپ ہے جس میں ہم کا کچھ جذبہ ہو اور ایک مخصوص علاقے میں رہتا ہو''۔

(بوگارڈرس)

کمبل ینگ (Kimball Young) کے مطابق:

''کمیونٹی ایک ایسا گروہ ہے جو ایک ہی ثقافت کے تحت ایک علاقے یا خطے میں رہتا ہے اور اپنی اہم سرگرمیوں کے لیے کوئی عام جغرافیائی مرکز رکھتا ہے''۔

5.3.3 وسائل کے معنی (Meaning of Resources)

ہمارے آس پاس کی ہر ایک چیز یا شئے جس کا استعمال ہم روزانہ کے کام کے لیے اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں وسائل کہلاتی ہے۔ وسائل میں وہ سارے جاندار اور بے جان اشیا آتے ہیں جو لوگوں کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔ وسائل میں انسان، زمین، جنگلات، پانی وغیرہ شامل ہیں۔کوئی بھی شئے اپنے آپ میں وسائل نہیں بنتی بلکہ ہماری زندگی میں ان اشیاء کی ضرورت اور افادیت اسے وسائل بنا دیتی ہے۔ جب کسی چیز کا استعمال ہم مسلسل کرتے ہیں اور اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا تو وہ چیز ہماری ضرورت بن جاتی ہے جیسے آج کے وقت میں بجلی، پنکھا، موبائل وغیرہ وسائل ہیں۔

5.3.4 کمیونٹی وسائل کے معنی (Meaning of Community Resources)

کمیونٹی وسائل کسی بھی کمیونٹی میں پائی جانے والی وہ اشیاء یا خدمات ہیں جن کی رسائی کمیونٹی کے تمام اراکین تک ہوتی ہے۔مثال کے طور پر شہری علاقوں میں عوامی پارک، پکنک مقامات، پلے گراؤنڈ اور گاؤں میں جانوروں کے گھاس چرنے کے میدان، کنواں، تالاب وغیرہ۔کمیونٹی ایک محلّہ، گاؤں یا شہر میں رہنے والے لوگ بھی ہو سکتے ہیں یا ایک جیسی دلچسپی، رجحان و پس منظر کے لوگ یا یکساں مفاد کے لیے قائم کیے گئے ادارے کچھ

بھی ہو سکتے ہیں۔

آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری کے مطابق اس کی تعریف اس طرح سے بھی کی جاسکتی ہے: ''تمام لوگ جو ایک مخصوص علاقے، ملک میں رہتے ہیں کمیونٹی کہلاتے ہیں۔ کمیونٹی ایک جغرافیائی علاقے میں رہنے والے افراد کا گروہ ہے''۔

تعلیمی ماہرین اور نصاب سازوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ کمیونٹی ایک حیرت انگیز نصابی تجربہ گاہ ہے۔ جہاں کمیونٹی میں تمام وسائل ایسے ذرائع ہیں جو سماجی علوم کی تدریس واکتساب کے لیے انتہائی متحرک اور دلچسپ ہیں۔ کمیونٹی وسائل کے ذریعے حقیقی زندگی کے علم و تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ جان ڈوی نے کہا ہے کہ School is the miniature of the society یعنی اسکول خود میں ایک مختصر معاشرہ ہوتا ہے جہاں ہر مذہب، ثقافت، طبقے، ذات کے طلبہ اسی طرح ایک ساتھ مل جل کر رہتے ہیں جیسے کہ معاشرہ میں۔ اسکول کے کئی مسائل معاشرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ تعلیم کے اغراض کے لیے اسکول اور معاشرہ مشترک طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں۔

5.3.5 وسائل کی اقسام (Types of Resources)

ہمارے آس پاس دستیاب تمام چیزیں وسائل ہیں اور ان کو کئی بنیاد پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے قدرتی وسائل اور انسان کی تخلیق کردہ وسائل، جاندار وسائل اور غیر جاندار وسائل وغیرہ۔ لیکن یہاں پر آپ کے نصاب میں دیئے گئے موضوع کے مطابق وسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

5.3.6 مادّی وسائل (Material Resources)

مادّی وسائل سے مراد ہمارے آس پاس پائے جانے والے ان سبھی مادی اشیاء سے ہے جن کا استعمال ہم اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

5.3.6.1 قدرتی وسائل (Natural Resources)

جو چیزیں ہم قدرتی طور پر حاصل کرتے ہیں اور جن میں ہم کسی بھی طرح کی تبدیلی نہیں کر سکتے ہیں، قدرتی وسائل کہلاتی ہیں۔ قدرتی وسائل کو قدرت کی طرف سے جس طرح سے پیدا کیا جاتا ہے ہم اس کا استعمال اسی شکل میں کرتے ہیں جیسے ہوا، پانی، مٹی، درخت، پہاڑ، چٹانیں، دریا، جھرنے وغیرہ قدرتی وسائل ہیں۔

5.3.6.2 انسانی تخلیق کردہ وسائل (Man Made Resources)

جب اشیا کی حقیقی شکلیں بدل دی جاتی ہیں اور ان کا استعمال دیگر اشیا کو بنانے کے لیے کیا جاتا ہے تو یہ نئی بنی ہوئی اشیاء انسانی تخلیق کردہ وسائل کہلاتی ہیں۔ انسانی تخلیق کردہ وسائل میں نئی اشیا کو بنانے کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے درخت، پودے اور لوہا وغیرہ قدرتی وسائل ہیں لیکن درخت کی لکڑی سے بنا فرنیچر، پودے کے استعمال سے بنائی گئی دوا، لوہے سے بنائی گئی بالٹی، گاڑی، مشین وغیرہ انسانی تخلیق کردہ وسائل ہیں کیونکہ ان نئے اشیا کو انسان نے ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے قدرتی اشیا سے بنایا ہے۔ سماجی علوم سے متعلق تمام آلات (بیرومیٹر، کمپاس، تھرمامیٹر، نقشے، تصویریں، خاکہ، ماڈل، کتاب، اٹلس، ڈکشنری اور تمام ادارے، عمارتیں اور تاریخی مقامات اور تدریسی امدادی اشیاء

جنہیں انسان نے اپنی کوشش سے ٹکنالوجی کا استعمال کر کے بنایا ہے انہیں انسانی تخلیق کردہ وسائل کہہ سکتے ہیں۔

5.3.6.3 انسانی وسائل (Human Resources)

انسان خود میں بھی وسائل ہے۔انسان کو انسانی وسائل،اس کی جسمانی و ذہنی قوتیں اور صلاحیتیں بناتی ہیں۔انسان میں جسمانی و ذہنی قوتوں اور صلاحیتوں کا نشوونما، اچھی صحت، تعلیم، ٹکنالوجی اور مہارتوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ان کے ذریعے ہی کسی انسان میں نئی اشیا کی تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔انسانی وسائل کے بارے میں آگے 4.9.1 میں تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

انسانی وسائل کمیونٹی میں رہنے والے افراد کا مجموعہ ہے جن کے پاس جسمانی و ذہنی قوتیں، صلاحتیں اور مہارتیں ہیں جن کا استعمال کر کے کسی بھی کاروبار، تنظیم، شعبے، سماج یا ملک کو ترقی دی جا سکتی ہے۔اس کے لیے ہم کئی طرح کے اصطلاحات جیسے انسانی سرمایہ (Human Capital)، انسانی طاقت (Man Power)، لیبر (Labour) وغیرہ کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ افراد جن کی صلاحیتوں اور مہارتوں کا استعمال سامان اور خدمات (Goods and Services) مہیا کرانے کے لیے کیا جاتا ہے انسانی وسائل کہلاتے ہیں۔یہاں انسانی وسائل سے مراد کمیونٹی کے مختلف لوگوں سے ہے جن سے طلبہ کچھ سیکھ سکتے ہیں جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر، موسیقی کار، پولیس، منصف، لائبریرین، معلم، کسان، ٹیکنیشین، نرس وغیرہ۔

انسانی وسائل کی اہمیت مختلف قسم کی مہارتوں کے استعمال میں دیکھی جا سکتی ہے۔مثال کے طور پر 1950ء میں جب دنیا بھر میں اناج کی قحط پڑ گئی تھی تو فوڈ سائنسدانوں (Food Scientists) نے تحقیقات کے ذریعے مختلف قسم کے بیجوں اور پودوں کے ہائبریڈ تیار کیے۔زراعت کے میدان میں ہوئی اس ترقی نے دنیا کی آبادی کو برقرار رکھنے کے لیے پیداوار کو فروغ دیا اور اناج کی پیداوار میں انتہائی کامیابی ملی اور اس ترقی کو سبز انقلاب (Green Revolution) کے طور پر جانا گیا۔جس طرح معاشرہ، خاندان، مذہب، تعلیم اور سیاست وغیرہ جتنے بھی ادارے ہیں سب انسانی وسائل کو متاثر کرتے ہیں اور معیاری بناتے ہیں اسی طرح معیاری انسانی وسائل کا بھی ان اداروں کی ترقی میں اہم کردار ہوتا ہے۔جس معاشرے کے افراد میں مہارتیں، اقدار، بہتر عادتیں و رویے موجود ہیں یا ان میں ان کو پیدا کیا گیا ہوگا وہ معاشرے ترقی یافتہ ہوں گے۔بہتر انسانی وسائل کی ترقی کے لیے رسمی تعلیم، متوازن غذا، صحت مند اور صاف ستھرا ماحول، اخلاقی اور مذہبی زندگی اور نظام حکومت کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

5.3.7 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل کی اہمیت

(Important of Community Resources in Teaching of Social Studies)

کمیونٹی کی تعلیمی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے جان بومائیکلس نے لکھا ہے کہ:

''کمیونٹی بچوں کو زندگی گزارنے کے مختلف طریقوں کے بارے میں براہ راست علم فراہم کرنے والی ایک تجربے گاہ ہے۔بچے کمیونٹی میں ہی زبان، جغرافیہ، تاریخ، ٹرافک، حکومت اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کے سلسلے میں بھی تصور قائم کر سکتے ہیں''۔

اس کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات سے بآسانی سمجھی جا سکتی ہے:

☆ اس کے استعمال سے تدریس کو دلچسپ اور موثر بنایا جا سکتا ہے۔

☆ یہ سماجی علوم کے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں مدد کرتی ہے۔

☆ اس کے ذریعے طلبہ کو مختلف حقیقی علم و تجربے حاصل ہوتے ہیں۔

☆ طلبا کے اندر ذمہ داری کے احساس کی نشو ونما ہوتی ہے۔

☆ طلبا معلم کے زیرنگرانی کمیونٹی میں جا کر کسی مسئلے کے متعلق سوال پوچھ کر معلومات اکٹھا کر سکتے ہیں۔

☆ طلبا میں تحقیق کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ان سرگرمیوں اور مسائل کی تفتیش کرتے ہیں جو کمیونٹی میں پائی جاتی ہیں۔

☆ طلبا جو بھی سیکھتے ہیں وہ مکمل طور پر اور آسانی کے ساتھ ذہن نشیں کر لیتے ہیں کیونکہ سماجی علوم کو سماج میں جا کر ہی اچھی طرح سے سمجھا جاسکتا ہے۔

5.3.8 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل (مادّی وسائل)

(Community Resources (Material and Human) in Teaching of Social Studies)

کمیونٹی وسائل میں دونوں طرح کے وسائل آتے ہیں۔ مادی وسائل اور انسانی وسائل۔ معلم کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ ان وسائل کا استعمال تدریس میں کیسے کرے۔کیونکہ وسائل کے دستیاب ہونے سے زیادہ ضروری ہے اس کو استعمال کرنے کا طریقہ آنا۔اسکول گاؤں میں ہوں یا شہر میں وسائل ہر جگہ دستیاب ہیں۔بس انہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سماجی علوم کا اصل مقصد کمرۂ جماعت میں صرف تدریس کے ذریعہ پورا نہیں کیا جاسکتا لہذا یہ ضروری ہے کہ معلم طلبہ کو حقیقی علم و تجربہ کی سہولت کے لیے اسکول کے کمرہ جماعت سے باہر کمیونٹی میں لے جا کر بھی کچھ سرگرمیاں کرائے۔تاکہ وہ سماجی علوم کے حقیقی علم و تجربات حاصل کر سکیں اور ان میں سماجی اقدار کی نشو ونما ہو سکے۔اس کے ساتھ ہی اسکول اور کمیونٹی کے درمیان ربط قائم ہو سکے۔آج ہمارے اسکول کے آس پاس ہی کمیونٹی میں معلومات کے بہت سے مادی وسائل ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے جیسے مقامی لائبریری، میوزیم، آرٹ گیلری، تھیئٹر، اسپتال، پارک، فیکٹری، کھیت، بازار، بس اسٹاپ، ثقافتی نمائش، تاریخی مقامات، کنونشن سینٹر، چڑیا گھر، دریا، پہاڑ، سرکاری عمارتیں، سرکاری دفاتر (بجلی گھر، ٹیلی فون آفس)، ڈاک گھر وغیرہ جہاں اسکول کے بچے دورے پر جاسکتے ہیں۔وہاں کی چیزوں اور کام کاج کو دیکھ سکتے ہیں۔سوال پوچھ سکتے ہیں۔اگر معلم کا کمیونٹی کے ساتھ اچھا ربط ہے اور اس میں کام کرنے کا جوش وجذبہ ہے تو وہ اسکول کے لیے کمیونٹی کے ان مادی مسائل کا بہتر ڈھنگ سے استعمال کر پائے گا۔

اسی طرح معلم سماجی علوم کی تدریس کے لیے انسانی وسائل کا بھی استعمال کر سکتا ہے۔وہ سبھی افراد جو کمیونٹی میں مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں ان کی صلاحیتوں اور مہارتوں سے طلبہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہاں انسانی وسائل سے مراد کمیونٹی کے مختلف لوگوں سے ہے جن کی رہنمائی، تجربے اور کردار سے طلبہ کچھ سیکھ سکتے ہیں جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر، موسیقی کار، پولیس، مصنف، لائبریرین، معلّم، کسان، ٹیکنیشین، نرس وغیرہ۔

5.3.8.1 سماجی علوم کی تدریس میں مادّی وسائل (Material Resources in Teaching of Social Studies)

معلم کمیونٹی میں جتنے بھی مقامات اور مادی وسائل ہیں جن سے طلبہ کچھ سیکھ سکتے ہیں، ان کی ایک فہرست بنا کر وہ طلبہ کو ان مقامات پر آسانی

سے لے جا سکتا ہے اور مادی اشیا کو دکھا سکتا ہے جس سے طلبہ براہ راست سماجی علوم کی بہت سی باتوں کو سیکھ سکیں گے۔

☆ شہری دلچسپی کے مقامات:- اس کا تعلق ان تمام مقامات و اداروں سے ہے جو طلبہ کو شہریت کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسے گاؤں کا پنچایت گھر، نگر پالیکا یا نگر نگم کا دفتر، ریاستی اسمبلی اور شہری نظام سے متعلق ادارے وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات پر جا کر براہ راست شہریت سے متعلق عملی معلومات حاصل کر سکیں گے۔

☆ ثقافتی دلچسپی کے مقامات:- اس میں وہ سارے مقامات اور ادارے آتے ہیں جن کا تعلق ثقافت کی تعلیم دینے سے ہے۔ جیسے سنیما گھر، کلب، عجائب گھر، ریڈیو اسٹیشن، دوردرشن، اخبار کے دفتر، چڑیا گھر، یونیورسٹی، فلم اسٹوڈیو، آرٹ گیلری وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات اور اداروں میں جا کر سیدھے طور پر ثقافتی معلومات حاصل کر سکیں گے اور ان میں ثقافت کے متعلق فہم اور دلچسپی پیدا ہوگی۔

☆ معاشی دلچسپی کے مقامات:- اس کا تعلق ان تمام مقامات و اداروں سے ہے جہاں طلبہ معاشیات سے متعلق عملی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے کاشتکاری، بینک، تجارت کے مراکز، فارم، مقامی بازار، کارخانے، ٹیلی فون ایکسچینج، چائے کے باغ و کاروبار وغیرہ ان کے ذریعہ سماجی علوم میں بتائی گئی بہت سی باتیں جو معاشیات سے وابستہ ہیں ان کو حقیقی زندگی کے میدان میں دیکھنے اور سیکھنے کو ملے گا۔

☆ جغرافیائی دلچسپی کے مقامات:- ان میں وہ سارے مقامات آتے ہیں جن کے ذریعے طلبا کو جغرافیہ کی تعلیم براہ راست یا بالواسطہ طور پر دی جا سکتی ہے۔ ان میں معلم طلبہ کو ڈیم، پہاڑیوں، چٹانیں، جھرنے یا آبشار، مختلف قسم کی مٹیاں، جھیلیں، دریا وغیرہ کی سیر کرا سکتا ہے اور اس کے متعلق پروجیکٹ وغیرہ دے سکتا ہے جن سے طلبا میں جغرافیہ مضمون سے متعلق فہم اور دلچسپی پیدا ہوگی۔

☆ تاریخی دلچسپی کے مقامات:- اس کا تعلق ان تمام مقامات و اداروں سے ہے جو طلبہ کو تاریخی تعلیم دیتے ہیں۔ بادشاہوں کے زمانے کے سکے یا قلعہ، مختلف تاریخی مقامات، مذہبی عبادت گاہیں اور تاریخی عمارتیں وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات پر براہ راست جا کر ثقافتی تاریخی معلومات حاصل کر سکیں گے اور ان میں تاریخ کے متعلق رجحان پیدا ہوگا۔

☆ سائنسی دلچسپی کے مقامات:- اس کا تعلق ان تمام مقامات و اداروں سے ہے جو طلبہ کو سائنس سے متعلق تعلیم دیتے ہیں۔ سائنس میوزیم، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی سینٹر، تھرمل اور ہائیڈرو پاور اسٹیشن وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات پر جا کر براہ راست سائنس سے متعلق عملی معلومات حاصل کر سکیں گے۔

☆ سرکاری عمارتیں:- اس کے تحت عدالتیں، پولیس اسٹیشن، لائبریری، دواخانے، پوسٹ آفس، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے وغیرہ آتے ہیں۔ طلبہ ان مقامات کا مشاہدہ براہ راست کر سکیں گے اور یہاں کے کام کرنے کے طریقوں کو سمجھ سکیں گے۔

☆ سماجی طرز عمل کا مطالعہ:- اس کے تحت اس معاشرے کے رسم و رواج، تقریبات، لباس، غذائی عادتیں، رہائشی عمارتیں وغیرہ آتی ہیں۔ جس معاشرے میں اسکول واقع ہے اس کے ذریعے طلبہ اس معاشرے کے سماجی مسائل اور کارکردگی کے طریقوں کو سیکھ سکیں گے۔

اسی طرح سے معلم، طلبہ کو ان تمام مقامات کا دورہ کرا کر مادی وسائل کے ذریعے سماجی علوم کی بہت سی باتوں کو براہ راست سیکھنے کا موقع فراہم کرا سکتا ہے اور طلبہ کی کمرہ جماعت میں سیکھی گئی باتوں کی حقیقی زندگی سے مناسبت پیدا کر سکتا ہے۔ جب طلبہ ان تمام مقامی وسائل مرکزوں کا معائنہ کریں گے تو ان کے کام کرنے کے طریقوں کو سمجھیں گے۔ معلم طلبہ کو جب کبھی بھی کسی مقامی مرکز کے دورے پر لے جائے تو طلبہ سے اس سے

متعلق رپورٹ بھی لکھوائے جس سے اس بات کی پیمائش ہو سکے کہ طلبہ کتنا سیکھ پائے۔

اس کے علاوہ طلبہ کو اسکول کی جانب سے تفریحی سفر (Field Trip) پر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ تفریحی سفر کا مقصد صرف تفریح کرنا یا دل بہلانا یا اسکول سے باہر جانا نہیں بلکہ سماجی علوم کے مضامین کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے، تحقیق کرنے اور روزمرہ کی کمرہ جماعت کی زندگی سے ہٹ کر باہر کے تجربات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ تفریحی سیر کے ذریعے طلبہ مقامی اور غیر مقامی جگہوں و حالات کا براہ راست مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ تفریحی سفر بہت کم وقت کے لیے بھی رکھا جا سکتا ہے جہاں طلبہ اپنے اسکول کے پاس کے کسی مقام کا مطالعہ کر کے ایک سے دو گھنٹے میں آ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ تفریحی سفر کچھ زیادہ مدت کے لیے بھی رکھا جا سکتا ہے جہاں طلبہ کو پوری تیاری کے ساتھ باہر رہنا پڑتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کو اصل اور تازہ ترین معلومات حاصل ہوتا ہے۔ اس سے تحقیق کرنے، مشاہدہ کرنے اور نشاندہی کرنے کی صلاحیت آتی ہے۔

5.3.8.2 سماجی علوم کی تدریس میں انسانی وسائل (Human Resources in Teaching of Social Studies)

کمیونٹی میں رہنے والا ہر فرد وسائل ہے۔ سماجی علوم ان چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں جن کا تعلق کمیونٹی اور ان میں رہنے والے افراد سے ہوتا ہے۔ کمیونٹی کے تمام مسائل کا حل ہم سماجی علوم کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس لیے سماجی علوم کی تدریس انسانی وسائل کے بغیر ناممکن ہے۔ سماجی علوم کی تدریس کو موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے انسانی وسائل کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جا سکتا ہے:

(1) سماجی رہنماؤں کو اسکول میں دعوت دینا:- سماجی رہنما سماج میں بہت سارے کام کو انجام دیتے ہیں اور سماج کے مسائل سے کافی واقفیت رکھتے ہیں تو ایسے میں ان کو اسکول میں آنے کی دعوت دی جائے جس سے طلبہ میں بھی مختلف سماجی مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی فہم اور دلچسپی پیدا ہو۔ یہ سماجی رہنما اسکول میں کسی سماجی موضوع پر لکچر دے سکتے ہیں۔ انہوں نے سماج کے متعلق جو کام کیے ہیں اس کے بارے میں طلبہ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ سماج میں مختلف سماجی سرگرمیوں جیسے عوام میں ووٹ ڈالنے، ٹرافک کے قانون، صفائی، تعلیم نسواں وغیرہ سے متعلق مختلف کام کے ذریعے عوام میں بیداری پیدا کرنے کی مہم میں طلبہ کا تعاون بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سماجی رہنما طلبہ کو ایک اچھے شہری کے اقدار اور طور طریقے سیکھنے کے لیے وسائل کے طور پر حقیقی موقع فراہم کرتے ہیں۔ طلبہ اگر حقیقی زندگی میں شہری طور طریقے سیکھیں تو اس کا ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

(2) کمیونٹی کے مختلف اراکین کو اسکول سے جوڑنا:- سماجی علوم کے معلم کو چاہئے کہ وہ وقت پر سماجی زندگی کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے کمیونٹی کے لوگوں جیسے ڈاکٹر، وکیل، مذہبی رہنما، تاجر، صحافی، کسان وغیرہ سے رابطہ قائم کرے اور انہیں اسکول سے جوڑے۔ ان میں ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جو اس اسکول سے تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔ یہ لوگ سماج میں اپنے کردار اور اس کی اہمیت سے متعلق باتوں پر روشنی ڈالیں جس سے طلبہ کو حقیقی زندگی میں ان کی اہمیت اور کاموں کا علم ہو سکے۔ جیسے ڈاکٹر طلبہ کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ، کسان زراعت سے متعلق، صحافی سماجی مسائل اور سماجی شعور سے متعلق معلومات طلبہ کو فراہم کر سکیں گے۔ اسی طرح کمیونٹی میں رہنے والے مختلف پیشوں سے وابستہ لوگ اپنے پیشے کے بارے میں طلبہ کو حقیقی علم سے آشنا کرا سکیں گے۔

(3) سماجی علوم کے ماہرین اور ریٹائرڈ معلم کو لکچر کے لیے دعوت دینا:- معلم کو کمیونٹی کے ایسے لوگ جو سماجی علوم کے ماہرین ہیں یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں، سے ربط قائم کرنا چاہئے اور انہیں اسکول میں مختلف موضوع پر لکچر دینے کے لیے دعوت دینی چاہیے جس سے طلبہ ان کے

تجربات سے استفادہ حاصل کرسکیں اوران میں سماجی علوم کے لیے دلچسپی اوررجحان پیدا ہوسکے۔

(4) امداد کے لیے انسانی وسائل کا استعمال کرنا:- یہاں امداد سے مراد صرف مالی امداد ہی نہیں بلکہ اس میں وہ سب ہر طرح کی امداد شامل ہیں جو کسی اسکول کی ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ سماج میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس بہت سی کتابیں، جرنل، رسالے، کہانیوں کی کتابیں ہیں۔ یہ تدریسی آلات ہیں جواب ان کے کسی کام کی نہیں ہے اور جنہیں وہ عطیہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کچھ سامان جیسے ریڈیو، سی ڈی، ٹیپ ریکارڈ، کیمرہ، موبائل وغیرہ ہیں جو کسی کے لیے اضافی سامان ہیں جن کا اب وہ استعمال نہیں کرتے اور عطیہ کرنا چاہتے ہیں۔ معلم ایسے لوگوں سے رابطہ قائم کرکے ضرورت کی کتابیں، آلات وسامان کو اسکول کے کتب خانہ یا تجربہ گاہ کے لیے جمع کرسکتا ہے۔

اسی طرح سے اسکول کو مالی امداد کی بھی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے مقصد سے سماج کے امیر و دولت مند لوگوں کو اسکول میں شامل کیا جاسکتا ہے یا انہیں جلسے یا پروگرام میں دعوت دی جاسکتی ہے اوران کے سامنے اپنے مسائل یا ضرورت کو رکھا جاسکتا ہے۔ عمومی طور پر لوگ اسکول کی امداد کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔

(5) والدین، معلم کی ایسوسی ایشن قائم کرنا:- والدین و معلم کی ایسوسی ایشن قائم کی جائے جس میں والدین سے مل کر طلبہ کو تعلیمی سہولیات اور ان کے تعلیمی مسائل پر بات چیت کی جائے۔ اور ساتھ ہی اسکول کے وہ مسائل جن کا تعلق مقامی کمیونٹی کے لوگوں سے ہو، اس پر بھی بات چیت کی جاسکتی ہے۔ اسکول کے مسائل کا حل نکالنے میں والدین کا بھی تعاون لیا جانا چاہیئے۔

(6) سماجی علوم کا معلم خود میں ایک وسائل پر:- سماجی علوم کا معلم خود میں ایک انسانی وسائل ہے جو اسکول کو کمیونٹی تک لے جانے اور کمیونٹی کو اسکول تک لے جانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وسائل کی تلاش، انتخاب، اس کی اہمیت، افادیت اور اس کا منصوباتی طریقے سے استعمال، یہ سب کچھ معلم کی صلاحیتوں اور سماجی تعلقات پر منحصر کرتا ہے۔

5.4 سماجی علوم کا کتب خانہ (Social Studies Library)

استاد اور طلبہ دونوں کے لیے کتب خانہ مطالعہ کے مقصد سے ایک اہم مرکز ہے۔ یہ استاد کی تدریس میں اور طلبہ کو پڑھنے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسکول میں استاد اور طلبہ دونوں کو کسی بھی مضمون کے مطالعے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے سب سے بہتر مقام کتب خانہ ہوتا ہے۔ جہاں کسی بھی مضمون کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ یہاں طلبہ مختلف تجربات، مسائل اور سوالات لے کر آتے ہیں اوران پر غور وفکر کرکے ان کا حل تلاشتے ہیں اور نئے علم کی کھوج کرتے ہیں۔ اسی طرح سماجی علوم کے متعلق وسیع مطالعہ کرنا ہو یا نئی معلومات حاصل کرنی ہوں یا پھر اس مضمون کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنا ہو تو اس کے لیے سماجی علوم کے کتب خانہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ سماجی علوم کا استاد اسکول میں اپنے مضمون سے متعلق معیاری کتب خانہ قائم کرسکتا ہے۔ سماجی علوم میں مکمل علم صرف درسی کتابوں سے ہی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ سماجی علوم کو گہرائی سے سمجھنے اوراس کے عملی پہلو کو جاننے کے لیے کتابوں کے علاوہ دیگر مواد جیسے رسالے، سماجی علوم سے متعلق لغت، جرنل اور، اخبارات وغیرہ پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ طلبہ کو یہ سب چیزیں سماجی علوم کے کتب خانے کے ذریعے آسانی سے فراہم ہوجاتی ہیں۔ آج کتب خانوں کو ذہنی تجربہ گاہ (Intellectual Laboratory) مانا

جاتا ہے۔کتب خانے کی اہم ضرورت ہوتے ہوئے بھی آج ہمارے ملک میں زیادہ تر اسکولوں میں سماجی علوم کے کتب خانےنہیں ہیں اور جہاں ہیں بھی وہاں ان کی حالت بڑی ہی قابل رحم ہے۔زیادہ تر اسکولوں میں برائے نام ہی کتب خانے ہیں۔کتب خانے نہ صرف تمام مضمون کی کتابیں بلکہ انسانی تہذیب وثقافت اور زبان،علم وہنر محفوظ رکھتے ہیں تاکہ آنے والی نسلیں اس سے علم حاصل کرکے فائدہ اٹھا سکے۔اس میں تمام موضوع اور مختلف مضامین پر کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا رہتا ہے تاکہ معلم اور طلبہ استعمال کرسکیں۔

سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زیادہ تر ثانوی اسکولوں کے کتب خانوں میں عام طور پر پرانی نئی معلومات سے عاری،نامناسب اور طلبہ کی دلچسپیوں ورجحانات سے مطابقت نہ رکھنے والی کرکتابوں کومنتخب کیا گیا ہے۔کتب خانہ جن افراد کے تابع ہیں وہ یا تو کلرک ہیں یا ایسے استاد جن کی اس کام میں دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو کتابوں سے محبت ہے اور نہ ہی کتب خانے کے اصول اور قانون کا علم ہے۔

طلبا کے سماجی علوم میں حصول کی ترقی اور تدریسی عمل کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول میں سماجی علوم کے کتب خانے قائم کیے جانے چاہئیں۔موجودہ وقت میں اگر ہمیں طلبا کو سماجی علوم کی معیاری اور جدید تعلیم دینا ہے اور استاد کو اپنی تدریس کو موثر بنانا ہے تو کتب خانوں میں سماجی علوم کی معیاری کتابیں،جرنلس وغیرہ بھی مہیا کرائی جائیں۔

5.4.1 سماجی علوم کے کتب خانے کے مقاصد (Objectives of Social Studies Library)

سماجی علوم کے کتب خانے کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ طلبا میں سماجی علوم کے لیے مثبت رجحان اور دلچسپی پیدا کرنا۔
- ☆ طلبا میں خود مطالعہ کی عادت کا نشوونما کرنا اور پڑھنے پڑھانے کا ایک سازگار ماحول کو فروغ دینا جس سے طلبا کتب خانے میں مطالعہ کے لیے آمادہ ہوسکیں۔
- ☆ طلبا میں آزادانہ طور پر مطالعہ کرنے اور نئی نئی چیزوں کی تلاش کے لیے تجسس اور ذوق وشوق پیدا کرنا۔
- ☆ طلبا میں مضامین کی کتابوں کے ساتھ ساتھ دیگر کتابیں جیسے کہانی،رسالے،اخبارات،جرنلس،لغت،عام معلومات کی کتابیں وغیرہ کو پڑھنے کی عادت کو فروغ دینا۔
- ☆ سماجی علوم سے متعلق ہونے والی ہم نصابی سرگرمیوں جیسے تقریریں،بحث ومباحثہ،تحریری یا کوئز مقابلے اور کسی موضوع پر ہونے والے سمیناروں کی تیاری کے لیے انہیں مختلف کتاب مہیا کرنا۔
- ☆ طلبا کو سماجی علوم کے متعلق تازہ ترین معلومات فراہم کرنا۔
- ☆ طلبا میں نظم وضبط پیدا کرنا۔
- ☆ طلبا میں ذہنی قوتوں کا نشوونما کرنا۔

5.4.2 سماجی علوم کے کتب خانہ کی افادیت (Advantages of Social Studies Library)

سماجی علوم کے کتب خانے کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں:

☆ کتب خانہ طلبا کو خالی وقت کا صحیح استعمال کرنے کا اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔ طلبا خالی وقت میں اِدھر اُدھر گھومنے یا شرارت کے بجائے کتب خانہ میں اچھی اور مفید کتابوں کو پڑھ کر خالی وقت کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ کتب خانہ غریب بچوں کے لیے نعمت ہوتا ہے۔ ایسے طلبا جو کتابیں خرید نہیں سکتے ہیں وہ کتب خانے سے انہیں حاصل کر کے اپنی پڑھائی کے کام کو پورا کر سکتے ہیں۔

☆ کتب خانہ انفرادی مطالعہ کے ساتھ خاموشی کے ساتھ پڑھنے کی عادت کو فروغ دیتا ہے۔

☆ کمرہ جماعت کی تدریس کی کمیوں کو دور کرنے میں کتب خانہ مددگار رہتا ہے۔ جن بچوں کو کمرہ جماعت میں اپنی دلچسپی، صلاحیت، رفتار اور قوت کے مطابق مطالعے کا موقع فراہم نہیں ہو پاتا ہے انہیں کتب خانے میں اپنی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق مطالعہ کرنا ممکن ہو پاتا ہے۔

☆ طلبا کتب خانے میں نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ ایک ساتھ بیٹھ کر، آپسی تناؤ کے بغیر مطالعہ کرنے کا طریقہ سیکھ پاتے ہیں۔

☆ کتب خانہ طلبا کی ذہنی و سماجی نشو و نما کے ساتھ ان میں نظم و ضبط سے کام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا ہے۔

☆ ایک استاد کو بھی مواد مضمون پر مہارت حاصل کرنے، معیاری تدریس و ذہنی اور پیشہ وارانہ ترقی کے لیے خود ہی پوری زندگی طلبہ کی طرح مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ اس مقصد سے کتب خانہ استادوں کے لیے بھی بہت کارگر ثابت ہوتا ہے جہاں پر وہ خالی وقت میں بیٹھ کر تدریسی مضمون سے متعلق کتابیں پڑھتے ہیں اور اپنے تدریسی عمل کو موثر بنانے کے لیے مختلف جرنل اور پیشہ وارانہ علم سے استفادہ کرتے ہیں۔

☆ کتب خانہ ثقافتی فروغ کی راہ ہموار کرتا ہے۔

☆ کتب خانہ طلبا کو با مقصد اکتساب میں مدد کرتا ہے۔

☆ کتب خانہ طلبہ کو مضمون کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے اور اکتساب میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلوں کا سامنا کرنے میں طلبا کی مدد کرتا ہے۔

☆ یہ وسائل کا ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سماجی علوم کی تدریسی و نصابی کتابیں حوالہ جاتی کتابیں اور دیگر کتابیں، رسالے، اخبارات، لغت، کہانیاں وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں۔

☆ طلبا کتب خانہ کے ذریعے نظم و ضبط میں رہنا سیکھتا ہے۔

☆ کتب خانہ طلبا کو مضمون کی تازہ ترین معلومات فراہم کراتا ہے۔

☆ کتب خانہ کو تفویض، پروجیکٹ یا تجرباتی اور عملی کاموں کو کرنے میں یہ طلبا کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

3

5.4.3 سماجی علوم کے کتب خانے کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Social Studies Library)

کسی اسکول میں کتب خانہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ وہ ایک ایسے مقام پر قائم کیا جائے جو اسکول کے مرکز میں ہو

اور جہاں کا ماحول بہت پرسکون ہو۔ کتب خانہ کے لیے ایک بڑا کمرہ ہو اور اس کے ساتھ ہی ایک ''ریڈنگ روم'' ہو۔ کسی بھی اچھے کتب خانے میں مندرجہ ذیل وسائل کا ہونا ضروری ہے۔

فرنیچر:- کتب خانے میں کتابوں، رسالوں، لغت اور اخبارات وغیرہ کو رکھنے کے لیے ان فرنیچر کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے:

(1) پڑھنے کے لیے بڑی میزیں ہونی چاہئیں اور ان کی اونچائی استعمال کرنے والے بچوں کے مطابق ہونی چاہئے

(2) کرسیاں ایسی ہوں جن کی اونچائی میزوں کی اونچائی کے مطابق صحیح تناسب میں ہو اور ممکن ہو تو ہلکی ہونی چاہئے

(3) کارڈ کیٹلاگ باکس (Card Catalogue Box)

(4) میگزین یا جرنل ریک (Magazine & Journal Rack)

(5) اخبارات کے لیے اسٹینڈ (News Paper Stand)

(6) ایٹلس اسٹینڈ (Atlas Stand)

(7) کتابوں کے لیے الماری

(8) بولیٹن بورڈ وغیرہ

کتابیں:- یہاں ہمارے سامنے سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتب خانہ میں کس طرح کی کتابوں کو اور کون کون سی کتابوں کو رکھا جائے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کتابوں کے متعلق کچھ اہم باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ جیسے:

☆ کتابیں طلبہ کی ضرورتوں اور دلچسپیوں کے مطابق ہو۔

☆ سماجی علوم کے معلم کی رائے لی جائے۔ کتابوں کے انتخاب کرنے کی ذمہ داری کسی ایک پر نہ چھوڑی جائے بلکہ اس کے لیے ایک لائبریری کمیٹی تشکیل کی جائے جس میں لائبریرین اور کئی سماجی علوم کے معلم ہوں۔ کمیٹی کی رائے سے مضمون سے متعلق جدید اور بہتر کتابوں کو منگوایا جائے۔

☆ کتابوں کے انتخاب کرنے میں ان کی داخلی خصوصیات جیسے مواد کا معیار، زبان، انداز، تحریر، مصنف کا تجربہ وغیرہ اور خارجی خصوصیات جیسے چھپائی، کاغذ کی قسم، جلد، قیمت وغیرہ پر خاص توجہ دی جانی چاہئے۔

☆ کتب خانوں میں مختلف قسم کی کتابیں اور سامان رکھے جاسکتے ہیں جیسے نصاب کی کتابیں، حوالہ جاتی کتابیں، لغت، انسائیکلوپیڈیا، سالانہ کتابیں، تحقیقی کتابیں، بک لیٹ، میپ بک، کیٹلاگ، رسالے، کہانیاں، پمفلٹ، ڈاکیومنٹ، اخبارات، سمعی بصری آلات یا نان ریڈنگ میٹریل، گلوب، ریڈیو، ٹیپ، ٹی وی، ماڈل، کمپیوٹر، فلم، چارٹ، نقشہ، پوسٹر، گراف، سلائیڈ، فوٹوگرافس وغیرہ۔

5.4.4 کتب خانہ کے وسائل کے استعمال کو فروغ دینا

(Encouragement for the Maximum Use of Library)

ہمارے پاس کتب خانے میں تمام وسائل (مختلف قسموں کی کتابیں، رسائل، اخبارات وغیرہ) موجود ہوں اور وہاں کا مہتمم ان تمام

چیزوں کو منظم انداز میں رکھے لیکن کتب خانے میں مطالعہ کرنے والے طلبہ نہ ہوں تو یہ سبھی وسائل کسی کام کے نہیں۔ ڈاکٹر رنگ ناتھن نے کہا کہ کسی کتب خانے کا بندوبست وہی اچھا کہا جائے گا جو لائبریری سائنس کے ان پانچ اصولوں کو اپنائے:

(1) کتابیں استعمال کے لیے ہیں (Books are for use)

(2) ہر پڑھنے والے کے لیے اس کی کتاب ہوتی ہے (Every reader has his/her Book)

(3) ہر کتاب کا ایک قاری ہوتی ہے (Every Book has a Reader)

(4) پڑھنے والے کا وقت بچایئے (Save the time of the Reader)

ان اصولوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے کتب خانے کے مہتمم اور اسکول کے افسروں و استادوں کو مندرجہ ذیل باتوں کو عمل میں لانا چاہئے۔

☆ سماجی علوم کی کتابوں کی نمائش لگائی جائے۔

☆ اسکولوں میں یوم کتب خانہ (Library Day) منایا جائے (لائبریری سائنس کے پروفیسر ڈاکٹر ایس آر رنگ ناتھن جنھوں نے ہندوستان میں لائبریری کی ترقی کو فروغ دیا۔ ان کی یوم پیدائش 12 اگست کو قومی یوم کتب خانہ منایا جاتا ہے)۔

☆ جو بھی نئی کتابیں کتب خانے میں آرہی ہیں اس کی معلومات استادوں کے ذریعے کلاس میں بلیٹن بورڈ پر کتاب کے کور پیج کو لگا کر دی جائے۔

☆ طلبا کو کتب خانے میں آنے والی کتابوں کے بارے میں بتایا جائے۔

☆ طلبا کو کتابوں کے اچھی طرح سے استعمال کرنے کے لیے تربیت دی جائے اور ان کے کتب خانہ سے متعلق مسائل کو حل کیا جائے۔

☆ طلبا میں کتب خانے کے لیے دلچسپی اور رجحان کو فروغ دینے کے لیے طلبا کی ایک کمیٹی بنائی جاسکتی ہے۔

☆ سبھی معلمین کو چاہئے کہ وہ طلبا کو تفویض یا پروجیکٹ یا کسی مضمون سے متعلق کوئی مسئلہ دے جس کے حل کی تلاش یا کام پورا کرنے کے لیے طلبا کتب خانے جائیں۔ جس سے ان میں وسائل کے تلاش کرنے کی صلاحیت اور مطالعہ کا جذبہ پیدا ہو۔

☆ استاد طلبا میں پڑھنے کی عادت کو فروغ دے۔ اس کے لیے وہ ان کو روزانہ اخبار پڑھنے، کسی موضوع پر تحریر لکھنے یا تقریر کرنے کے لیے دے اور نظام الاوقات میں کچھ وقت کتب خانے میں مطالعہ کرنے کے لیے رکھے۔

☆ استاد اس بات کا ریکارڈ بھی رکھے کہ سبھی طلبا کتب خانے میں جارہے ہیں یا نہیں۔

5.5 تجربہ گاہ (Laboratory)

5.5.1 سماجی علوم کی تجربہ گاہ اور اس کے معنی (Social Studies Laboratory and its Meaning)

تجربہ گاہ سے مراد اسکول بلڈنگ کے اس کمرے سے ہے جہاں تجرباتی آلات اور اشیا و دیگر تعلیمی اشیا مہیا ہوتے ہیں اور طلبہ کو ان کا استعمال کرتے ہوئے خود سے عملی اور تجرباتی طور پر کام کرکے سیکھنے کا موقع حاصل کرتے ہیں۔

سماجی علوم کے مطالعہ کے لیے تجربہ نہایت ضروری ہے۔ سماجی علوم کا تجربہ گاہ طلبا کے لیے فوری طور پر ایک ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جو

نظریاتی اور عملی دونوں طرح کے علم کو سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔ تجربہ گاہ، سماجی علوم کے نظریاتی مواد سے متعلق عملی سرگرمیوں کو آسان طریقے سے سمجھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ تجربہ گاہ میں تجربات کے ذریعہ تمام تصورات کو واضح کیا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ کے استاد اور طلبہ کے لیے تجربہ گاہ تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوتا ہے۔ تجربہ گاہ میں جو کام کیا جاتا ہے استاد طلبہ کو اس کے بارے میں بتادیتا ہے اور اس سے متعلق آلات اور کتابوں کی جانکاری انہیں دے دیتا ہے۔ اس کے بعد طلبا بتائے گئے کام کو خود سے تجربہ گاہ میں بیٹھ کر کرتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں طلبہ کو دیے گئے کام کو اپنے ڈھنگ سے پورا کرنے کی پوری آزادی دی جاتی ہے۔ تجربہ گاہ میں طلبا خود کی سرگرمیوں اور کوششوں کی بنیاد پر تجرباتی طریقے سے کام کرنا سیکھتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں کتابوں کا مطالعہ بھی کر سکتے ہیں، تحریری کام بھی کر سکتے ہیں، گراف بھی بنا سکتے ہیں۔ نقشے، گلوب، چارٹ بھی دیکھ سکتے ہیں اور بیرومیٹر، تھرمامیٹر، کمپاس یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ جیسے آلات کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ کسی طرح کی مشکلات آنے پر وہ استاد سے رہنمائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں طلبہ زیادہ ایکٹیو رہ کر کام کرتے ہیں اور نہ صرف آلات کا استعمال کرنا سیکھتے ہیں بلکہ دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا بھی سیکھتے ہیں۔

5.5.2 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کی ضرورت (Need of Social Studies Laboratory)

ایک وقت ایسا تھا جب سائنس کی تعلیم کے لیے ہی تجربہ گاہ کی ضرورت سمجھی جاتی تھی لیکن آج سائنس اور سماجی علوم دونوں کے موضوع ایک دوسرے کے بہت قریب آجانے کی وجہ سے سماجی علوم کو بھی سائنس کی طرح مختلف آلات جیسے چارٹ، نقشے، تصاویر، گراف، تھرمامیٹر، بیرومیٹر، فلم وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے سائنسی طریقے سے مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ اگر تواریخ، جغرافیہ، معاشیات و شہریت سے متعلق بہت سی کتابیں تدریسی واکتسابی اشیا اور آلات کسی ایک کمرے میں ہوں تو اسے تجربہ گاہ کی شکل دے سکتے ہیں۔ تجربہ گاہ کی مدد سے طلبا بہت سی باتوں کو خود سے مطالعہ کر کے خود کی کوششوں سے سیکھ سکتے ہیں اور ان کے اندر مسائل کے حل کی صلاحیتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے جیسے تواریخی تصاویر اور سکوں کو اکٹھا کرنے کا کام، فصلوں کے بیج کو اکٹھا کرنے کا کام، نقشے بنانا وغیرہ۔ بہت سی نفسیاتی تحقیقوں سے یہ بات نکل کر سامنے آئی ہے کہ بچے علم خود کام کر کے سیکھتے ہیں۔ وہ نہ صرف بآسانی حاصل کر لیتے ہیں بلکہ وہ ان کے ذہن میں مستقل طور سے برقرار رہتا ہے اسی کو دھیان میں رکھتے ہوئے تمام نئے طریقے، تدریس میں سرگرمیوں کا اصول (Principle of Activity) کو خاص مقام دیتے ہوئے خود سے کام کرتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے الگ الگ مضمون کا تجربہ گاہ قائم کرنے کی بات کہی جانے لگی ہے۔ طلبہ میں پڑھنے کے جوش، ذوق وشوق کا جذبہ پیدا کرنے، مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں اور تخلیقی سوچ اور متاثر کن تدریسی واکتسابی ماحول کو فروغ دینے کے لیے تجربہ گاہ کی اہم ضرورت ہے۔

5.5.3 سماجی علوم کے تجربہ گاہ کے وسائل (Resources of Social Studies Laboratory)

سماجی علوم کے تجربہ گاہ طلبہ کی ضرورتوں اور صلاحیتوں کو دھیان میں رکھ کر قائم کیا جانا چاہئے۔ تجربہ گاہ سماجی علوم کے مضامین خاص کر تواریخ میں طلبہ کی بوریت اور عدم دلچسپی کو ختم کر کے ان میں ایک نیا نظریہ پیدا کرتا ہے۔ تجربہ گاہ کے ذریعے طلبا میں سماجی علوم کے مضمون کے لیے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔ تجربہ گاہ میں استاد کو طلبہ کی رہنمائی کرنی چاہئے اور طلبہ کو کام کرنے کی آزادی دینی چاہئے۔ اس پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے ملک کے اسکولوں میں سماجی مطالعہ کے تجربہ گاہ کی کمی پائی جاتی ہے لیکن حقیقت میں سائنس کی طرح سماجی علوم میں تجربہ گاہ کی اپنی

اہمیت ہے۔سماجی مطالعہ کے تجربہ گاہ کوبھی سائنس کے تجربہ گاہ کی طرح تمام آلات درکار ہوتے ہے۔سماجی علوم کے ایک اچھے تجربہ گاہ کے لئے جن آلات واشیا کوشامل کیا جاسکتا ہے۔ان کی مختصر فہرست درج ذیل ہے:

ایک بڑا کمرہ:- جس میں عمل کرنے کے لیے بڑی سائز کی ٹیبل وکرسیاں ہوں اور تدریسی اشیا کو حفاظت سے رکھنے کے لیے الماریاں ہوں۔

چاک بورڈ:- معلم تجربہ گاہ میں اس کا استعمال اہم نکات کو لکھنے،نقشہ،تصویر،ڈائیگرم وغیرہ کو بنانے میں کرتا ہے۔

بلیٹن بورڈ:- سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ میں بولیٹن بورڈ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

سماجی مطالعہ کا تعلق سماج میں ہونے والے واقعات اور سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔بلیٹن بورڈ پر موضوع سے متعلق تصویریں، چارٹ، خاکہ، کارٹون، مقامی، ملک و بیرونی ملک کی خبروں وغیرہ کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔

سمعی وبصری آلات:- سماجی علوم کے تجربہ گاہ میں چارٹ، پرچم،مختلف مما لک،گلوب، نقشے،تصاویر، ماڈل،اسکریپ بک، ریڈیو،ٹیپ ریکاڈر،فوٹو کاپی مشین،فلم اور پروجیکٹر،ٹی وی،انٹرنیٹ وغیرہ ہونا ضروری ہے۔

تصویر:- نیتاؤں کی تصویر،کسی مقام کی تہذیب وثقافت کا مظاہرہ کرنے والی تصویر،مختلف بادشاہوں کی تصویر،سماجی اور قومی تہواروں کی تصویر، کارخانوں وصنعتی دھندوں کی تصویر۔

چارٹ وگراف:- مختلف چارٹ جیسے لوک سبھا، ودھان سبھا کے چارٹ،شہریوں کے حقوق وفرائض کا، پہاڑوں وندیوں کے چارٹ، فصلوں اور آرائش کے ذرائع۔

خاکہ(Diagram):- خاکہ کا استعمال کرکے سماجی مطالعہ کے مختلف پہلوؤں کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔جیسے تاریخی واقعات، آمدنی،آبادی کا خاکہ وغیرہ۔

ماڈل:- تاریخی عمارتوں،آرائش کے ذرائع،کسی سماجی ادارے، جیسے اسپتال،کارخانے،اسکول وغیرہ کا ماڈل۔

نمونے:- مٹی، چٹانوں، پتھر اور ماربل کے نمونے وغیرہ مختلف مما لک کے ڈاک ٹکٹ کے نمونے۔

پینٹوگراف:- یہ ڈرائنگ کا ایک آلہ ہے۔اس میں دی گئی اسکیل کی مدد سے طلبہ نقشے کو چھوٹا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔پینٹوگراف کی مدد سے طلبہ سیاست، معاشیات اور جغرافیہ سے متعلق نقشوں کو آسانی سے بنا سکتے ہیں۔

کتابیں،ایٹلس اور نقشہ:- سماجی مطالعے سے متعلق کچھ کتابیں،ایٹلس اور تمام ملکوں اور صوبوں کے نقشے تجربے گاہ میں ہونی چاہئیں۔ ریاستی اور مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ پمفلٹ، دوسری قومی و بین الاقوامی ایجنسیاں جیسے UNO اور یونیسکو وغیرہ کا بلیٹن۔

فرنیچر:- سماجی مطالعے کی تجربہ گاہ میں طلبا کے بیٹھنے کے لیے کرسیاں اور کچھ بڑی میزیں ہونی چاہئیں جن پر طلبا نقشے وغیرہ بنا سکیں۔ سماجی مطالعے کے تجربہ گاہ کا کمرہ اتنا بڑا ہونا چاہئے جس میں مطالعے اور تجرباتی کام دونوں ہی ہوسکیں۔یہ کمرہ کم سے کم 35x25 فٹ رقبے کا ہونا چاہئے۔

دیگر امدادی اشیا:- سماجی مطالعے کے تجربہ گاہ کے لیے سروے کے آلات،پینسل سیٹ، ڈرائنگ سیٹ، برش، قینچی، چاقو، ہتھوڑا، پیچکس، کاغذ، بیرومیٹر،سمت کو بتانے والا آلہ،فضائی رخ بنانے والا آلہ، بارش پیما،تپش پیما، کیمرہ،فوٹو،البم وغیرہ۔

5.5.4 سماجی علوم کے تجربہ گاہ کے فوائد(Advantages of Social Studies Laboratory)

سماجی علوم کے تجربے گاہ کے بہت سارے فائدے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تجربہ گاہ میں طلبا خود تجربہ کر کے سیکھتے ہیں،اس لیے جو بھی سیکھتے ہیں مستقل طور پر سیکھتے ہیں۔

☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے سے طلبا میں سماجی علوم کے مضامین کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے اور دلچسپی بڑھتی ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے سے طلبا میں تخلیقی اور تحقیقی نظریے کو فروغ ملتا ہے۔

☆ طلبا میں خود اعتمادی،خود مختاری،محنت کرنے اور تجربات کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ طلبا میں سیکھنے اور تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں گراف، چارٹ، نقشے، ماڈل اور خاکہ بنانے سے طلبا میں مختلف تخلیقی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔

☆ طلبا میں خود کی کوششوں سے کام کرنے کی عادت کی نشوونما ہوتی ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلبا ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا سیکھتے ہیں۔ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس سے ان میں مختلف سماجی صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ ملتا ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلبا بہت سارے آلات کا استعمال کرتے ہیں اور انہیں بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں جس سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلبا اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ان میں نظم وضبط کا جذبہ خود سے پیدا ہوتا ہے۔

5.5.5 سماجی علوم کی تجربہ گاہ میں عمل میں لائی جانے والی ہدایات

(Precaution to be Carried out while Working in Social Studies Laboratory)

تجربہ گاہ میں کام کرنے سے پہلے استاد کو کچھ ہدایتیں طلبہ کو پہلے سے دینی چاہئیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تجربہ گاہ میں کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس میں استعمال میں لائے جانے والے آلات کے بارے میں طلبا کو پہلے سے جانکاری ہونی چاہیے۔

☆ آلات یا اشیا کو احتیاط کے ساتھ کام میں لانا چاہیے۔

☆ استعمال کرنے کے بعد چیزوں کو اپنی جگہ پر ٹھیک سے رکھنا چاہیے۔

☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے کا موقع سبھی طلبہ کو برابر ملنا چاہیے۔

☆ تجربہ گاہ میں کام شروع کرنے سے پہلے اس سے متعلق ضروری باتیں استاد کو بتانی چاہئیں جس سے طلبا کو کام کرنے میں آسانی ہو۔

5.6 میوزیم (Museum)

5.6.1 سماجی علوم کا میوزیم (Social Studies Museum)

میوزیم بچوں کی تعلیم میں بہت اہم رول ادا کرتے ہیں۔ میوزیم ایک ایسا ادارہ ہے جو ثقافتی، تاریخی اور سائنسی اہمیت کے ذخیروں کی نمائش اور حفاظت کرتا ہے۔ بہت سارے عوامی میوزیم عام طور پر نمائش کے ذریعے اپنے اشیا کو دیکھنے کے لیے ناظرین کو دستیاب کراتے ہیں۔ میوزیم تعلیم حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ طلبا ان میں نمائش کیے گئے اشیا کا مشاہدہ کر کے خود سے سیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اشیا کو تحقیقی طور پر دیکھنے یا اس کے نمونے کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ طلبا میوزیم کے ذریعے سیدھے طور پر مشاہدہ کر کے دلچسپی کے ساتھ سیکھتے ہیں۔ اس لیے ان کے اکتساب اور تجربات زیادہ ذاتی ہوتے ہیں۔ خود کے مشاہدے اور تجربات سے حاصل کیے گئے علم کو دماغ میں برقرار رکھنا آسان ہوتا ہے۔

مدالیار کمیشن نے اسکولوں میں میوزیم قائم کیے جانے کی سفارش کی۔ سماجی مطالعہ میں خاص کر تاریخ میں میوزیم بہت زیادہ مفید ہے۔ میوزیم کے ذریعے طلبا میں مشاہداتی، تصوراتی اور فیصلہ سازی کی قوتوں کی نشوونما ہوتی ہے کیونکہ میوزیم خود میں سیکھنے کا ایک ذریعے ہے اور طلبا یہاں سیدھے طور پر مشاہدہ کر کے سیکھتے ہیں۔

5.6.2 میوزیم کے معنی (Meaning of Museum)

عجائب گھر یا میوزیم سے مراد ایسا مقام ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی اشیا نمائش کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ میوزیم لفظ یونانی زبان ''میوزز'' (Muses) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معانی ہوتے ہیں میوز مندر (Temple of Muse) جسے اس وقت مطالعے کی جگہ کے طور پر تصور کیا جاتا تھا۔ میوز کو دیوی مانا جاتا تھا۔ یہ میوزز موسیقی، فنون، شاعری، سائنس وغیرہ کی نمائندگی کرنے والی دیویاں ہیں۔ اس بات سے واضح ہے کہ میوزیم سے مراد اس جگہ سے ہے جہاں پر موسیقی، فن، ادب، سائنس وغیرہ سے متعلق مختلف اشیا کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

یہ فنون لطیفہ کی تاریخی اہمیت کی اشیا کو جمع کرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ان اشیا کی بے پناہ تعلیمی اہمیت ہوتی ہے۔ مغربی ممالک میں میوزیم کے دوروں کو لازمی تعلیمی سرگرمی قرار دیا گیا ہے۔

5.6.3 میوزیم کے مقاصد (Objectives of Museum)

تعلیمی نقطہ نظر سے میوزیم کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

- ☆ میوزیم کے ذریعے طلبا میں سیکھنے کو آسان اور تجرباتی بنانا۔
- ☆ سیکھنے کا مثبت اور سازگار ماحول پیدا کرنا۔
- ☆ طلبا کو براہ راست سیکھنے کا موقع فراہم کرنا۔
- ☆ طلبا میں منطقی سوچ اور مشاہدہ کو فروغ دینا اور تخلیقی و ذہنی صلاحیتوں کو پیدا کرنا۔
- ☆ معلم اور طلبا دونوں میں مطالعے اور تحقیق کے لیے جوش و خروش پیدا کرنا۔

☆ سماجی علوم کے مضامین میں طلبا کا رجحان اور دلچسپی پیدا کرنا۔

5.6.4 میوزیم کی اہمیت اور ضرورت (Need and Importance of Museum)

تعلیمی دور میں میوزیم کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ان میں جو اشیا اکٹھا کیے جاتے ہیں ان کا مشاہدہ کر کے طلبا میں تحریک، جوش و خروش اور تجسس پیدا ہوتا ہے۔ میوزیم کو دیکھ کر طلبا میں بھی اہم اشیا کو اکٹھا کرنے کی عادت کی نشو و نما ہوتی ہے۔ میوزیم نہ صرف طلبا کو اپنے ملک کی تاریخی اور قومی ورثہ کی جھلک دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار رہتا ہے۔

میوزیم کے ذریعے تواریخ، فنون، ادب اور سائنس وغیرہ کی تدریس کے لیے ایک بہت ہی تخلیقی ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں میوزیم کی کمی ہے۔ اس لیے تعلیم میں نئے نظریئے اور طریقے کو دھیان میں رکھتے ہوئے میوزیم قائم کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہر اسکول میں میوزیم قائم نہ کیا جا سکے تو کم از کم اس شہر کے سارے اسکولوں کو ملا کر ایک کامن میوزیم قائم کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ سرکار کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اہم مکانوں میں میوزیم قائم کرے اور ان میں قدیم اور جدید زمانے کی اشیا کو اکٹھا کیا جائے۔ ان میوزیم کو دیکھنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ مختصر میں کہہ سکتے ہیں کہ سماجی علوم میں میوزیم کی ضرورت حسب ذیل باتوں سے واضح ہو جاتی ہے۔

☆ میوزیم طلبا کی تدریس و اکتساب میں مددگار رہتا ہے۔

☆ میوزیم کے ذریعے طلبا کو کم وقت میں بہت ساری اہم اشیا کو دکھایا اور اس کے بارے میں بتایا جا سکتا ہے۔

☆ میوزیم طلبا کو سیکھنے کے لیے مثبت ماحول اور تحریک پیدا کرتے ہیں۔

☆ میوزیم سے طلبا میں اہم اشیاء کو اکٹھا کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کی نمائش کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔

☆ میوزیم سے طلبا میں منطقی سوچ اور تخلیقی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ میوزیم سے طلبا کو ملک کی ثقافت کا علم ہوتا ہے۔

☆ میوزیم کے ذریعے طلبا کو اس میں رکھے اشیا، تصاویر وغیرہ چیزوں کو سیدھے طور پر دیکھ کر علم اور تجربے حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

☆ سماجی علوم کے مضامین کے تئیں طلبا میں مضمون میں مثبت رجحان اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

☆ طلبا جو بھی سیکھتے ہیں خود مشاہدہ کر کے اور براہ راست سیکھتے ہیں۔

☆ تواریخ کے واقعات اور عظیم ہستیوں سے روبرو ہو پاتے ہیں۔

☆ طلبا میں مختلف صلاحیتوں جیسے مشاہدہ کرنے، تصور کرنے اور فیصلہ سازی کرنے کی صلاحیتوں کی نشو و نما ہوتی ہے۔

☆ میوزیم کے ذریعے طلبا کو سماجی علوم کے متعلق تمام باتوں کو رٹنا نہیں پڑتا ہے بلکہ وہ فطری طور پر دیکھ کر اور سمجھ کر سیکھتے ہیں، اس لیے ان کا سیکھنا مستقل ہوتا ہے۔

☆ میوزیم کے دورے سے طلبا کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

5.6.5 اسکول میں سماجی علوم کا میوزیم کیسے قائم کریں گے

(How to Establish a Museum for Social Studies in a School)

آج زیادہ تر بڑے شہروں میں بڑے میوزیم اور چھوٹے شہروں میں مقامی میوزیم بھی واقع ہیں۔ معلم چاہے تو سماجی علوم سے متعلق میوزیم کو چھوٹی سطح پر اسکولوں میں بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔ اسکول میں میوزیم قائم کرنے کے لیے اسکول بلڈنگ میں ایک بڑا روشن اور ہوادار کمرہ ہونا چاہیے۔ اگر چاہیں تو سماجی علوم کے علاوہ دیگر مضامین کے لیے بھی الگ الگ حصے بانٹ سکتے ہیں جن میں ان سے متعلق قدیم اور جدید دونوں طرح کے اشیا کو جمع کر سکتے ہیں۔ اسکول میں میوزیم کو قائم کرنے کے لیے ان میں دو طرح کی چیزیں اکٹھا کی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر سکے، پرانے نوٹ، ڈاک ٹکٹ، آلات، ہتھیار، کپڑے، برتن، معاہدے، فرمان، عدالتوں کے فیصلے، پینٹنگ اور دستکاری، چٹانوں کے ٹکڑے، سیپ، مونگا وغیرہ۔ دوسرے دیگر وسائل جیسے بہت سی عظیم ہستیوں کی سوانح حیات، تصویریں، نقشے، مختلف ملکوں کے حیوانات اور نباتات کی تصویریں، پرچم کی تصویریں، مشین، کارخانوں اور زراعت سے متعلق تصویریں، خاکے وغیرہ بھی میوزیم میں رکھے جاسکتے ہیں۔ میوزیم میں رکھے جانے والے پرانے سکے، نوٹ، زیورات وغیرہ بہت سے اشیا کو جمع کر کے انہیں ٹھیک سے سجا کر نمائش کے لیے شیشے کی الماری، شوکیس، میز پر رکھے جاسکتے ہیں۔ میوزیم میں رکھے اشیا پر اس کی تفصیل لکھی جانی چاہیے۔ جسے پڑھ کر سمجھا جاسکے۔ میوزیم کی نظم میں طلبہ کی مدد لی جاسکتی ہے اور ان سے بھی کچھ چیزوں کو اکٹھا کرائی جاسکتی ہیں اور ماڈل بنوائے جاسکتے ہیں لیکن اس کے لیے استاد کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ میوزیم میں طلبہ کے ذریعے بنائی گئی چیزوں، تصویروں اور ماڈلوں یا اکٹھا کر کے لائے گئے اشیا کو خاص مقام ملنا چاہیے۔

5.6.6 سماجی علوم کی میوزیم کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Social Studies Museum)

سماجی علوم کی اسکولی میوزیم میں مندرجہ ذیل آلات و اشیا کو شامل کیا جاسکتا ہے جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ میوزیم کے اشیا کی درجہ بندی سماجی مطالعے کے اجزا کے لحاظ سے کرنا چاہیے:

تاریخ:- اس میں ایسی اشیا رکھنی چاہیے جس سے طلبا ماضی سے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔ اس میں عام طور پر اس وقت کے ہتھیار، برتن، کپڑے، اوزار اور زیورات وغیرہ حقیقی اشیا یا اس کے دستیاب نہ ہونے پر ان کی تصویر یا مٹی کا ماڈل (Clay Model) وغیرہ کو تیار کر کے نمائش کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

جغرافیہ:- اس میں ایسی اشیا کو رکھا جانا چاہیے جو جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہوں جیسے مختلف نمونے کے پتھر، مٹی، چٹانوں کے ٹکڑے، سیپ، مونگا، نقشہ جات، گلوب، ماڈل، موسموں کے چارٹ، وقت کے چارٹ، نظام شمسی، پہاڑوں، میدانوں، جھیلوں، دریاؤں، زمینی و آبی جانوروں کے تفصیلاتی چارٹ۔

شہریت:- اس میں ایسے اشیا کو جمع کر کے رکھا جاسکتا ہے جو شہریت سے متعلق ہوں۔ جیسے شہری حقوق اور فرائض، مختلف انداز کی حکومتیں، مختلف ادوار میں آزادی کی جدوجہد، مختلف ممالک کے دستوروں کے اہم خدوخال، ہندوستانی دستور کی تمہید، عدالتی نظام وغیرہ کے تفصیلاتی چارٹ۔

اس کے علاوہ تمام اشیا جیسے سکے، پرانے/ نئے نوٹ، ڈاک ٹکٹ، معاہدے، فرمان، عدالتوں کے فیصلے، عظیم ہستیوں کی سوانح حیات، تصویریں، نقشے،

مختلف ملک کے حیوانات اور نباتات کی تصویریں، پرچم کی تصویریں، مشین، کارخانوں اور زراعت سے متعلق تصویریں وغیرہ بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

5.7 سماجی علوم کے تدریس میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت اور متنازعہ امور

Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching Social Studies

اس موضوع کے تحت ہم حالاتِ حاضرہ کے مقاصد، حالاتِ حاضرہ کے معنی، سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کے مقاصد اور سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت کا مطالعہ کریں گے۔

5.7.1 حالات حاضرہ کے مقاصد (Objective of Current Events in Social Studies)

آج کے جدید دور میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ استاد اور طلبہ کو موجودہ وقت کے اہم لوگوں، واقعات، چیزوں، خیالات سے واقفیت ہونی چاہیے۔ تعلیم کا مقصد بھی طلبہ اور اساتذہ دونوں کو موجودہ حالات یا حالات حاضرہ سے واقف کرانا ہے۔ ایسے میں معلم کو ہر لمحہ ہونے والی تبدیلیوں اور ایجادات پر نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ملک وقوم کے طلبہ کو بھی اس سے واقف کرا سکے کیونکہ حالات حاضرہ کی طلبہ کے لیے موجودہ دور میں بہت اہمیت ہے۔

5.7.2 حالاتِ حاضرہ کے معنی (Meaning of Current Events)

Current Event جسے اہم اردو میں حالات حاضرہ کہتے ہیں۔ دو الفاظ ''حالات'' اور ''حاضرہ'' سے مل کر بنا ہے۔ ''حالات'' کے معانی ''حال''، ''معلومات'' اور ''واقعات'' سے اور ''حاضرہ'' کے معنی ''موجودہ'' اور ''حالیہ'' سے ہے۔ لہٰذا حالات حاضرہ سے مراد روزمرہ کی زندگی میں ہمارے اردگرد ہونے والے واقعات کے متعلق واقفیت سے ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ حالات حاضرہ دور حاضر میں دنیا میں رونما ہونے والے حالات سے واقفیت ہے۔ موجودہ وقت میں دنیا میں ہونے والے سماجی یا سیاسی مفاد اور اہمیت کے واقعات کو حالات حاضرہ کہتے ہیں۔

حالات حاضرہ، سماجی علوم میں مضامین کی بہت سی باتوں کا احاطہ کرتا ہے اور نصاب کے تمام باتوں سے رابطہ رکھتا ہے۔ اس لیے یہ سوچا جانے لگا کہ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ اسے سماجی علوم کے نصاب کا اہم حصہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی زندگی میں واقع ہونے والی سماجی، ریاستی، مذہبی، ثقافتی علاقوں سے وابستہ تازہ ترین اور فوری معلومات، اخبار، ریڈیو، ٹی وی، موبائل، انٹرنیٹ اور دیگر معلوماتی وسائل کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔

اس طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ آج کا دور میں معلم ہو یا طالب علم اسے ترقی کی راہ میں کامیاب ہونے کے لیے حالات حاضرہ سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسکول میں موجود تمام وسائل جیسے اخبارات، رسالے، جرنل، ریڈیو، ٹی وی، کیمرہ، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے طلبا کو حالات حاضرہ سے آشنا کرایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام سرگرمیاں جیسے گروہی بحث ومباحثہ، خبریں، کہانیاں اور تصویروں کی اسکرپٹ، بک بنانا، چارٹ بنانا (حالات حاضرہ سے متعلق تمام باتوں پر) حالات حاضرہ کی باتوں کو کارٹون کے ذریعہ پیش کرنا جو اخبار میں اہم ہوں ان سے متعلق ڈرامہ کروانا۔ ماہرین ومفکرین سے حالات حاضرہ سے متعلق کسی امور پر لکچر اور کوئز مقابلہ وغیرہ کے ذریعہ طلبہ حالات حاضرہ سے واقف ہوسکتے ہیں۔ اس کے

ساتھ ہی تدریس میں ایسے تمام طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں جن سے طلبہ حالات حاضرہ کی معلومات حاصل کرسکیں۔ جیسے خطاب کے لیے اسکول میں ایسے شخص کو دعوت دی جاسکتی ہے جس کو حالات حاضرہ پر عبور حاصل ہو۔ کسی موجودہ اہم مسئلہ پر بحث ومباحثہ کرایا جاسکتا ہے۔ حالات حاضرہ سے متعلق کسی موضوع پر پروجیکٹ دیا جاسکتا ہے۔ انکشافی طریقے یا مسائل حل کرنے کے طریقے کا استعمال کرکے کسی مسئلے کا حل نکالنے یا اس کے لیے تجویز دینے کو کہا جاسکتا ہے۔

5.7.3 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کے مقاصد (Objective of Current Event in Social Studies)

سماجی علوم میں حالات حاضرہ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

- ☆ اس کے ذریعے طلبہ کو مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی اور ثقافتی معلومات دینا جس سے وہ دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہیں۔
- ☆ حالات حاضرہ کے مطالعہ کے ذریعے سماجی علوم کی تدریس کو آسان اور دلچسپ بنانا۔
- ☆ دور حاضر کے تمام واقعات کو سمجھنے، تعین قدر کرنے اور اس کی بنیاد پر فیصلہ لینے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ☆ عالمی معلومات جس سے طلبہ میں آزادانہ اور عالمی سوچ، ہم آہنگی اور جمہوری اقدار کا نشوونما ہوتا ہے۔
- ☆ حالات حاضرہ طلبہ کو وسیع مطالعے کا موقع فراہم کرتے ہیں جس سے ان کی سوچ اور معلومات کے دائرے کی توسیع ہوتی ہے۔
- ☆ اس سے طلبا کو دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے بدلاؤ سے واقف کرانا اور مختلف مسائل پر بحث ومباحثہ اور تنقیدی جائزہ لینے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ☆ سماجی علوم سے متعلق مخصوص موضوعات پر تازہ ترین معلومات تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

5.7.4 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Significance of Current Event in Social Studies)

سماجی علوم کے طلبہ کو حالات حاضرہ سے واقف ہونا چاہیے کیونکہ اس کے بہت سارے فائدے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

طلباء کی معلومات کو تازہ ترین رکھنے میں:- طلبا کتابوں میں جو کچھ پڑھتے ہیں، کبھی کبھی اس میں دی گئی معلومات پرانی ہوچکی ہوتی جن میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں معلم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ طلبا کو تازہ ترین معلومات فراہم کرائے۔ اس کے ساتھ ہی موجودہ وقت میں مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر تعلیمی، سیاسی، ثقافتی اور دیگر علاقوں میں جو کچھ بھی واقع ہورہا ہے ان سبھی معلومات سے اپنے آپ کو واقف کے لیے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

طلبا کو مستقبل کے لیے تیار کرنے میں:- حالات حاضرہ کا مطالعہ طلبہ کو مستقبل کی مشکلات کا سامنا کرنے میں اور معاشرے میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ طلبہ مستقبل کا سامنا تبھی خوبی سے کرسکتے ہیں جب وہ موجودہ حالات سے واقفیت رکھیں۔ اس لیے معلم کے ذریعے طلبہ کی حالات حاضرہ کا مطالعہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

ذمہ دار اور بیدار شہری بننے کے لیے:- ایک باخبر سماج اور حکومت کی تشکیل باخبر شہری کے ذریعہ ہی کی جاسکتی ہے۔اس لیے اگر ہم طلبہ کو ذمہ دار، باخبر اور بیدار شہری بنانا چاہتے ہیں تو انہیں حالات حاضرہ سے واقف رکھنا چاہیے۔

طلبا کی ذہنی نشوونما کے لیے:- حالات حاضرہ کے مطالعے کی وجہ سے طلبا دنیا بھر میں ہو رہی مختلف تازہ ترین معلومات سے باخبر رہتے ہیں۔ان پر آزادانہ طور پر سوچتے ہیں اور بحث ومباحثہ کے بعد کسی فیصلے پر پہنچتے ہیں۔اس سے طلبہ میں سوچنے سمجھنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور ان میں تخلیقی و منطقی سوچ، فیصلہ سازی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔

طلبا کو عالمی معلومات اور مسائل سے باخبر کرنے میں:- آج عالمگیریت کا دور ہے اور دنیا کے تمام ممالک سائنس، ٹکنالوجی، تجارت، ہر معاملے میں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ عالمی معلومات اور مسائل کے بارے میں طلبہ میں آگاہی بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں طلبہ دنیا کی معیشت، سیاست، سماجی ڈھانچے اور ماحول کو سمجھنے کی ضرورت ہے جسے حالات حاضرہ کے مطالعے کے ذریعے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

سماجی زندگی کے لیے:- معاشرے میں کیا تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور ان کا ہماری زندگی پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں ان سب باتوں کو سمجھنے کے لیے طلبہ کو حالات حاضرہ سے واقفیت ضروری ہے۔ جب طلبہ معاشرے میں واقع ہونے والی مختلف تبدیلیوں اور تحقیقات سے آشنا ہوں گے تبھی وہ اپنے آپ کو سماجی زندگی کے لیے بہتر طور پر تیار ہو پائیں گے۔

سبھی مضامین کے لیے فائدہ مند:- حالات حاضرہ بہت سارے مضامین کا احاطہ کرتے ہیں اور نصاب کے تمام مضامین سے منسلک ہوتے ہیں۔اس لیے ان کے مطالعہ سے طلبہ سبھی مضامین میں جدید دور میں ہو رہی تحقیق، تبدیلیوں اور تازہ ترین معلومات سے باخبر ہو پاتے ہیں۔

سماجی علوم کے علم کے ساتھ ساتھ لسانیاتی مہارتوں کا فروغ:- حالات حاضرہ سے طلبا کو واقف کرانے کے سب سے اہم ذرائع اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ ہیں جن سے ان کو نہ صرف سماج سے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل ہوتی ہیں جن سے ان کے سماجی علوم کے علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ لسانیاتی مہارتیں جیسے پڑھنا، سننا، بولنا، لکھنے وغیرہ کی مہارت کو بھی فروغ ملتا ہے۔اس سے ان میں نئے لفظوں کی معلومات اور پڑھنے وسمجھنے کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے۔

حالات حاضرہ:- حالات حاضرہ سماجی علوم کے معلم کو بے شمار مواقع فراہم کرتے ہیں تاکہ طلبہ سماجی علوم کے نصاب کا ہماری روزمرہ کی زندگی سے مطابقت کرسکیں۔تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حالات حاضرہ کا باقاعدگی اور کثرت کے ساتھ مطالعہ طلبا کو مستفید کرتا ہے۔

5.7.5 سماجی علوم کی تدریس میں متنازعہ امور (Controversial Issues in Teaching Social Studies)

متنازعہ امور وہ امور ہیں جن پر اسکول کمیونٹی اور بڑی تعداد میں ملک کے لوگوں کی طرف سے متضاد نظریات ہوتے ہیں۔اس طرح کے امور کے متعلق عوام کے نظریات میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ سیاست، مذہب، فلسفہ اور تاریخ وغیرہ سب سے زیادہ متنازعہ مضامین ہیں۔ متنازعہ امور پر بحث کرنا اپنے آپ میں ایک فن ہے کیونکہ اس کے لیے مہارتوں، مشقتوں اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

معلم کو امور سے متعلق تازہ ترین معلومات اور تحقیق سے آشنا ہونا چاہیے۔معلم ایک ایسا سازگار ماحول کی تخلیق کرسکتا ہے جہاں سبھی طلبا آزادانہ طور پر ایسے امور کے متعلق اپنی بات کہہ سکیں اور تحقیق کرسکیں۔اس سے طلبہ میں ایک دوسرے کی رائے سمجھنے، عزت کرنے، تنقیدی سوچ،

مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کی نشو ونما ہوتی ہے۔

5.7.6 متنازعہ امور کے اقسام (Types of Controversies)

سماجی علوم میں متنازعہ امور دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) **ایک وہ جو حقائق سے متعلق ہیں:-** اس میں ایسے متنازعہ امور شامل کیے جاسکتے ہیں جن میں دستیاب تواریخی دستاویز پر شک وشبہات ہونے یا مناسب ڈاٹا نہ ہونے کی وجہ سے حقائق پر تنازعہ پیدا ہوسکتا ہے۔ جیسے آریوں کے ہندوستان میں آغاز سے متعلق متنازعہ امور، یہ ایک ایسا متنازعہ موضوع ہے جو حقائق سے متعلق ہے تشریح سے نہیں۔ اس کے تحت متنازعہ امور آتے ہیں جو حقائق سے متعلق ہیں اور جن کے تعلق سے مستند یا مکمل ڈاٹا موجود نہیں ہیں۔

(2) **دوسرے وہ جو حقائق کی اہمیت، مطابقت اور تشریح سے متعلق ہیں:-** کبھی کبھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ سماجی سائنسداں نتیجے پر پہنچنے کا طریقہ کار سائنسی نہیں ہے۔ وہ حقائق کو تعصب کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں یا کسی واقعہ کو یکطرفہ نظریے سے دیکھتے ہیں۔ ان سب وجوہات سے کسی واقعے کی تشریح غلط ہوسکتی ہے اور تنازعہ پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسے اورنگ زیب بادشاہ کی کارکردگی سے متعلق متنازعہ امور۔ اس کے تحت وہ متنازعہ امور آتے ہیں جو حقائق کی تشریح سے متعلق ہیں اور جن کی صحیح تشریح تعصب یا کسی دباؤ یا فوائد کی وجہ سے نہیں کی گئی ہوتی ہے۔

مقامی، علاقائی اور قومی سطح پر سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے سماجی علوم کا مطالعہ ضروری ہے۔ لیکن سماجی علوم کے بہت سارے ایسے امور ہیں جو متنازعہ ہیں۔ اس لیے سماجی علوم کے معلم کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ ایسے متنازعہ امور کے متعلق سبھی پہلوؤں سے طلبا کو باخبر کرے۔ اگر معلم چاہے تو اس پر مستند وسائل کی روشنی میں بحث ومباحثہ کراسکتا ہے اور صحیح رائے پر پہنچ سکتا ہے لیکن اس کے لیے بہت سمجھداری اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ معلم کو سماجی علوم کے متنازع امور پر بحث ومباحثہ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں۔

(1) **امور کا انتخاب کرنا:-** معلم جب کبھی بھی بحث ومباحثہ کے لیے امور کا انتخاب کرے تو وہ طلبا کے ذہنی سطح اور دلچسپی کے مطابق ہو۔ معلم کو متعلق امور کے بارے میں تجربات اور مہارت حاصل ہو۔ امور کو طلبہ کی زندگی سے وابستہ ہونا چاہیے اور اس کی طلبہ کی زندگی میں اہمیت ہونی چاہیے۔

(2) **بحث ومباحثہ کے لیے طلبہ کو تیار کرنا:-** طلبہ کو ان مدوں پر بحث ومباحثہ میں شامل ہونے سے پہلے اس سے متعلق تیاری کرنی چاہیے۔ معلم کو طلبہ کو منظّم طریقے سے تیاری کرانے کے لیے رہنمائی کرنی چاہئے اور بحث ومباحثہ کا کام طریقے سے اور صحیح سمت میں ہو اس کے لیے تربیت دینی چاہئے۔ متنازعہ امور پر صحیح طریقے سے تیار ہونے کے لیے معلم کو طلبہ کو معلوماتی وسائل فراہم کرنا چاہئے۔ مباحثہ کرنے سے پہلے Lecture, Reading Guest Speaker Films اور Field Trips کے ذریعے تیاری کرائی جائے۔ بحث ومباحثہ کے لیے آزادانہ ماحول پیدا کرنا، بحث ومباحثہ میں طلبہ کی شمولیت کے لیے ذہنی طور پر محفوظ ماحول قائم کیا جانا چاہیے۔ معلم کو بحث ومباحثہ کا آغاز کرنا چاہئے۔ طلبا کو اس بات کے بارے میں ہدایت دی جانی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کو غور سے سنیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ کسی کی بات پر کوئی غیر ضروری کمنٹ یا مداخلت نہ کریں اور آپس میں اچھا سلوک کریں۔ معلم کو چاہیے کہ کسی امور پر طلبہ کے

مختلف نظریات کو سنے اور انہیں اپنی بات آزادانہ طور پر کہنے کا موقع دے۔اس بات کا دھیان رکھے کہ طلبہ موضوع پر ہی توجہ دیں اور اسی پر بات کریں۔طلبا اپنی بات کو منظّم طریقے سے کہنے اور خلاصہ کرنے کے لیے بلیک بورڈ اور پروجیکٹر کا بھی استعمال کرے۔معلم اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلبا کو جن متنازعہ مسائل یا امور پر بحث ومباحثہ کرنی ہے اس پر غور وفکر اور مکمل تیاری کے ساتھ آئیں۔

مساوی طور پر شمولیت کی حوصلہ افزائی:- معلم کو سبھی طلبہ کو مساوی طور پر بحث ومباحثہ میں شامل ہونے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔جو طلبہ کم بولتے ہیں ان کی بحث میں حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی ہوگی اور جو طلبہ بہت بولنے والے ہوں ان پر بھی معلم کو روک لگانا چاہیے۔

معلم کے ذاتی خیالات کا اظہار:- معلم اگر اپنے کلاس روم میں کسی مسائل یا امور پر موقف اپنا رکھتے ہیں تو انہیں بہت محتاط رہنا چاہئے اور انہیں واضح طور پر اس بات کا اشارہ کرنا چاہیے کہ یہ صرف ایک رائے ہے۔انہیں ان ثبوتوں کو فراہم کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے جو ان کے فیصلے کی بنیاد بنتے ہیں۔

5.7.7 متنازعہ امور تدریس (Teaching of Controversial Issues)

سماجی علوم کے معلم کو متنازعہ امور کی تدریس میں مندرجہ ذیل باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے:

- ☆ معلم کو متنازعہ امور کی تدریس کے دوران سبھی پہلوؤں کا تجزیہ کرنا چاہیے۔ان کا موازنہ کرتے ہوئے کسی فیصلے پر پہنچنا چاہیے۔اس طرح کی تدریس میں طلبہ کو مکمل رہنمائی دی جانی چاہیے۔سماجی علوم کے متعلق ایسے امور جو تنازعہ پیدا کرنے والے ہوں ان کی تدریس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور انہیں تجربے کار معلم کے ذریعے ہی پڑھایا جانا چاہیے۔
- ☆ اگر ہم طلبا کو کسی طرح کی غلط فہمی سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو متنازعہ امور کی تدریس بہت کم وقت میں نہیں کی جاسکتی ہے۔اس کے لیے مناسب وقت ہونا چاہیے تاکہ اس کے ہر ایک پہلو پر بات کی جاسکے۔معلم کو سبھی حقائق کو دھیان میں رکھتے ہوئے کلاس میں متنازعہ امور پر بحث ومباحثہ کرانی چاہیے اور طلبہ کو صبر وتحمل کے ساتھ سننا چاہیے اور بہت ہی شائستگی سے بولنا چاہیے۔کسی طالب علم کو دوسرے طالب علم پر غالب نہیں ہونے دینا چاہیے۔
- ☆ معلم کو اس میں منظّم طریقے سے متنازعہ امور کی تدریس کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں۔

تمہیدی سیشن:- اس کے تحت طلبہ کو آزادانہ طور پر اپنے کسی بھی متنازعہ امور پر تاثرات پیش کرنے یا اپنی بات کہنے کی اجازت دی جانی چاہیے۔متنازعہ امور کے ہر پہلو پر طلبا کے نظریے کی جانچ کی جانی چاہیے اور امور کے متعلق خصوصی نکات کی فہرست بنائی جانی چاہیے۔

متنازعہ امور کو پیش کرنا:- معلم متنازعہ امور کو بیانی شکل دینے میں طلبا کی مدد کرتا ہے اور ان کی حدود قائم کرتا ہے۔معلم مطالعے کے لیے طلبا کو سبھی طرح کی اشیا اور وسائل مہیا کراتا ہے۔طلبا کو مختلف امور پر مطالعہ کرنے اور ان کو قابل اعتماد وسائل سے موازنہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔اس سے طلبا میں سائنسی رویے اور معروضی طور پر تاریخی حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

گروہی سرگرمی اور بحث ومباحثہ:- اس کے تحت طلبا گروہی اور عملی سرگرمیوں کو انجام دیتے ہیں۔طلبا متنازعہ امور کے متعلق تمام حکمراں اور منسلک لوگوں سے ان کی رائے لیتے ہیں، معلومات اکٹھا کرتے ہیں اور اس پر بحث ومباحثہ کرتے ہیں۔معلم ان کی نگرانی کرتے ہیں اور امور سے

متعلق چھپی ہوئی باتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اگر بحث ومباحثہ میں طلبا بہت زیادہ جذباتی ہوجاتے ہیں اور ماحول بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو معلم بحث ومباحثہ کوفوری طور پر روک سکتا ہے اوراس کارروائی کوآگے کے لیے ملتوی کرسکتا ہے۔

نتائج اخذ کرنا:- امور کے متعلق کئے گئے سوالات اوراس پر کئے گئے بحث ومباحثہ کی مدد سے طلبہ نتائج اخذ کرتے ہیں۔طلبہ مختلف باتوں جیسے کون سے حقائق پر تنازعہ تھا کون سا ثبوت مستند تھا، کیاان امور کا کوئی حل ہے وغیرہ کی بنیاد پر نتائج اخذ کرتے ہیں۔

5.8 وسائل کا استعمال کرنے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا

(Handling Hurdles in Utilizing Resources)

یہاں اس بات پر روشنی ڈالی جارہی ہے کہ کس اسکول یا معلم کو وسائل کا استعمال کرنے میں کون کون سی رکاوٹیں درپیش ہیں اور وہ انہیں کیسے دور کرسکتے ہیں۔ اگر ہم توجہ کے ساتھ اسکولی نظام میں وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دیکھیں تو وہ مندرجہ ذیل ہیں:

غیر تربیت یافتہ معلم:- غیر ترتیب یافتہ معلم اسکولی نظام میں وسائل کے استعمال میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ وسائل کے صحیح استعمال کے لیے تربیت یافتہ معلم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وہ طلبہ کی دلچسپی، رجحان اورنفسیات کو دھیان میں رکھتے ہوئے تدریسی وتجرباتی کام کوانجام دیتا ہے۔ وہ اس بات کو بہتر سمجھتا ہے کہ طلبا اور سماج کے بیچ کس طرح بہتر رشتے قائم کیے جاسکتے ہیں اور کس طرح سے اسکول میں موجود وسائل سے طلبا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔ تجربہ گاہ میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، پروجیکٹر، بیرومیٹر وغیرہ وسائل موجود ہوں لیکن معلم کو اس کے استعمال کا علم نہ ہو تو ان وسائل کے ہوتے ہوئے بھی طلبہ کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوسکے گا۔ ایسی صورت میں یہ لازمی ہے کہ معلم تربیت یافتہ ہو اوراسے ٹیکنیکل علم بھی ہونا چاہیے۔

مناسب منصوبہ بندی کی کمی:- اسکول کے آس پاس کی کمیونٹی میں وسائل ہونے کے باوجود بھی معلم اس کا صحیح طریقے سے استعمال نہیں کرپاتا۔ اس کی سب سے اہم وجہ ہے وسائل کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہ ہونا۔ منصوبہ بندی کے تحت معلم کمیونٹی میں موجود وسائل کی شناخت کرکے سماجی علوم کے لیے اہم وسائل کی فہرست تیار کرسکتا ہے اوراس کے بعد ان کے استعمال کے لیے ضروری سرگرمیوں کوانجام دے سکتا ہے۔ اگر مناسب منصوبہ بندی نہیں ہے تو اسکول کمیونٹی وسائل سے فائدہ نہیں اٹھاسکتی۔

انتظامیہ کی لاپرواہی:- کسی بھی اسکول کے انتظامیہ پر ہی اس اسکول کی ترقی منحصر کرتی ہے۔ انتظامیہ کے پاس اسکول کے تمام کاموں کی اتنی زیادہ ذمہ داری رہتی ہے کہ کبھی کبھی دیگر کاموں کی طرف جانے انجانے توجہ نہیں دے پاتا۔ مثال کے طور پر پرائمری اسکولوں کے طلبا کے لیے خریدا جانے والے تدریسی وسائل، بلاک، ریسورس سینٹر، پنچایت، ریسرچ سینٹر پر رکھے رکھے خراب ہوجاتے ہیں لیکن وہ اسکولوں تک نہیں پہنچ پاتے جنہیں معلم اپنی تدریس میں استعمال کرسکے۔ انتظامیہ کو اس طرح کے معاملات کو نوٹس میں لینا ہوگا تاکہ وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

مالی مسائل:- طلبا کی رسائی کمیونٹی وسائل تک ہو اس کے لیے انہیں اسکول کے آس پاس واقع ان تمام وسائل کے مراکز جیسے تاریخی مقام، سائنس میوزیم، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی سینٹر، دوردرشن، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن اور ہوائی اڈے وغیرہ تمام مقامی وسائل مرکزوں کا دورہ

کرانے لے جانا ہوتا ہے۔طلبا کو کمیونٹی سروے کرنا ہو یا اس کے ساتھ ہی فلڈ ٹریپ پر جانا ہو، سماجی علوم کے تجربہ گاہ میں آلات واشیاء اکٹھا کرنا ہو یا سماجی علوم کے کتب خانے میں سماجی علوم کی مختلف کتابیں، رسالے، جرنل اور اخبارات خریدنا ہو یا پھر اسکول میں مختلف ثقافتی پروگرام وجلسوں کو منعقد کرنا ہو ان سبھی کاموں کے لیے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عموماً اسکولوں کے پاس آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ان کو ملنے والی امداد ہوتی ہے۔جبکہ ان کے پاس اسکول بلڈنگ کی تعمیر، معلم کی تنخواہیں، تمام سامان اور آلات کو خریدنے وغیرہ پر بہت سارے پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ایسے میں فنڈ کی کمی کی وجہ سے بھی طلبا کو کمیونٹی وسائل فراہم کرانے میں مشکلیں آتی ہیں۔

سماجی رہنما یا کمیونٹی کے مختلف ممبران کی مصروفیت:- سماجی رہنماؤں اور کمیونٹی کے مختلف ممبران جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل وغیرہ کو اسکول کی جانب سے مختلف ثقافتی پروگراموں وجلسوں میں شرکت یا کسی موضوع پر تقریر کے لیے دعوت بھی دی جاتی ہے لیکن مصروفیت کی وجہ سے وہ وقت نہیں نکال پاتے ہیں۔

معلم میں دلچسپی اور بیداری کی کمی:- اسکول میں وسائل ہونے کے باوجود اگر معلم کی سوچ منفی ہو، اس میں کام کرنے کی دلچسپی نہ ہو تو وہ ان وسائل سے طلبہ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے۔

5.9 سماجی علوم کے معلم کا پیشہ وارانہ ارتقا (Professional Development of Social Studies Teacher)

تعلیم کا کوئی نظام اپنے معلم سے آگے نہیں بڑھ سکتا کیونکہ تعلیم کے سبھی راستے ایک معلم سے ہو کر جاتے ہیں۔تعلیم کو معیاری بنانے کے لئے معلم کو معیاری ہونا ضروری ہے اور معلم کو اپنے معیار کو بلند کرنے کے لیے اپنے علم اور مہارتوں کو ہمیشہ ترقی دینی ہوگی۔معلم کی پیشہ وارانہ ترقی سے تدریسی مہارتوں میں سدھار آتا ہے جس سے طلبا کے اکتسابی نتائج پر بھی اثر پڑتا ہے۔علم کے سبھی شعبوں میں آئے دن تحقیقات ہو رہی ہیں۔ تدریسی طریقے اور مہارتوں میں بہت سی تبدیلی ہو رہی ہیں۔ایسے میں معلم میں بھی بدلاؤ ہونا لازمی ہے۔قومی نصابی خاکہ 2005 میں بھی معلم کے پیشہ وارانہ ارتقا پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ذمہ داری اسکولوں کے کندھے پر رکھی گئی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ اسکول میں ہر معلم کے مسلسل پیشہ ورانہ ارتقاContinuous Professional Development کی منصوبہ بندی کرنے ،نگرانی کرنے اور اس قابل بنانے میں اسکول کا اہم کردار ہونا چاہیے۔

5.9.1 پیشہ وارانہ ارتقا کا معنی (Meaning of Professional Development)

پیشہ وارانہ ارتقا کو علم اور مہارتوں کو بہت بنانے کے ذریعہ کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ پیشہ ورانہ نشو ونما سے مراد فرد کا اپنے پیشے سے جڑی تازہ ترین معلومات اور مہارتوں کو فروغ دینا ہے جس سے اس کی ماہرانہ صلاحیتوں میں ترقی ہو سکے۔تعلیم کے میدان میں پیشہ ورانہ نشو ونما سے مراد خصوصی تربیت، جدید پیشہ ورانہ تربیت یا رسمی تعلیم کے ذریعے منتظم استاد اور محقق کے پیشہ ورانہ علم، اہلیت، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینا اور موثر بنانا ہے۔کرسٹوفر ڈے کے مطابق معلم کے پیشہ ورانہ ارتقا کو ایک زندگی بھر چلنے والی سرگرمی سمجھنا چاہئے جو اس کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی، کام کرنے کی جگہ، پالیسی اور سماجی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔انہوں نے کہا جیسے طلبا سیکھتے رہیں اسی طرح معلم بھی سیکھنے دیں کیونکہ ایسا کوئی آخری وقت مقرر نہیں ہے جب یہ کہا جائے کہ سارا علم اور ساری مہارتیں حاصل ہو چکی ہیں۔

5.9.2 پیشہ وارانہ ارتقا کی ضرورت (Need of Professional Development)

تعلیم ایک نہ ختم ہونے والا عمل ہے جو ڈگری حاصل کرنے یا کیریئر شروع کرنے کے بعد رکتا نہیں ہے۔اس لیے ایک معلم کو خود کو طلبا کے مانند ماننا چاہیے اور ہمیشہ اس میں علم حاصل کرنے کی طلب ہونی چاہئے۔اسے مسلسل علم کی کھوج کرنی چاہیے۔اس کے متعلق رابندر ناتھ ٹیگور کہتے ہیں کہ ''ایک معلم اس وقت تک حقیقی تدریس نہیں کرسکتا جب تک وہ خود سیکھتا نہ ہو۔ایک چراغ دوسرے چراغ کو اس وقت تک روشن نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ خود روشن نہ ہو۔جب معلم ابتدا میں تربیت حاصل کر کے اپنے پیشے سے منسلک ہوجاتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے ریٹائرمنٹ تک کسی بھی طرح کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے اور معلومات کو اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں۔اگر اسے آنے والے جدید دور میں اپنی پہچان بنائے رکھنا ہے اور اگر نئی نسلوں کو ترقی کے راستے پر لے جانا ہے تو اسے وقتاً فوقتاً مختلف تربیتی پروگراموں کے ذریعے اپنے اندر جدید پیشہ ورانہ صلاحیتوں، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ایک معلم کو اپنے معیار کو بلند رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ فروغ پر توجہ دینا چاہیے جیسا کہ ایچ-جی-ویلس (H.G.Wells) نے کہا کہ ''معلم تاریخ مرتب کرتا ہے۔ملک کی تاریخ اسکولوں میں لکھی جاتی ہے اور اسکول وہاں کے معلم کے معیار سے مختلف نہیں ہوتے''۔

5.9.3 پیشہ وارانہ ارتقا کے فائدے (Advantages of Professional Development)

پیشہ ورانہ ارتقا کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں:

- ☆ پیشہ ورانہ تربیت سے معلم کو اپنے شعبے سے جڑی تمام جدید تحقیقات اور معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
- ☆ ورک شاپ، سمینار، کانفرنس وغیرہ میں شریک ہوکر معلم سماجی علوم سے جڑے کسی امور پر اپنا مقابلہ پیش کرسکتا ہے اور اس امور کو منظر عام پر لایا جاسکتا ہے۔بحث ومباحثہ کے ذریعے اس کے حل تلاش کیے جاسکتے ہیں۔
- ☆ دوران ملازمت معلم ڈائٹ یا این-سی-آرٹی کے ذریعے منعقد کی جانے والی تربیتی ٹریننگ پروگرام میں شامل ہوسکتا ہے اور تدریس کو دلچسپ اور آسان بنانے کے نئے نئے طریقے سیکھ سکتا ہے۔
- ☆ اس کے ذریعہ معلم جدید، دلچسپ اور موثر تدریسی طریقوں کو سیکھ سکتا ہے۔

5.9.4 پیشہ وارانہ ارتقا کے مختلف ذرائع (Various Means of Professional Development)

معلم دوران ملازمت یا ملازمت سے پہلے دونوں ہی صورتوں میں اپنے پیشوں سے متعلق ترقی کے لیے بہت ساری سرگرمیوں میں شامل ہوسکتا ہے، جیسے:

- ☆ سماجی علوم سے متعلق ورک شاپ، سمینار، کانفرنس وغیرہ میں شرکت۔
- ☆ سماجی علوم کے کسی موضوع پر تحقیقی مقابلہ لکھنا چاہیے اور اس سے متعلق رسالے یا میگزین میں شائع کرانا چاہئے جس سے اور لوگوں کو بھی اس سے فائدہ مل سکے۔
- ☆ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ایجنسیاں جو معلم کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں، ان میں شامل ہونا چاہیے۔

☆ حکومت کے ذریعہ پیشہ ورانہ نشوونما کے لیے منعقد کیے جارہے پروگراموں میں شامل ہونا چاہیے۔

☆ مختلف پیشہ ورانہ تنظیموں کا ممبر بھی بننا چاہیے۔

صوبائی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر تمام ایجنسیاں جو معلم (دورانِ ملازمت یا ملازمت سے پہلے، دونوں) پرنسپل، تعلیمی محکمہ کے آفیسر، کمیونٹی لیڈر وغیرہ کے پیشہ ورانہ ارتقا کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں ان میں شرکت کر کے وہ پیشہ ورانہ تربیت حاصل کر سکتے ہیں تاکہ یہ تنظیمیں جب پیشہ ورانہ نشوونما کے لیے کوئی سرگرمیاں انجام دیں تو آپ کو اس کی معلومات دی جائے اور شرکت کے لیے بلایا جائیں۔ یہاں پر مختلف ایجنسیوں کے نام بتائے جارہے ہیں:

(1) ضلع سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسی (Agency of Teacher Education at District Level)

"District Institute of Education and Training" (DIET)

(2) ریاستی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at State Level)

State Institute of Education (SIE)

State Council of Educational Research and Training (SCERT)

State Board of Teacher Education (SBTE)

University Department of Teacher Education (UDTE)

(3) قومی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at National Level)

University Grants Commission (UGC)

National University of Educational Planning and Administration (NUEPA)

National Council for Teacher Education (NCTE)

National Council of Educational Research and Training (NCERT)

(4) بین الاقوامی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at International Level)

United Nations Educationals Scientific and Cultural Organisation (UNESCO)

ان ایجنسیوں کے پیشہ ورانہ ارتقا کے پروگراموں سے معلم کے علم کی توسیع ہورہی ہے۔ معلم تدریس کے مختلف طریقوں اور مہارتوں کو سیکھتا ہے اور جب کمرہ جماعت میں واپس جاتا ہے تو نئے طریقوں سے لکچر دینے، پیشکش کو موثر بنانے، نصاب کا تعین کرنے میں اپنے آپ کو پہلے سے بہتر پاتا ہے۔ عام طور پر معلم تدریسی کام کی بہ نسبت دیگر کاموں میں جیسے نصاب کی تدوین، تعین قدر اور دیگر پیپر ورک میں اپنے وقت کو زیادہ

صرف کرتے ہیں۔لیکن معلم کو وقت کی بہتر منصوبہ بندی کرنے اور منظم طریقے سے کام کرنے میں پیشہ ورانہ تربیت مدد کرتی ہے۔

5.10 یادر کھنے کے نکات (Points to Remember)

ہمارے آس پاس کی وہ تمام اشیا جن کا استعمال ہم روزانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں، وسائل کہلاتی ہیں۔وسائل میں انسان،زمین، جنگلات، پانی وغیرہ شامل ہیں۔

کمیونٹی میں پائی جانے والی وہ اشیا یا خدمات جن کی رسائی کمیونٹی کے تمام اراکین تک ہوتی ہے،کمیونٹی وسائل کہلاتی ہیں۔مثال کے طور پر شہری علاقوں میں عوامی پارک، پکنک مقامات، پلے گراؤنڈ اور گاؤں میں جانوروں کے لیے گھاس چرنے کا میدان (چارا گاہ)،کنواں، تالاب وغیرہ۔

- ☆ انسان کو انسانی وسائل، اس کی ذہنی، جسمانی قوتیں اور صلاحتیں بناتی ہیں جن کے ذریعے ہی کسی انسان میں نئے اشیا کو تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ کتب خانہ میں کسی بھی مضمون کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔یہاں طلبہ مختلف تجربات، مسائل اور سوالات لے کر آتے ہیں اور ان پر غور وفکر کر کے اس کا حل تلاشتے ہیں اور نئے علم کی کھوج کرتے ہیں۔
- ☆ تجربہ گاہ سے مراد اسکول کی عمارت کے اس کمرے سے ہے جہاں تجرباتی آلات اور اشیا و دیگر تعلیمی اشیا مہیا ہوتے ہیں اور طلبا کو ان کا استعمال کرتے ہوئے خود سے عملی یا تجرباتی طور پر کام کر کے سیکھنے کا موقع حاصل کرتے ہیں۔
- ☆ سماجی علوم کے تجربہ گاہ میں تجرباتی آلات اور اشیا و دیگر تعلیمی اشیا مہیا ہوتے ہیں اور طلبا کے لیے فوری طور پر ایک ایسا ماحول فراہم کرتے ہیں اور نظریاتی و عملی دونوں طرح کے علم کو سیکھنے میں مدد کرتے ہیں۔
- ☆ میوزیم یا عجائب گھر سے مراد ایسا مقام ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی اشیا نمائش کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ان میں جو اشیا اکٹھا کئے جاتے ہیں ان کا مشاہدہ کر کے طلباء میں محرکہ، جوش و تجسس پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ حالات حاضرہ سے مراد دور حاضر میں دنیا میں رونما ہونے والے حالات کے متعلق واقفیت سے ہے۔موجودہ وقت میں دنیا میں ہونے والے سماجی یا سیاسی مفاد اور اہمیت کے واقعات کو حالات حاضرہ کہتے ہیں۔
- ☆ حالات حاضرہ، سماجی علوم کی بہت سی باتوں کا احاطہ کرتے ہیں اس لیے انہیں سماجی علوم کے نصاب کا اہم حصہ بنایا جانا چاہیے۔یہ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی زندگی میں واقع ہونے والے سماجی، ریاستی، مذہبی اور ثقافتی شعبوں سے وابستہ تازہ ترین اور فوری معلومات اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن (TV)، موبائل، انٹرنٹ اور دیگر معلوماتی وسائل کے ذریعے فراہم کرتے ہیں۔
- ☆ متنازعہ امور وہ امور ہیں جن پر اسکول کمیونٹی اور بڑی تعداد میں ملک میں لوگوں کی طرف سے متضاد نظریات ہوتے ہیں۔اسی طرح کے امور سے متعلق عوام کے نظریات میں اختلاف پائے جاتے ہیں۔
- ☆ وسائل کے استعمال کرنے میں مختلف رکاوٹیں ہوسکتی ہیں جیسے غیر تربیت یافتہ معلم، مناسب منصوبہ بندی کی کمی، انتظامیہ کی لاپرواہی، مالی

مسائل، سماجی رہنما یا کمیونٹی کے مختلف ممبران کی مصروفیت، معلم میں دلچسپی اور بیداری کی کمی وغیرہ۔

☆ پیشہ ورانہ ارتقا کو علم اور مہارتوں کو بہتر بنانے کے ذریعے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ پیشہ ورانہ ارتقا سے مراد فرد کا اپنے پیشے سے جڑی تازہ ترین معلومات اور مہارتوں کو فروغ دینا جس سے اس کی ماہرانہ صلاحیتوں میں ترقی ہو سکے۔ تعلیم کے میدان میں پیشہ ورانہ نشو ونما سے مراد خصوصی تربیت، جدید پیشہ ورانہ تربیت یا رسمی تعلیم کے ذریعے منظّم طریقے سے استاد اور محقق کا پیشہ ورانہ علم، اہلیت، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینے اور موثر بنانے سے ہے۔

☆ معلم کے اپنے پیشے سے متعلق ترقی کے لیے ورکشاپ، سمینار، کانفرنس وغیرہ میں شمولیت کرنی چاہیے۔ سماجی علوم کے کسی موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنا چاہیے اور اس سے متعلق رسالے یا میگزین میں شائع کرانا چاہیے۔ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ایجنسیاں جو معلم کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں ان میں شامل ہونا چاہیے۔

5.11 فرہنگ (Glossary)

S. No.	Words	Meaning	English Pronunciation
1.	Resources	وسائل	ریسورسیز
2.	Material Resources	مادّی وسائل	میٹیریل ریسورسیز
3.	Natural Resources	قدرتی وسائل	نیچرل ریسورسیز
4.	Man Made Resources	انسانی تخلیق کردہ وسائل	مین میڈ ریسورسیز
5.	Human Resources	انسانی وسائل	ہیومن ریسورسیز
6.	Field Trip	تعلیمی تفریح	فیلڈ ٹرپ
7.	Social Study Library	سماجی علوم کا کتب خانہ	سوشل اسٹڈیز لائبریری
8.	Library Day	یوم کتب خانہ	لائبریری ڈے
9.	Social Studies Laboratory	سماجی علوم کا تجربہ گاہ	سوشل اسٹڈیز لیبارٹیز
10.	Social Studies Museum	سماجی علوم کا میوزیم	سوشل اسٹڈیز میوزیم
11.	Current Events	حالات حاضرہ	کرینٹ ای ونٹس
12.	Controversial Issues	متنازعہ امور	کنٹروورسیل ایسوز
13.	Hurdles	رکاوٹیں	ہڈلس
14.	Professional Development	پیشہ ورانہ ارتقا	پروفیشنل ڈیولپمنٹ

5.12 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات؛

(1) سماجی علوم میں تدریس کے لیے وسائل کی نشاندہی کریں۔

(a) کتب خانہ (b) میوزیم

(c) تجربہ گاہ (d) ان میں سے سبھی

(2) میوزیم لفظ یونانی زبان کے کس لفظ سے اخذ کیا گیا ہے؟

(a) میوزر (b) میوزیم

(c) میوزیما (d) ان میں سے کوئی نہیں

(3) کس نے کہا:- مغربی ملکوں نے میوزیم کے ذریعے تاریخ، فنون، ادب اور سائنس وغیرہ کی تدریس کے لیے ایک بہت ہی تخلیقی ماحول پیدا کیا ہے۔لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اس طرح کے میوزیم کی کمی ہے؟

(a) کوٹھاری کمیشن (b) سکنڈری ایجوکیشن کمیشن

(c) یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (d) ان میں سے کوئی نہیں

(4) ان میں کون وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹ ہے؟

(a) غیر تربیت یافتہ معلم (b) مالی وسائل

(c) مناسب منصوبہ بندی کی کمی (d) ان میں سے سبھی

(5) ان میں کون سی ایجنسی قومی سطح پر معلم کی تعلیم و تربیت کے لیے نہیں ہے؟

(a) UGC (b) NUEPA

(c) NCERT (d) DIET

مختصر جوابات کے حامل سوالات؛

(1) سماجی علوم کے کتب خانے کے کیا فائدے ہیں؟

(2) سماجی علوم کی تدریس میں تجربہ گاہ کے رول کو واضح کیجئے۔

(3) سماجی علوم میں متنازعہ امور پر بحث و مباحثہ کرتے وقت کن باتوں پر توجہ دی جانی چاہیے؟

(4) معلم کے پیشہ ورانہ ارتقا کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیجئے۔

(5) اسکول میں سماجی علوم کے میوزیم کو کیسے قائم کریں گے؟

(6) مادی اور انسانی وسائل میں کیا فرق ہے؟

(7) کتب خانہ کے وسائل کو فروغ دینے کے لیے کوئی دو تجویز پیش کیجیے۔

(8) سماجی علوم کی تجربہ گاہ کے کوئی چار فائدے لکھئے۔

(9) سماجی علوم میں حالات حاضرہ کو کس مقصد سے پڑھایا جانا چاہیے؟

(10) آپ سماجی علوم میں متنازعہ امور سے کیا سمجھتے ہیں؟

(11) پیشہ ورانہ ارتقا سے کیا مراد ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات:

(1) کمیونٹی وسائل سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ سماجی علوم کی تدریس میں استعمال ہونے والے مادّی اور انسانی وسائل کی وضاحت کیجیے۔

(2) سماجی علوم کے تجربہ گاہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے تجربہ گاہ میں پائے جانے والے اہم آلات کی فہرست تیار کیجیے۔

(3) سماجی علوم کی تدریس میں معلم کو وسائل سے متعلق آنے والی رکاوٹوں کو بتایئے اور انہیں دور کرنے کے لیے تجویز دیجیے۔

(4) حالات حاضرہ سے کیا مراد ہے؟ معلم کی حالات حاضرہ سے واقفیت ہونا کیوں ضروری ہے؟ تشریح کیجیے۔

(5) سماجی علوم میں متنازعہ امور کی تدریس کس طرح کی جانی چاہیے؟ وضاحت کیجیے۔

(6) معلم کے پیشہ ورانہ ارتقا کے مختلف ذرائع کی وضاحت کیجیے۔

5.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Aggarwal J.C. (1993), 'Teaching of Social Studies: A Practical Approach', Second Edition, New Delhi, Vikas Publishing House.
2. Jha, A.S. (2013), 'Teaching of Social Studies', New Delhi: APH Publishing Corporation.
3. Khan, M.S. (2015), 'Pedagogy of Social Studies', Ghaziabad: MNS Publishing House.
4. Kochhar, S.K. (1988), 'Teaching of Social Studies', New Delhi: Sterling Publisers Private Ltd.
5. Sharma, M. (2013), 'Teaching of Social Studies: Concept and Approaches', New Delhi: Kanishka Publisher and Distriputors.
6. Sharma R.A. (2012), 'Teaching of Social Science', Meerut: R. Lal Book Depot.
7. Sharma S.P. (2012), 'Teaching of Social Studies: Principles, Approachaes and Practices for the 21st Centuary', New Delhi: Kanishka Publisher and Dstributors.
8. Thessarsery, I. (2012), 'Teaching of Social Science for the 21st Centuary', New Delhi Kanishka Publisher and Dsitributors.

Model Question Paper / نمونہ امتحانی پرچہ

سماجی مطالعات کی تدریسیات

گھنٹے 3 Hrs : وقت : Time	Maximum. Marks 70 : جملہ نشانات

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات/ خالی جگہ پُر کرنا/ مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ (10 x 1 = 10 Marks)
2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں، اس میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو (200) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبرات مختص ہیں۔ (5 x 6 = 30 Marks)
3. حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔ (3 x 10 = 30 Marks)

حصہ اول

سوال:(1)

(i) سماجی سائنسداں (Social Scientist) اگسٹ گامٹے (August Comte) کا تعلق کس ملک سے ہے؟

(a) فرانس (b) برطانیہ (c) جرمنی (d) امریکہ

(ii) RTE کا تعلق آئین ہند کی کس دفعہ (Article) سے ہے؟

(a) Article 21a (b) Article 21b (c) Article 21d (d) Article 21c

(iii) "Suicide" کس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

(a) Emile Durkheim (b) Terman (c) August Comte (d) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) نئی قومی تعلیم پالیسی کے مطابق "اسکولی تعلیم کے لیے قومی درسیاتی خاکہ کو (NCFESE 2020-21) مرتب کرنے کی ذمہ داری کس کے سپرد کی جائے گی؟

(a) NCRT (b) NCTE (c) ICSE (D) CBSE

(v) مشاہداتی طریقہ (Observation Method) موزوں ہے۔

(a) طلبہ کی ذہنی لیاقتوں کو سمجھنے کے لئے (b) طلبہ کی شخصیت کے عناصر کو سمجھنے کے لیے
(c) طلبہ کی روایات کو سمجھنے کے لیے (d) طلبہ کے ماحول کو سمجھنے کے لیے

(vi) بلوم کی ذریعے پیش کردہ تعلیم کی درجہ بندی کے دقوفی علاقہ (Cognitive Domain) میں شامل نہیں ہوتا ہے؟

(a) علم (b) تفہیم (c) اطلاق (d) کردار سازی

(vii) سیاست وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے" یہ قول کس فلسفی کا ہے؟

(a) ارستو (b) مہاتما گاندھی (c) مولانا ابوالکلام آزاد (d) سقرات

(viii) مائیکرو ٹیچنگ مختصر جماعت میں تدریس کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہے" کس کا قول ہے؟

B.K. Passi (a) D.W. Allan(b) L.C. Singh(c) M.M. Shah (d)

(ix) درج ذیل میں سے کس کا تعلق مائیکرو ٹیچنگ سے نہیں ہے؟

(a) پلاننگ (b) ٹیچنگ (c) فیڈ بیک (d) ایوراڈ

(x) سماجی علوم کے معلم کی پیشہ ورانہ خوبی کیا ہے؟

(a) خوش اخلاقی (b) صحت مند ہونا (c) سادگی (d) تدریسی صلاحیتیں

حصہ دوم

(2) سماجی علوم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کے معنی اور وسعت تحریر کیجیے۔

(3) ثانوی سطح پر سماجی علوم کے مضامین کا احاطہ پیش کرتے ہوئے سماج کے ساتھ ان مضامین کے رشتہ کو واضح کیجیے۔

(4) تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوئے ان کی اہمیت واضح کیجیے۔

(5) سماجی علوم کے اعتبار سے NCF-2005 کی سفارشات پیش کریں۔

(6) بحیثیت معلم آپ ثانوی سطح پر سماجی علم کی تدریس میں کون سا طریقہ تدریس استعمال کریں گے اور کیوں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

(7) مائیکرو ٹیچنگ (Micro Teaching) دور کی وضاحت کیجیے۔

(8) دو اساتذہ پر مشتمل سماجی کا درجہ آٹھ کا سالانہ منصوبہ پلان (Year Plan) تیار کریں۔

(9) سماجی علوم کی تدریس میں کتب خانہ اور میوزیم کی اہمیت واضح کیجیے۔

حصہ سوم

(10) پروجکٹ طریقہ تدریس کی خوبی و خامی بیان کرتے ہوئے سماجی علوم میں پرجیکٹ طریقہ تدریس کے اطلاق کو مع مثال سمجھائیے۔

(11) سماجی علوم اور قدرتی سائنس کے مضامین کے درمیان درس و تدریس، حکمت علمیاں، طریقہ تدریس، تدریسی اشیا کے استعمال کی بنیاد پر فرق واضح کیجیے۔

(12) تعلیمی سیاحت (Educational Trip)، سوشل سائنس کلگ اور نمائش کو آپ سماجی علوم کی تدریس میں کس طرح استعمال کرئیں گے؟ مع مثال واضح کیجیے۔

(13) کسی ایک مائیکرو ٹیچنگ مہارت کو منتخب کر "عنوان کے تحت مائیکرو ٹیچنگ کا منصوبہ سبق تیار کیجیے۔

(14) سامجی علوم کے کمیونٹی وسائل کی ایک فہرست تیار کیجیے۔ آپ استعمال سماجی علوم کی تدریس کے لیے کس طرح کریں گے؟ واضح کیجیے۔

☆☆☆